Titas® FOOTWEAR

Aawami News
Urdu Daily Ranchi-Kolkata-Patna
Website : www.live7tv.com
Group Editor : Aziz Burney
अवामी न्यूज़
روزنامہ
عوامی نیوز
کوئی بھی مشورہ یاشکایت کیلئے رابطہ کریں
directoraawaminews@gmail.com
بے باک صحافت کا علمبردار
₹5/- only
کوئی بھی خبر،تصویر، اطلاع، اعلان ہمیں اس واٹس ایپ نمبر پر ارسال کریں
9102122786
شادی، سالگرہ اور بچوں کی سالگرہ کی تصویر ہمیں Email کریں

WE HAVE NO BRANCH
خالص سونے کے زیورات کیلئے ایک قابل اعتماد نام
زیور محل
جیولیرس
ZEVAR MAHAL™
Jewellers
Unit of Zar Zevar Mahal (P) Ltd
53, Muzaffar Ahmed St. (Ripon St.), Kol-700016
Mobile : 9831111037 / 9831577940, Ph. No.: 2229-0104

Pages-12 ● شمارہ:104 ● جلد:12 ● KOLKATA ● Friday, 18th April 2025 ● RNI No. WBURD/2014/56804 ● E-mail- News: aawaminewskolkata@gmail.com, Advt : kolkataadvt@gmail.com, Ph. 033-46034477 / 40651166, Fax : 033-4062-8332 ● بمطابق ۱۹ رشوال ۱۴۴۶ھ ● جمعہ، ۱۸/ اپریل ۲۰۲۵ء ● کلکتہ

نئے وقف قانون پر سپریم کورٹ کی عارضی روک

نئی دہلی، 17اپریل (یواین آئی) سپریم کورٹ نے آج ایک اہم فیصلے میں نئے وقف قانون کی اہم شقوں پر عارضی روک لگائی ہے اور حکومت کو ہدایت دی ہے کہ اگلی سماعت تک حکم امتناعی برقرار رکھے ۔یہ روک سات دن کے لیے لگائی گئی ہے۔

چیف جسٹس سنجیو کھنہ کی قیادت والی تین رکنی بینچ نے کہا کہ سنٹرل وقف کونسل اور اوقاف بورڈ میں تا حال کوئی تقرری نہ کرے ۔اور وقف بائی یوزر جو جائیداد 1997 کے قانون کے تحت درج کی گئی ہے اسے چھیڑا نہ جائے۔

عدالت عظمی نے اس کیس کی اگلی سماعت مئی کے پہلے ہفتہ میں طے کی ہے۔

مرکزی حکومت کو جواب داخل کرنے کے لیے ایک ہفتہ کی مہلت دی ہے اور کیس کی اگلی سماعت 5 مئی کو ہوگی۔

سپریم کورٹ نے کل نئے وقف ترمیمی قانون کے خلاف تقریبا 73 عرضداشتوں پر سماعت کرتے ہوئے کئی نکات پر مرکزی حکومت سے جواب طلب کیا تھا اور ساتھ ہی کہا تھا کہ وہ اس قانون کی کچھ شقوں پر روک لگا سکتی ہے۔

یہ امکان ظاہر کیا جا رہا تھا کہ عدالت عظمی ، اس سلسلے میں اس قانون کی جو کچھ دفعات ہیں جن میں غیر مسلموں کی سنٹرل وقف کونسل اور وقف بورڈ میں نامزدگی اور وقف جائیدادوں کے تعلق سے کلکٹرز کے رول کے بارے میں جو تنازعات ہیں، اس پر روک لگا سکتی ہے۔

عدالت عظمی کی تین رکنی بنچ (باقی صفحہ 4 پر)

وقف ترمیمی قانون کے خلاف سپریم کورٹ میں سماعت، مولانا محمود مدنی نے خدشات کو سنگین خطرہ قرار دیا

نئی دہلی 17 / اپریل: سپریم کورٹ آف انڈیا میں آج وقف (ترمیمی) ایکٹ 2025 کے خلاف دائر مختلف عرضیوں پر سماعت ہوئی، جس میں جمعیۃ علماء ہند کی جانب سے سینئر ایڈوکیٹ راجیو دھون اور ایڈوکیٹ آن ریکارڈ منصور علی خاں نے نمائندگی کی۔ جمعیۃ علماء ہند کے جاری کردہ پریس بیان کے مطابق، صدر جمعیۃ مولانا محمود اسعد مدنی نے سماعت کے بعد میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے اس قانون کو وقف جائیدادوں کے لیے ایک 'سنگین خطرہ' قرار دیا اور کہا کہ اس کا اصل مقصد وقف کی حیثیت کو بدلنا اور ان جائیدادوں پر قبضہ جمانا ہے۔ مولانا محمود مدنی نے کہا کہ عدالت نے اصولی طور پر ان نکات کو تسلیم کیا ہے جو ان کی جانب سے پیش کیے گئے، جن میں خاص طور پر غیر مسلموں کی شمولیت بلکہ اکثریت، 'وقف بائی یوزر' کی قانونی صورت کا خاتمہ، اور کلکٹر کو وقف کی حیثیت تبدیل کرنے کا اختیار دیے جانے جیسے نکات شامل ہیں۔ انہوں نے کہا، ''یہ خدشات صرف ہماری تنظیم کے نہیں بلکہ آج ملک کے ہر دانشور طبقے کے ہیں، جس کا ثبوت یہ ہے کہ اس ایکٹ کے خلاف ملک بھر میں مختلف طبقات کی جانب سے احتجاج کی آوازیں بلند ہو رہی ہیں۔''

دوسری جانب سپریم کورٹ نے وقف (ترمیمی) ایکٹ پر عبوری روک لگانے سے انکار کر دیا، تاہم وقف املاک کی موجودہ قانونی حیثیت برقرار رکھنے کی ہدایت جاری کی۔ عدالت نے حکم (باقی صفحہ 4 پر)

''سپریم کورٹ نے مایوس لائق ٹیچروں کو سال بھر کی مہلت دی''

ممتا نے وثوق سے کہا ایک برس کافی ہے حل ڈھونڈ نکالنے کیلئے

کولکاتا 17اپریل: سپریم کورٹ کی طرف سے 26 ہزار ٹیچروں کی نوکری اچانک سے معدوم ہو گئی لیکن اسی عدالت سے نوکری گنوانے والوں کو کچھ وقتوں کیلئے راحت بھی مل گئی۔ عدالت عظمٰی نے واضح طور پر بتا دیا کہ 31 دسمبر 2025 تک جو بھی لائق وفائق ٹیچرس ہیں وہ اسکول جا سکتے/ جا سکتی ہیں۔ سپریم کورٹ کے اس بے نظیر فیصلے کے بعد ہی جمعرات کو وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی نے نوکری گنوانے والوں کے حمایت میں ایک پریس کانفرنس بھی کا ی ۔ وہاں ممتا بنرجی نے کہا کہ'' لائق وفائق'' ٹیچروں کو جنہوں نے نوکری گنوائی ہیں ان کے معاملے میں ریاستی حکومت نے گہرائی سے غور وخوض کیا اور اسی بنیاد پر سپریم کورٹ میں عرضی بھی ڈالی گئی اور اب اسی عرضی پر سپریم کورٹ نے نوکری گنوانے والوں 'لائق امیدواروں' کے بارے میں ہمدردی دکھائی۔ وزیر اعلیٰ نے بھی پورے وثوق سے کہا کہ اسی برس اس معاملے کا حل بھی لگ بھگ کھوج لیا جائے گا۔ سپریم کورٹ نے واضح طور پر بتا دیا کہ 31 مئی کے اندر ایس ایس سی کے تحت نئی بحالی سے متعلق بھی ہدایتیں جاری کر دی جائیں۔ اور اسی برس کے 31 دسمبر تک بحالی سے متعلق ساری کارروائیاں بھی مکمل ہو جائے۔ اس سے پہلے 2016 میں ٹیچرس بحالی سے متعلق معاملے پر رائے دیتے ہوئے چیف جسٹس ڈویژن بینچ نے یہ کہا کہ تین مہینے کے اندر ہی بحالی کارروائیاں مکمل کر لینی ہوگی۔ گرچہ اس وقت بھی یہی سوال اٹھا تھا کہ اتنے کم وقت میں غالباً یہ کام شاید (باقی صفحہ 4 پر)

مرشد آباد میں شورش بدستور' حالات سنگین سوتی و شمشیر گنج کے او سی برطرف' جانچ شروع

شمشیر گنج 17اپریل: مرشد آباد میں حالات غیر یقینی ،تشدد کا بازار گرم، ان بگڑے ہوئے حالات میں سوتی و شمشیر گنج کے افسران انچارج کو بھی ہٹا دیا گیا۔ ان کی جگہ دو آئی سی کو پوری ذمہ داری سونپ دی گئی۔ باوثوق ذرائع کے مطابق اب ان دو افسران کی جانچ بھی شروع ہو گئی۔ ان کی کارکردگی میں نمایاں فرق نہ دیکھتے ہوئے اور حالات میں کوئی کمی نہ آنے سے حکومت بھی بے تاب تھی ۔ یاد رہے کہ سوی و شمشیر گنج میں نئے وقف بل کو لیکر جو ہنگامہ برپا ہوا جو تشدد کا بازار گرمایا کہ لوگوں کے اندر عدم تحفظ کا ایسا احساس ہوا کہ وہ سبھی گھروں کو چھوڑ کر دوسری جگہ پناہ لینے پہنچ گئے۔ گرچہ پولس محکمہ و تھانے کے او سی کی حکمت عملی ایسی ہونی چاہئے کہ دونوں علاقے میں امن و امان کا مزاج قائم رہے تا کہ ایک معاملے کو لیکر لوگوں کے دلوں میں ڈر بیٹھ جائے۔ عموماً تھانے کے (باقی صفحہ 4 پر)

غزہ پر اسرائیلی حملے: خواتین اور بچوں سمیت 19 فلسطینی شہری جاں بحق

غزہ 17 اپریل: اسرائیلی فوج کے تازہ حملوں میں غزہ کے مختلف علاقوں میں کم از کم 19 فلسطینی شہری جاں بحق ہو گئے ہیں، جن میں خواتین اور بچے بھی شامل ہیں۔ غزہ سویل ڈیفنس کے ترجمان محمود بسل نے میڈیا کو بتایا کہ شمال مشرقی غزہ میں التفاح محلے میں حسونہ خاندان کے گھر کو نشانہ بنایا گیا، جس کے نتیجے میں 10 افراد جاں بحق ہوئے جن میں کئی بچے اور خواتین شامل ہیں۔ رپورٹ کے مطابق غزہ کے شمالی علاقے جبالیا میں اسرائیلی فوج کے حملے میں تین افراد ہلاک اور کئی دیگر زخمی ہوئے۔ مزید برآں، خان یونس شہر میں اسرائیلی ڈرون حملوں میں کم از کم پانچ افراد، جن میں دو بچے بھی شامل تھے، اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ وسطی غزہ کے نصیرات شہر میں بے گھر افراد کو خوراک فراہم کرنے والے (باقی صفحہ 4 پر)

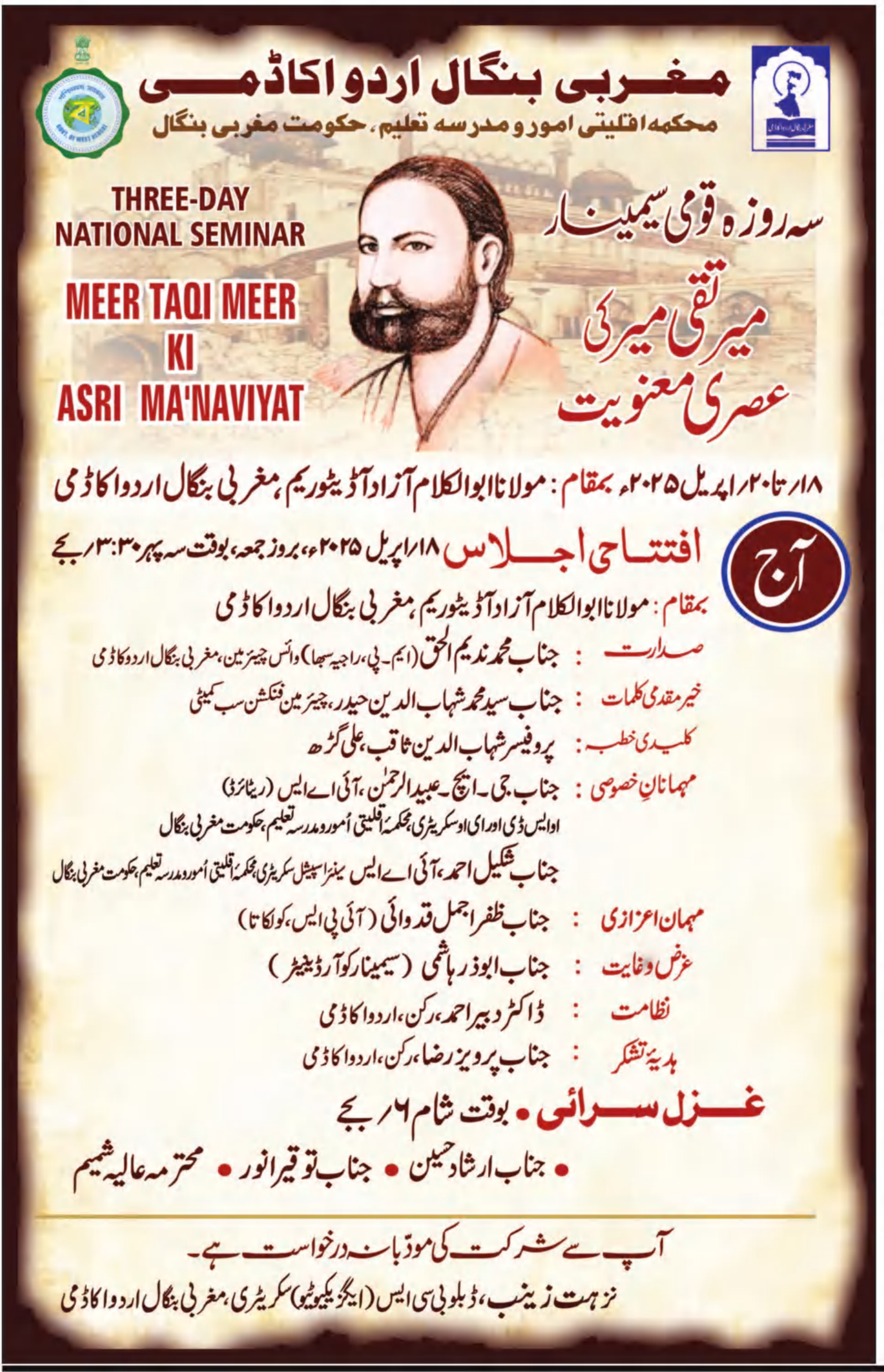

مغربی بنگال اردو اکاڈمی
محکمہ اقلیتی امور و مدرسہ تعلیم، حکومت مغربی بنگال
THREE-DAY NATIONAL SEMINAR
MEER TAQI MEER KI ASRI MA'NAVIYAT
سہ روزہ قومی سیمینار
میر تقی میر کی عصری معنویت
۱۸ر تا ۲۰ر اپریل ۲۰۲۵ء بمقام : مولانا ابوالکلام آزاد آڈیٹوریم ،مغربی بنگال اردو اکاڈمی
آج
افتتاحی اجلاس ۱۸/ اپریل ۲۰۲۵ء، بروز جمعہ، بوقت سہ پہر ۳:۳۰ / بجے
بمقام : مولانا ابوالکلام آزاد آڈیٹوریم ،مغربی بنگال اردو اکاڈمی
صدارت : جناب محمد ندیم الحق (ایم۔پی، راجیہ سبھا) وائس چیئرمین، مغربی بنگال اردو اکاڈمی
خیر مقدمی کلمات : جناب سید محمد شہاب الدین حیدر، چیئرمین فنکشن سب کمیٹی
کلیدی خطبہ : پروفیسر شہاب الدین ثاقب، علی گڑھ
مہمانانِ خصوصی : جناب جی۔ ایچ۔ عبید الرحمٰن، آئی اے ایس (ریٹائرڈ)
او ایس ڈی اور ای او سکریٹری، محکمۂ اقلیتی اُمور و مدرسہ تعلیم، حکومت مغربی بنگال
جناب شکیل احمد، آئی اے ایس سینئر اسپیشل سکریٹری، محکمۂ اقلیتی اُمور و مدرسہ تعلیم، حکومت مغربی بنگال
مہمان اعزازی : جناب ظفر اجمل قدوائی (آئی پی ایس، کولکاتا)
غرض و غایت : جناب ابوذر ہاشمی (سیمینار کوآرڈینیٹر)
نظامت : ڈاکٹر دبیر احمد، رکن، اردو اکاڈمی
ہدیۂ تشکر : جناب پرویز رضا، رکن، اردو اکاڈمی
غزل سرائی • بوقت شام ۶/ بجے
• جناب ارشاد حسین • جناب توقیر انور • محترمہ عالیہ شمیم
آپ سے شرکت کی مؤدبانہ درخواست ہے۔
نزہت زینب، ڈبلو بی سی ایس (ایگزیکیوٹیو) سکریٹری، مغربی بنگال اردو اکاڈمی

® اَمِت بھڑ
تال مصری
خاندانی روایت کی پیداوار
پورے خاندان کا بھروسہ
অমিত ভড়ের তালমিশ্রি
آسنسول کیلئے ڈسٹری بیوٹر کی ضرورت ہے
Mobile: 8910532083 - 7278434606

حَیَّ عَلَی الصَّلوٰۃ
الصَّلوٰۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ
(اوّل وقت)
برائے کولکاتا و مضافات
18/ اپریل 2025

فجر	3 بجکر 52 منٹ
طلوع آفتاب	5 بجکر 15 منٹ
ظہر	11 بجکر 38 منٹ
عصر	4 بجکر 08 منٹ
مغرب	6 بجکر 02 منٹ
عشاء	7 بجکر 14 منٹ

مندرجہ ذیل شہروں میں اضافہ کریں:
بردوان 2 منٹ ، رانی گنج 5 منٹ، آسنسول 5 منٹ ، دھنباد 8 منٹ، پرولیا 8 منٹ ۔

بنگلہ صنعت کے لیے نئی منزل ہے: ممتا

وزیر اعلیٰ 21 اپریل کو شالبونی میں جندال کے تھرمل پاور پلانٹ کا سنگ بنیاد رکھیں گی

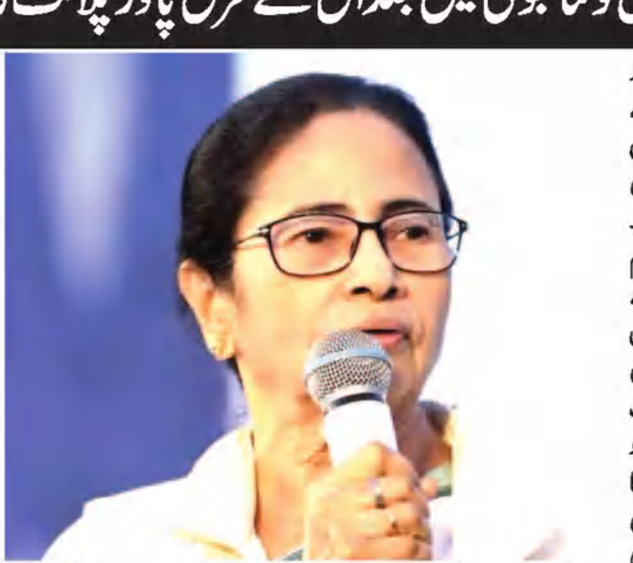

کولکاتا: 7 1اپریل (عوامی نیوز سروس)اقتدار میں آنے کے بعد سے ریاستی حکومت نے ورلڈ بنگال بزنس کانفرنس کاانعقادکیاہے۔ اس کے نتیجے میں بنگال میں بڑی سرمایہ کاری ہوئی ہے۔ حالانکہ اپوزیشن اسے تسلیم نہیں کرتی۔ تاہم وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی نے اپوزیشن کے الزامات کومسترد کر دیا۔ انہوں نے اس بات کا ثبوت فراہم کیا کہ ریاست میں سرمایہ کاری صرف تحریری نہیں بلکہ حقیقت میں کی گئی ہے۔ وزیر اعلیٰ 21 اپریل کو شالبونی میں جندال تھرمل پاور پلانٹ کا سنگ بنیاد رکھیں گی اور اگلے دن گولتور میں سولر پاور پلانٹ کا افتتاح کریں گی۔ مقامی لوگوں کو امید ہے کہ اس سے بڑی تعداد میں لوگوں کو روزگار ملے گا۔

جمعرات کو نبانو میں نامہ نگاروں سے بات کرتے ہوئے ممتا نے کہا، بنگلہ صنعت کے لیے نئی منزل ہے۔ جندال کے تھرمل پاور پلانٹ کا سنگ بنیاد 21 اپریل کو دوپہر 2 بجے شالبونی میں رکھا جائے گا۔ جیسے جیسے وقت گزر رہا ہے، لوگوں کی تعداد میں اضافہ ہورہا ہے۔ اس کے نتیجے میں، مانگ بڑھ رہی ہے۔ پہلے لوگ بجلی کا استعمال نہیں کرتے تھے تو اب 1 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ ڈیوچا پچھمی ختم ہو جائے گی، اگلے 100 سال تک بجلی کی قیمتیں نہیں بڑھیں گی، یہ ہمارے ہاتھ میں نہیں ہے کہ جتنے زیادہ پاور پلانٹس ہوں گے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ شلبنی میں 800 میگاواٹ کے دو پلانٹ بنائے جا رہے ہیں۔ جندلوں نے 16,000 کروڑ روپے سے زیادہ کی سرمایہ کاری کی ہے۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ "ساگردیگھی میں پاور پلانٹ پر کام جاری ہے۔ درگاپور، بکریشور میں ایک پاور پلانٹ پر کام جاری ہے۔ سنتل دیگھی میں بھی یہ کام جاری ہے۔ پورے بنگال میں کئی پاور پلانٹس بن رہے ہیں۔ اس کے نتیجے میں روزگار بڑھے گا، آمدنی بھی بڑھے گی۔ اب لوڈ شیڈنگ نہیں ہوگی۔ اس کے بعد وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی 22 اپریل کو دوپہر 12;30 بجے گولتور سولر پاور پلانٹ کا افتتاح کریں گی۔ ایک جرمن کمپنی نے اس پروجیکٹ کے لیے 80 فیصد مالیاتی سرمایہ کاری کی ہے۔ ریاستی حکومت باقی رقم فراہم کر رہی ہے۔ یہ پروجیکٹ 757 کروڑ روپے کی سرمایہ کاری سے بنایا گیا ہے۔ وزیر اعلیٰ اسی دن 25 فائر اسٹیشنوں کا افتتاح بھی کریں گے۔ ان میں سے 15 جگناتھ مندر کے افتتاح سے پہلے دیکھا جائیں گے۔ باقی 10 کولکاتا میں ہوں گے۔ غور طلب ہے کہ 2011 میں اقتدار میں آتے ہی وزیر اعظم نے اعلان کیا تھا کہ وہ زراعت اور صنعت کو ساتھ لے کر آگے بڑھیں گے۔ اس کی بنیاد پر ریاست میں روزگار میں بھی اضافہ ہوا ہے۔

ویک اینڈ پر ریاست بھر میں طوفان کا امکان

4 اضلاع میں طوفان کی رفتار زیادہ ہو سکتی ہے

کولکاتا:17اپریل (عوامی نیوز سروس) علی پور محکمہ موسمیات نے ہفتے کے آخر میں ریاست بھر میں گرج چمک کے ساتھ طوفان کی پیش گوئی کی ہے۔ بارش کے ساتھ درجہ حرارت گر جائے گا۔ کچھ اضلاع میں جمعرات اور جمعہ کو کالبیساکھی کا خطرہ ہے۔ تاہم، جمعرات کو شمالی بنگال میں گرج چمک کے ساتھ طوفان کا امکان ہے۔

محکمہ موسمیات کا کہنا ہے کہ جمعرات کو گرج چمک کے ساتھ بارش میں اضافہ ہوگا۔ کولکاتا سمیت جنوبی بنگال کے تمام اضلاع میں گرج چمک کے ساتھ ایک یا دو ہلکی سے درمیانی بارش کا امکان ہے۔ 30 سے 50 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے تیز ہوائیں چلنے کا امکان ہے۔ پرولیا، بانکوڑہ، بیربھوم اور مغربی بردوان میں بارش اور گرج چمک کے ساتھ بارش کی مقدار میں معمولی اضافہ ہوسکتا ہے۔ 60 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے ہوائیں چلنے کا امکان ہے۔ ایک دو مقامات پر تیز ہواؤں کے ساتھ بارش کا امکان ہے۔

جمعہ کو کولکاتا سمیت جنوبی بنگال کے تمام اضلاع میں 30-50 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے تیز ہوائیں چلنے کا امکان ہے۔ بارش آپ کی ساتھی ہوگی۔ چار اضلاع مشرقی اور مغربی مدناپور، جھارگرام اور جنوبی 24 پرگنہ میں کالبیساکھی الرٹ جاری کیا گیا ہے۔ ہفتہ کو بھی جنوبی 24 پرگنہ، مشرقی اور مغربی مدنا پور، جھارگرام اور پورولیا میں گرج چمک کے ساتھ بارش کا امکان ہے۔ اس کے بعد بھی جنوبی بنگال میں بکھری بارش جاری رہے گی۔ تاہم، اثرات بہت کم ہوں گے. اتوار کو بیربھوم، مرشدآباد اور نادیہ میں ہلکی بارش اور گرج چمک کے ساتھ بارش کا امکان ہے۔ اگلے چند دنوں تک درجہ حرارت میں زیادہ تبدیلی نہیں آئے گی۔ اگر گرج چمک کے ساتھ بارش ہوتی ہے تو درجہ حرارت قدرے گر جائے گا۔ جب سورج دوبارہ طلوع ہوگا تو درجہ حرارت بڑھے گا۔

جمعرات کو شمالی بنگال کے تمام اضلاع میں گرج چمک کے ساتھ بارش کا امکان ہے۔ گرج چمک کے ساتھ ہلکی سے درمیانی بارش اور 40 سے 50 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے تیز ہوائیں چلنے کا امکان ہے۔ مالدہ شمالی اور جنوبی دیناج پور میں گرج چمک کے ساتھ بارش کا امکان ہے۔ ہفتہ سے طوفانوں کی مقدار کم ہو جائے گی۔ تاہم بالائی تین اضلاع اور مالدہ میں گرج چمک کے ساتھ بارش کا امکان ہے۔ اتوار کو بالائی 5 اضلاع میں گرج چمک کے ساتھ بارش کا امکان ہے۔ اگلے ہفتے کے آغاز سے شمالی بنگال کے اضلاع میں بھی درجہ حرارت بڑھے گا۔

بھانگڑ میں گرفتار افراد کی تعداد 19 ہوگئی، پولیس کی گاڑیوں کی توڑ پھوڑ کے الزام میں مزید تین گرفتار

جنوبی 24 پرگنہ:17اپریل (عوامی نیوز سروس) بھانگڑ میں ترمیم شدہ وقف ایکٹ کو لے کر احتجاج اور توڑ پھوڑ کے سلسلے میں پولیس نے مزید تین لوگوں کو گرفتار کیا ہے۔ جمعرات کو شمالی کاشی پور تھانہ علاقے سے تین لوگوں کو گرفتار کیا گیا۔ جس کے نتیجے میں واقعے میں گرفتار ہونے والوں کی مجموعی تعداد 19 ہوگئی ہے۔ پولیس باقی ملزمان کی بھی تلاش کررہی ہے۔

بھانگڑ میں پولیس پر حملے اور سرکاری املاک کو تباہ کرنے کی تحقیقات کے سلسلے میں منگل کو نو افراد کو گرفتار کیا گیا تھا۔ بدھ کو شمالی کاشی پور اور ہتی شالہ سے کل سات لوگوں کو گرفتار کیا گیا۔ اس کے علاوہ متعدد افراد کو حراست میں لے کر پوچھ گچھ کی جارہی ہے۔ جمعرات کو اسی حالت میں مزید تین افراد کو گرفتار کیا گیا۔ گرفتار افراد کے خلاف پولیس افسر کے قتل کی کوشش، غیر قانونی اجتماع اور سرکاری املاک کو نقصان پہنچانے سمیت مختلف دفعات کے تحت مقدمات درج کیے گئے ہیں۔ پولیس انہیں جلد ہی عدالت میں پیش کرے گی اور ان کی تحویل کی درخواست کرے گی۔

بھانگڑ کے اس واقعے پر پہلے ہی کئی مقدمات درج کیے جا چکے ہیں۔ مرشد آباد گزشتہ کچھ دنوں سے ترمیم شدہ وقف ایکٹ کو منسوخ کرنے کے مطالبات سے گونج اٹھا ہے۔ پیر کو کولکاتا کے رام لیلا میدان میں بھی احتجاجی پروگرام تھا۔ مظاہرین نے الزام لگایا کہ پولس نے ان کی کار کو بھانگڑ کے سون پور میں بسنتی ہائی وے پر بیرم پور کے قریب روکا جب وہ پروگرام میں جا رہے تھے۔ پورے علاقے میں کشیدہ صورتحال پیدا ہوگئی۔ مختلف حلقوں سے یہ الزامات ہیں کہ ایک موقع پر مظاہرین نے پولیس کی گاڑی میں توڑ پھوڑ کی۔ مقامی ذرائع کے مطابق پولیس کی کم از کم پانچ بائکوں کو آگ لگا دی گئی۔ کولکاتا پولیس کی گاڑی کی کھڑکی پر اینٹ پھینکنے سے ٹوٹ گئی۔ جیل وین میں بھی توڑ پھوڑ کی گئی۔ پولیس پیر کی دوپہر کے واقعے کے بعد سے کارروائی کر رہی ہے۔ ملزمان کی تلاش میں بھانگڑ کے مختلف علاقوں میں سرچ آپریشن شروع کر دیا گیا ہے۔ دوسری طرف سون پور میں بدامنی کے سلسلے میں پولس نے آئی ایس ایف کے ایم ایل اے نوشاد صدیقی کے خلاف اتر کاشی پور تھانے میں مقدمہ درج کرلیا ہے۔

فلم دی چوزن لاسٹ سوپر کولکاتا کے نیو امپائر سنیما ہال میں

کولکاتا: 7 1اپریل (پریس ریلیز) 'دی چوزن' کولکاتا پہنچ گیا: نیو امپائر سنیما میں ایک مقدس مہاکاوی بڑے اسکرین پر ٹکرا گیا عقیدے پر مبنی سنیما سے محبت کرنے والوں اور فلم کے شائقین کے لیے ایک اہم موقع پر، TheChosen جسے یسوع مسیح کی زندگی پر سب سے زیادہ سراہا جانے والا فلمی پروجیکٹ سمجھا جاتا ہے۔ اب کولکاتا کے مشہور نیو امپائر سنیما ہال میں دکھایا جارہا ہے۔ ہندوستان کے سب سے پرانے اور سب سے زیادہ منزلہ سنیما گھروں میں سے ایک، نیو امپائر اس طاقتور سنیما ایونٹ کو اپنی بھرپور میراث دیتا ہے، اس کی ثقافتی اور روحانی گونج کو مزید بڑھاتا ہے۔ مسیح کی زندگی کے مقدس اشخاص پر مبنی، یہ سیگمنٹ مسیحی عقیدے کے سب سے پُرجوش لمحات میں سے ایک پر توجہ مرکوز کرتا ہے۔ آخری عشائیہ۔ اب اپنے چوتھے سیزن میں، The Chosen پہلے ہی دنیا کو اپنی انفرادیت سے متوجہ کرچکا ہے، جو 43 ممالک میں اسکریننگ کے ساتھ ایک عالمی رجحان بن گیا ہے۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ رواں ماہ اپریل 2025 کے دوسرے ہفتے 18 مارچ سے اپنی بڑی اسکرین کی شروعات کرتے ہوئے، ہندوستان اسے سنیما گھروں میں لانے والا پہلا ملک بن گیا ہے۔ TheChosen کو جو چیز الگ کرتی ہے وہ اس کی گہری بائبل کی درستگی، جذباتی کشش ثقل، اور یسوع کی ایک تازہ، تبہراتی تصویر کشی ہے۔ 70 سے زیادہ زبانوں میں ترجمہ کیا گیا، یہ سلسلہ سرحدوں، عقائد اور توقعات سے بالاتر ہے۔ کولکاتا میں سامعین اب نیو ایمپائر کے ہال کی شان وشوکت میں اس مقدس تصویر کو دیکھ سکتے ہیں۔ اسکریننگ صرف تفریح کے لیے نہیں بلکہ پورے شہر اور اس سے باہر کے ناظرین کے اعتماد کو متاثر کرنے، ترقی دینے اور فکر کرنے کے لیے تیار کی گئی ہے۔ چاہے آپ مومن ہوں، متلاشی ہوں، یا محض کوئی ایسا شخص جو طاقتور کہانی سنانے کی تعریف کرتا ہو، TheChosen ایک ایسے تجربے کا وعدہ کرتا ہے جو حتمی فریم کے بعد طویل عرصے تک رہتا ہے۔ شو ٹائم 3:00pm تاریخ 18.04.25 اور 12.30pm تاریخ 19.04.25

عدالت نے پرائمری بھرتی کے معاملے میں پارتھا کی ضمانت مسترد کردی

کولکاتا: 7 1اپریل (عوامی نیوز سروس) پرائمری بھرتی بدعنوانی سے متعلق سی بی آئی کیس میں پارتھا چٹرجی کو ضمانت نہیں دی گئی تھی۔ قبل ازیں ریاست کے سابق وزیر تعلیم کو ابتدائی بھرتی سے متعلق ای ڈی کیس میں ضمانت دی گئی تھی، لیکن سی بی آئی کیس میں انہیں ضمانت نہیں دی گئی تھی۔

جمعرات کو، عدالت میں جج نے سی بی آئی کیس میں پارتھا کی ضمانت کی درخواست مسترد کر دی۔ عدالت کے مشاہدات، چارج شیٹ اور تمام شواہد کی بنیاد پر یہ واضح ہے کہ پارتھا بھرتی کیس میں براہ راست ملوث ہیں۔ وہ اپنے دفاع میں کوئی مناسب دلیل پیش نہ کر سکے۔ اس کے علاوہ، عدالت نے بھرتی بدعنوانی کی سازش کے 'سروں' میں سے ایک کے طور پر پارتھا کی شناخت بھی کی ہے۔ جج نے دلیل دی کہ اس وقت تفتیش انتہائی نازک مرحلے پر ہے۔ اگر پارتھا کو اب ضمانت مل جاتی ہے تو تفتیشی عمل میں خلل پڑ سکتا ہے۔ اس سے قبل اس کیس کا فیصلہ 11 اپریل کو سنایا جانا تھا لیکن اس دن جج نہ آنے کی وجہ سے فیصلہ ملتوی کر دیا گیا۔ بتایا گیا کہ عدالت اس معاملے پر 17 اپریل کو فیصلہ سنائے گی۔ اسی طرح جمعرات کو جج نے پارتھا کی ضمانت کے خلاف فیصلہ سنایا۔ پارتھا کی ضمانت کے معاملے کی سماعت 3 اپریل کو ختم ہوئی۔ اس دن پارتھا کے وکیل بپلوب گوسوامی نے عدالت میں دعویٰ کیا کہ پارتھا کو مختلف جسمانی بیماریاں لاحق ہیں۔ اس کے علاوہ اس معاملے میں پارتھا کا نام بھی کافی عرصے سے نہیں آیا ہے۔ اس سے کسی قسم کی پوچھ گچھ بھی نہیں کی گئی۔ اس کے باوجود ان کے موکل کو طویل عرصے تک حراست میں رکھا گیا۔ تاہم، بہت سے دیگر افراد کو مختصر مدت کی حراست کے بعد رہا کر دیا گیا۔ اس کے بعد وکیل نے کسی بھی شرط پر پارتھا کی ضمانت کی درخواست کی۔

پارتھا کو 2022 میں بھرتی کرپشن کیس میں گرفتار کیا گیا تھا۔ سی بی آئی نے انہیں ابتدائی کیس میں گزشتہ سال اکتوبر میں گرفتار کیا تھا۔ اس معاملے میں مرکزی ایجنسی کی طرف سے پیش کی گئی چارج شیٹ میں پارتھا کا نام شامل ہے۔ ای ڈی کے ابتدائی کیس میں پارتھا کو پہلے ہی ضمانت مل چکی ہے۔ تاہم سی بی آئی کیس ابھی بھی جاری ہے۔ غور طلب ہے کہ سی بی آئی کی چارج شیٹ میں ملزمان کی تعداد 11 ہے۔ ان میں سے آٹھ کو پہلے ہی ضمانت مل چکی ہے۔ سی بی آئی نے پارتھا کی ضمانت کی مخالفت کرتے ہوئے عدالت کو بتایا کہ ان کی قیادت میں بھرتی میں بدعنوانی ہوئی تھی۔ وہ ”مرکزی سربراہ“ تھا۔ ان کے اس وقت کے او ایس ڈی نے بھی خفیہ بیان دیا تھا۔ اس لیے مرکزی تفتیشی ایجنسی اس بنیاد پر ضمانت کی مخالفت کررہی تھی کہ اسے ضمانت دینے سے تفتیش میں رکاوٹ پیدا ہوسکتی ہے۔ اس بار عدالت نے اتفاق کیا۔

☆☆☆

گارڈن ریچ میں فیک ویزا ریکٹ کا پردہ فاش، وشاکھاپٹنم کا رہائشی کولکاتا میں گرفتار، جعلی نوکریوں کا جھانسہ دے کر لاکھوں کا فراڈ

کولکاتا:17 اپریل(عوامی نیوز سروس) کولکاتا پولیس کے گارڈن ریچ تھانے نے ایک بڑے فیک ویزا ریکٹ کا پردہ فاش کرتے ہوئے وشاکھاپٹنم (آندھرا پردیش) کے رہائشی 47 سالہ روہن اگروال کو گرفتار کرلیا ہے جو جعلی کمپنیوں کے نام پر بیرون ملک ملازمتوں کا جھانسہ دے کر سادہ لوح لوگوں سے لاکھوں روپے بٹور رہا تھا۔ یہ کیس سب انسپکٹر آر۔ ملا (سیکشن X1) کی شکایت پر از خود (suo moto) درج کیا گیا۔ شکایت کے مطابق، روہن اگروال اپنے دیگر ساتھیوں کے ساتھ مل کر کولکاتا کے B-27، آئرن گیٹ روڈ، گارڈن ریچ کی پانچویں منزل پر واقع ایک دفتر میں جعلی "جاب ریکروٹمنٹ کال سینٹر" چلا رہا تھا۔

پولیس کے مطابق ملزمان خود کو مختلف فرضی کمپنیوں کا مالک ظاہر کر کے لوگوں کو غیر ملکی نوکریوں کی پیشکش کرتے تھے اور ویزا، ٹکٹ یا دیگر جعلی دستاویزات کے نام پر بھاری رقوم وصول کرتے تھے۔ 16 اپریل کو پولیس نے مذکورہ دفتر پر چھاپہ مار کر بڑی مقدار میں جعلی ویزا، سم کارڈز، نقلی مہر، اور ڈیجیٹل آلات برآمد کیے۔ ملزم ان برآمد اشیاء کے حوالے سے کوئی اطمینان بخش جواب نہیں دے سکا۔ مقامی ذرائع کے مطابق گرفتار شخص روہن اگروال پچھلے کئی سالوں سے اس قسم کی جعلسازی کے دھندے میں ملوث تھا، اور مختلف شہروں میں اپنا نیٹ ورک پھیلا چکا تھا۔ یہ امکان ظاہر کیا جارہا ہے کہ اس ریکٹ کے پیچھے ایک منظم گروہ سرگرم ہے، جس کی تفتیش جاری ہے۔ پولیس نے فوری کارروائی کرتے ہوئے روہن اگروال کو 16 اپریل 2025 کو شام 4:34 بجے گرفتار کرلیا۔ اس پر فوجداری دفعات اور انفارمیشن ٹیکنالوجی ایکٹ کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ پولیس نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ کسی بھی غیر مصدقہ ایجنسی یا شخص کی جانب سے دی جانے والی بیرون ملک ملازمت کی پیشکش کے جھانسے میں نہ آئیں، اور اس طرح کی کسی بھی مشتبہ سرگرمی کی فوری اطلاع قریبی تھانے کو دیں تاکہ مزید افراد اس دھوکہ دہی کا شکار نہ ہوں۔

Why Communal Slogans Betray India's Timeless Symphony of Faith

کیوں فرقہ وارانہ نعرے ہندستان کی لازوال ہم آہنگی کو دھوکہ دیتے ہیں؟

ہندوستان کے دل میں پررونق شہروں اور پرسکون گاؤں روزمرہ زندگی کے ہم آہنگ کے درمیان ۔ پرسکون ہم آہنگی کی موجودگی ، مشترکہ بقائے باہمی کا نغمہ جو ہزاروں عرصے سے اس برصغیر میں رواں دواں ہے۔ یہ نغمہ کسی یکسانیت سے تعارف نہیں بلکہ یہ بے شمار عقیدے، زبانوں اور روایات کے متحدہ ضم ہے۔ اب حالیہ دنوں میں یہ نازک توازن کچھ نا قابل ستائش واقعات کے ذریعے بگڑ گیا ہے۔ جیسا کہ فرقہ وارانہ نعرے عبادت گاہوں کے باہر لگانا، وہ مقدس جگہوں کو تقسیم کی جگہوں میں بدل دیا ہے۔ یہ اعمال اکثر سیاسی طور پر سے متاثر ہیں، جوکہ ہمدردی ہم آہنگ عزت کے اخلاقیات کے خلاف ہے۔ جبکہ ہندوستان کے روحانی وثقافتی قدیم لوگ صدیوں سے پروان پائے ہیں۔ ان اعمال کو سمجھنے کے لئے جو ہندوستان کی روح کودھوکہ دیتا ہے۔ ایک انسان کو ماضی کی تاریخ کا مطالعہ کرنا چاہئے۔ حال کی عکاسی کرنا چاہئے اور مستقبل کا تصور کرنا چاہئے۔ اس کے دائمی اقدار کے نظریوں سے۔

ہندوستان کی تاریخ ایک ایسی کشیدہ کاری ہے جو اکثریت کے دھاگوں سے بنے گئے ہیں۔ قدیم زمانے سے سیکولرزم کا تصور جو جدید لغت میں داخل ہوا ہے قدیم ہندوستانی تہذیبیں تنوع کا جشن منایا ہے۔ یہ مشترکہ زندگی کی راہ، ویدوں نے اعلان کیا“ ایکم ست ، دیرا بہود ہا ودنتی” سچائی ایک ہے۔ داتا اسے مختلف ناموں سے پکارتے ہیں۔ یہ فلاسفی سلطنتیں اوردور میں سرایت ہوا ہے۔ شہنشاہ اشوک جنہوں نے کالینگا کی خونی جنگ کے بعد بدھازم کوقبول کیا۔ اورتمام طبقے کے لئے عزت کی وکالت کرتے ہوئے فرمان قائم کیے۔ بھکتی اور صوفی تحریکیں قرون وسطی میں سختی عقیدہ کے کہیں اوپر تھے۔ شاعروں جیسا کہ کبیر، میرابائی انہی محبت کے گانے گائے جو مذہبی حدود کو نہیں جانتے تھے۔ گرو نانک کی تعلیمات پنجاب میں ہندو اور اسلامی نظریے کا ضم ہیں۔ 15ویں صدی میں کرناٹک میں شاعر سنت بیسوا ذات پات کے درجہ بندی کو چیلنج کیا۔ یہ اعلان کرتے ہوئے کہ امتیاز نہ ہو تو جسم ایک ہی ہے چاہے عبادت کرنے والا کوئی بھی ہو۔ یہاں تک کہ اکبر کے دین الہی، حالانکہ یہ کچھ دن ہی قائم رہے اس کوشش کی علامت تھی کہ تمام عقیدے کو مشترکہ نظام میں ضم کر دیا جائے۔ شمولیتی کا ورنہ ہندوستان کی آزادی کے لڑائی کے سنگ بنیاد بن گیا۔ مہاتما گاندھی کی رام راجیہ یہ تکثیریت کے آئیڈل نہیں تھا بلکہ یہ انصاف کا نظریہ تھا۔ جہاں پر تمام مذاہب ایک ساتھ ترقی حاصل کی۔ ان کی روزمرہ کی عبادتیں جس میں آیتیں ہوتی تھیں گیتا، قرآن اور بائبل سے۔ سروجنی نائیڈو، مولانا آزاد، اور ڈاکٹر امبیڈکر جیسے رہنماؤں جو مختلف طبقے سے آتے ہیں۔ جوکہ اس کی اکثریت میں چھپی ہوئی ہے۔ جب بٹوارہ نے اس برصغیر کو تقسیم کر دیا۔ جدید تولید ہندوستانی جمہوریہ جو سیکولرزم کو اپنے قانون میں درج کیا ہے۔ اور یہ مغربی درآمد نہیں ہے۔ بلکہ یہ مہذب اخلاقیات کا قانون ہے۔ جیسا کہ امبیڈکر نے کہا، کامیاب انقلاب کے لئے محض بے اطمینانی کافی نہیں ہے۔ جو ضروری ہے وہ سیاسی اور معاشرتی حقوق کے انصاف ضرورت اور اہمیت پر گہرا اور مکمل یقین ہے ان حقوق میں بغیر کسی خوف کے عبادت کی آزادی بھی شامل تھی۔

حالیہ عرصے نے بہت سارے واقعات دیکھے ، جہاں پر مذہبی جنون مساجد، مندروں اور خانقاہوں کے سامنے اشتعال انگیزی سے رک جاتے ہیں اور نعرے بلند کرتے ہیں۔ جوکہ ایمان کو ہتھیار میں بدل دیتا ہے۔ دہلی، حیدر آباد، اور بنارس ایسے اعمال اکثر سوشل میڈیا میں شائع ہوتے ہیں دکھ کا سبب بنتے ہیں۔ قوموں کو الگ کر دیتے ہیں اور معاشرتی اتحاد کو توڑ دیتے ہیں۔ مسجد کی آذان، آواز کی شکایت بن جاتی ہے مندر کا جلوس استقامت کے دعوے کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ یہ کشیدگیاں حتمی نہیں ہے بلکہ اسے بنائے گئے ہیں۔ تاریخی شکایتوں کا غلط استعمال کئے جاتے ہیں سیاسی فائدہ حاصل کرنے کیلئے۔ سیاستداں مذہبی پہچان کو ہتھیار کی طرح استعمال کرتے ہیں تکثیریت کی تشکیل دیتے ہیں جیسا کہ وہ مصالحت پسندی اور تکثیریت کو حب الوطنی کو طور پیش کرتے ہیں۔ المیہ یہ ہے کہ یہ تقسیم خود کو چھپا لیتے ہیں ۔ ایک نثار کے طور پر اور دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ ایمان کی حفاظت کرتے ہیں جبکہ وہ بنیادی اصولوں کے خلاف ورزی کرتے ہیں۔ سچی مذہبی تعلیم جیسا کہ ہندوستانی سنتوں نے پڑھایا ، یہ ہمدردی میں جڑی ہوئی ہے۔ اور یہ ایسی طاقت ہے کہ الہیت کو ہر چہرے میں دیکھتی ہے ہر روز کا وضع قطع کو دھیان دیتا ہے۔ جو اب بھی ہندوستانی زندگی کا تعارف کرتے ہیں۔ ایک ہندو دکاندار لکھنو میں رمضان کے دوران افطاری کی کھانے کی تقسیم کرتے ہیں۔ ایک مسلم گھرانہ کیرالا میں اونم کے لئے لیمپ جلاتے ہیں۔ سکھ گرودوارہ سب کے لئے لنگر کا اہتمام کرتے ہیں۔ ان کے عقیدے سے قطع نظر ہوکر، کولکاتا میں درگا پوجا کا پنڈال مسلم دستکاروں کے ذریعے ڈیزائن بنائے جاتے ہیں۔ اجمیر میں ہندو خواجہ معین الدین چشتی کے صوفی مزار پر دھاگے باندھتے ہیں، یہ اختلاف نہیں ہے بلکہ موجودہ سیکولرزم کی تصدیقات ہے جہاں پر ایمان پل ہے رکاوٹ نہیں ہے۔ جبکہ فرقہ وارانہ نعروں نے اس طرح کے ہم آہنگی کو ختم کر دیا۔ یہ صرف قانون کے خلاف ورزی نہیں کرتے ہیں۔ بلکہ سالمیت کے خلاف ہے۔ ہندوستان کے عام لوگوں کی مستقل روحانیت جس کو انہوں نے ہندوستان کی روح کو برقرار رکھنے کیلئے ہلچل کے صدیوں کے ذریعہ رکھنے کی کوشش کی۔ یہ نقصان فرقہ وارانہ بیانیہ کی وجہ سے ہوا ہے جوکہ دونوں فوری اور مکاری ہے ۔ ہر روز روزی روٹی کمانے والے مزدور تشدد سے ڈرتے ہیں ایمان ایک بوجھ بن گیا ہے۔ طالب علم جو مشترکہ پڑوسیوں میں رہتے ہیں ان کی دوستی سرگوشی کے شک وشبہ کے اندر دم توڑ دیتے ہیں۔ معاشی کا نقصان ہوتا ہے جب تشدد روزی روٹی کو برباد کر دیتے ہیں۔ تعلیم رک جاتی ہے جب درس کے کمرے پہچان کی جنگ کے میدان میں بدل جاتے ہیں۔ سب سے زیادہ دکھ کی بات یہ ہے پسماندہ لوگ جیسے دلت، آدیواسی اور مذہبی اقلیتیں سب سے زیادہ متاثر ہوتی ہیں۔ ان کی برابری کی جدوجہد مطنوعی تفریق میں دب کر رہ جاتی ہے۔ جسا کہ شاعر فیض احمد فیض نے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا یہ وہ سحر تو نہیں جس کی آرزو لے کر چلے تھے۔

ہندستان کی اخلاقیت کا دوبارہ دعویٰ کرنے کے لئے نفرت والی تقریر کی مذمت کرنے سے کہیں زیادہ کی ضرورت ہے۔ یہ مطالبہ کرنا ہے کہ ہمارے مشترکہ ورثہ کی عملی یاد دہانی کیا جائے۔ اسکول اپنے بچوں کو ضرور پڑھانے داراشکوہ کے بارے میں، جو مغل شہزادہ تھے جنہوں نے اوپنشد کا ترجمہ کروایا۔ فاطمہ شیخ کے بارے میں اور ساہتری بائی پھولے کے مسلم دوست کے بارے میں۔ جنہوں نے دلت لڑکیوں کیلئے اسکول کھولے، وہ اقوام جنہوں نے بین المذاہب مکالمے کو دوبارہ زندہ کیا۔ جیسا کہ 19ویں صدی۔

☆☆☆☆

آج بانسبیڑیا میں "وقف ترمیمی قانون" کے خلاف ہوگا احتجاجی جلسہ لوگوں سے پرامن طریقے سے شامل ہونے کی اپیل

ہگلی:17اپریل (محمد شعیب عالم) یوں تو وقف ترمیمی قانون کولیکر سپریم کورٹ کا بڑا فیصلہ سامنے آیا ہے جس سے ملک کے مسلمانوں کو وقتی راحت ملی ہے لیکن اگلی ساعت پانچ مئی کو ہوگی اسکے لئے ہم سبھوں کا انتظار رہیگا۔ ادھر بتاتے چلوں کہ پورے ملک بھر میں مرکزی حکومت کی جانب سے اکثریت کی دھونس جما کر وقف ترمیمی قانون ملک کے مسلمانوں پر تھوپ دی گئی ہے۔ لیکن اسکا ملک غیر سطح پر لگاتار احتجاج ، مظاہرے ، جلسہ ، جلوس منعقد ہورہے ہیں جگہ جگہ لوگ راستے پر اتر کر اس قانون کے خلاف پرزور مخالفت کررہے ہیں۔ اس فہرست میں مغربی بنگال ضلع ہگلی کا بانسبیڑیا علاقہ بھی پیچھے نہیں ہے۔ بروز جمعہ یعنی آج 18 اپریل کو بانسبیڑیا کے بورو پاڑہ موڑ ڈنگل ہاٹ میں ایک عظیم الشان " احتجاجی جلسہ " منعقد ہورہی ہے۔ اس احتجاجی جلسہ کولیکر مولانا قمرالدین حشمتی کی رہنمائی میں بانسبیڑیا کے بیشتر مساجد کے آئمہ حضرات کی وفد بانسبیڑیا مل پھاڑی پہنچے انکے ساتھ مقامی کاؤنسلر محمد شہید اور دیگر سماجی کارکن بھی تھے۔ یہاں موگرا تھانہ کے آفیسر انچارج دیپنکر سرکار کیساتھ جلسے کے دوران احتیاطی تدابیر اور لائحہ عمل پر تبادلہ خیال ہوا۔ جہاں پولیس کی جانب سے پوری تعاون کی باتیں سنی گئی۔ وہیں یہ بھی کہا گیا کہ جلوس نہیں جلسہ ہوگا وہ بھی کسی خاص مقام پر تو برائے مہربانی جلسہ میں شامل ہونے والوں سے گزارش ہے کہ وہ بغیر کسی پوسٹر، بینر، پلے کارڈ کے منزل خاص کو پہونچیں۔ آئمہ حضرات اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ جلسہ پرامن اور شانت ماحول میں اپنے اختتام تک پہنچے۔ اس پر دونوں جانب سے حامی بھرنے کے بعد موگرا تھانہ کے آفیسر انچارج دیپنکر سرکار اور موگرا تھانہ اور مل پھاڑی کے پولیس اہلکار سیدھے جلسہ گاہ پہونچے وہاں جا کر جگہ کا جائزہ لیا۔ کہاں کس مقام پر جلسہ ہوگا۔ ٹریفک نظام کو دیکھتے ہوئے ان راستوں پر آمدورفت کی پابندیاں رہیگی۔ جلسہ نماز جمعہ کے بعد ہوگا تو یہاں مسجدوں سے نکل کر لوگ کیسے، کس طرح سے پہونچیں گے اس پر بھی باتیں ہوئی اور گائیڈ تیار کیا گیا۔ اس دوران آئمہ اکرم سے بھی باتیں ہوئی اس پر بوڑو پاڑہ ڈنگل ہاٹ صوفیہ مسجد کے امام وخطیب القمر نے کہا کہ ہم احتجاجی جلسہ کے زریعے مرکزی حکومت تک اپنی باتیں پہونچانا چاہتے ہیں اور اس جلسے میں یہاں کے لوگوں کو آئمہ حضرات مرکزی حکومت کی جانب سے وقف قانون کو بدلے جانے سے کیا کیا نقصانات ہیں اس پر روشنی ڈالی جائے گی۔ وہیں مولانا قمرالدین حشمتی نے کہا کہ ہم وقف ترمیمی قانون کے خلاف جلوس نہیں نکال رہے ہیں بلکہ جلسہ کررہے ہیں اور اسکے لئے ہم نے کوئی تختی ، بینر، پلیکارڈ یا پوسٹر نہیں بنایا ہیا اور نہ ہی کسی کو ایسا کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ ہم نہایت ہی پرامن طریقے سے پرسکون ماحول میں مرکزی حکومت اور اسکی جانب سے تھوپی جارہی وقف ترمیمی قانون کے خلاف احتجاجی جلسہ کریں گے۔ ہمارا بانسبیڑیا علاقہ پرامن علاقہ ہے۔ ابھی رام نومی اور ہنومان جینتی کے مدنظر ہم لوگوں نے اس احتجاجی جلسے کو کچھ وقت کیلئے ٹال دیا تھا اس لئے کہ دوسرے مذاہب کے اور انکے تہواروں اور انکے جزبات کا خیال رکھا ہمارا فرض ہے جب ہم دوسرے مذاہب کا احترام کرینگے تو یقیناً وہ ہمیں بھی احترام کی نگاہ سے دیکھیں گے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ باشندگان بانسبیڑیا سے گزارش ہے کہ پرامن طریقے سے اس احتجاجی جلسہ میں شامل ہوں اور کچھ ایسا نہ کریں کہ کسی کا جذبات مجروح ہو۔

☆

گورنر تشدد زدہ مرشدآباد نہ جائیں: ممتا

کولکاتا ، 17 اپریل: (عوامی نیوز سروس) مغربی بنگال کی وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی نے گورنر سی وی آنند بوس سے ملاقات کی کہ وہ تشدد سے متاثرہ ضلع مرشد آباد کا دورہ ملتوی کریں۔ انہوں نے کہا کہ حالات بتدریج معمول پر آرہے ہیں اور اعتماد سازی کے اقدامات کیے جارہے ہیں۔ بنرجی کا یہ تبصرہ ان اطلاعات کے پس منظر میں آیا ہے کہ گورنر بوس جمعہ کو مرشد آباد ضلع کا دورہ کریں گے تا کہ فرقہ وارانہ تشدد کے بعد زمینی صورتحال کا جائزہ لیا جاسکے۔ راج بھون کے ایک اہلکار نے بتایا کہ گورنر جمعرات کی رات مرشد آباد کے لیے روانہ ہوں گے۔ اس پر وزیر اعلیٰ نے کہا کہ میں غیر مقامی لوگوں سے درخواست کروں گی کہ وہ ابھی مرشد آباد نہ جائیں۔ کیونکہ وہاں اعتماد سازی کے اقدامات کیے جا رہے ہیں اور حالات معمول پر آ رہے ہیں۔ وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی نے سرحدی حفاظتی اصولوں کو تبدیل کرنے پر مرکز کی تنقید کی۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ وزیر داخلہ امیت شاہ ایک نیا قانون لائے ہیں، جس میں بی ایس ایف کا دائرہ اختیار 15 کلومیٹر سے بڑھا کر 50 کلومیٹر کر دیا گیا ہے۔ اس لیے بی ایس ایف کو جوابدہ ہونا چاہیے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ وزارت داخلہ سرحد پار سے مغربی بنگال میں داخل ہونے والے لوگوں کی معلومات ریاستی حکومت کے ساتھ شیئر نہیں کر رہی ہے۔ بنرجی نے دعویٰ کیا کہ پہلے ہمیں ایسی معلومات ملتی تھیں، لیکن اب یہ ہمارے ساتھ شیئر نہیں کی جارہی ہیں۔

ہائی کورٹ کا مرشد آباد واقعہ کے بعد ریاست میں وقف احتجاج ختم کرنے کا حکم

کولکاتا ، 17 اپریل: (عوامی نیوز سروس) مرشد آباد میں بدامنی سے متعلق کیس کی سماعت جمعرات کو جسٹس سومین سین اور جسٹس راجہ باسوچودھری کی ڈویژن بنچ نے کی۔ سماعت کے دوران شوبھندو ادھیکاری کے وکیل بلبدل بھٹاچاریہ نے ایک ضمنی حلف نامہ جمع کرایا۔ ہائی کورٹ نے حکم دیا کہ ریاست کو فوری طور پر وقف ترمیمی ایکٹ کے معاملے پر ہر قسم کے احتجاجی جلسہ اور جلوسوں کو روکنے کی ہدایت دی جائے جب تک یہ معاملہ سپریم کورٹ میں زیر التوا ہے۔ ساتھ ہی این آئی اے کی نئی جانچ کی درخواست بھی کی گئی ہے۔ وکیل نے این آئی اے ایکٹ کی دفعہ 6 کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ تشدد زدہ علاقوں میں بڑی تعداد میں بم گرائے گئے۔ ان میں ایک پٹرول بم بھی تھا۔ دھولیاں میں بھی سپر نٹر ملا ہے۔ وہ بم پولس کے سامنے گرائے گئے۔ وکیل نے ایکسپلوسیو ریکوری ایکٹ کا حوالہ دیتے ہوئے علاقے کی تصاویر بھی عدالت میں جمع کرائیں۔ وکیل بلبد بھٹاچاریہ نے کہا کہ یہ دیکھنا آسان معاملہ نہیں ہے۔ فرقہ وارانہ تشدد کے تمام آثار یہاں موجود ہیں۔ جو گزشتہ جمعہ کو شروع ہوئے تھے۔ کولکاتا، آمتلا، جنوبی 24 پرگنہ اور شمالی 24 پرگنہ میں بھی بدامنی پھیلی تھی۔ دوسری طرف این آئی اے کے وکیل ارون مائتی نے کہا کہ این آئی اے ایکٹ کے سیکشن 6 کے مطابق، اگر مرکزی حکومت یا عدالت ہدایت کرے تو ہم ابتدائی تحقیقات کر سکتے ہیں۔ ہم تحقیقات سے متعلق اپنے فیصلے خود نہیں لے سکتے۔ وکیل نے مزید کہا کہ ریاست کی حکمراں جماعت کے ترجمان نے پریس کانفرنس کی اور کہا کہ بنگلہ دیش سے لوگ بدامنی پھیلانے کے لیے یہاں آئے اور پھر ملک واپس بھاگ گئے، این آئی اے ایکٹ کے مطابق، اگر ایسا واقعہ ملک کی خودمختاری پر حملہ ہوسکتا ہے، تو این آئی اے کو اس کی تحقیقات کرنی چاہیے۔ یہاں پٹرول بم پھینکے گئے، ایسے میں مرکزی وزارت داخلہ کو اطلاع دے کر ریاست کو اطلاع دی جائے۔ شوبھندو کے وکیل نے یہ بھی کہا کہ سی اے پی ایف کو فی الحال برقرار رکھا جانا چاہئے اور عدالت کو فوری طور پر وقف کے خلاف احتجاج کرنے والے تمام جلسہ اور جلوسوں کو روکنے کا حکم دینا چاہئے۔ کیس کی نمائندگی کرنے والی وکیل پرینکا تبریوال نے کہا کہ ریاست کو ان تمام لوگوں کی واپسی کے لیے فوری اقدامات کرنے چاہئیں جو بے گھر ہیں۔ کیونکہ وہ لوگ ہمیشہ کے لیے اسکول (ریلیف کیمپ) میں نہیں رہ سکتے۔ اس کے علاوہ، قومی انسانی حقوق کمیشن کی ایک ٹیم کو علاقے کا دورہ کرکے رپورٹ پیش کرنی چاہیے۔ سماعت کے دوران مرکز کے ایڈیشنل سالیسٹر جنرل اشوک چکرورتی نے کہا کہ مرکز کو آزادانہ طور پر کام کرنے کی ہدایت دی جانی چاہئے۔ مرکز کے پاس اس علاقے میں مرکزی فورسز کو تعینات کرنے کا آزادانہ اختیار ہے۔ BFF کو براہ راست حکم دیا جائے کہ وہ علاقے کی صورتحال کے حوالے سے حلف نامہ جمع کرائے۔ مرکز چاہے تو ملک میں کہیں بھی مرکزی فورسز کو تعینات کر سکتا ہے۔ ہمیں پولس کے ساتھ تعاون کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ دوسری طرف، ریاستی وکیل کلیان بنرجی نے سخت اعتراض کرتے ہوئے کہا کہ کلکتہ ہائی کورٹ نے 12 اپریل کو اس کیس کی فوری سماعت کی، کیونکہ یہ الزام تھا کہ پولس نے اپنا صحیح کردار ادا نہیں کیا۔ پولس نے اب تک جنگی پور سے 300 اور مرشد آباد علاقے سے 274 لوگوں کو گرفتار کیا ہے۔

گورنر کا تشدد زدہ مرشد آباد کا دورہ کرنے کا فیصلہ

کولکاتا، 17 اپریل: (عوامی نیوز سروس) مرشد آباد میں تشدد سے کئی خاندان بے گھر ہو گئے ہیں۔ بی جے پی کے ریاستی صدر سکانتا مجمدار جمعرات کو کئی متاثرین کے ساتھ راج بھون گئے۔ گورنر سی وی آنند بوس نے بے گھر لوگوں سے بات کی اور ان کی غربت کی شکایات سنیں۔ اس کے بعد گورنر نے کل جمعہ کو مرشد آباد اور مالدہ کا دورہ کرنے کا فیصلہ کیا۔ ذرائع کے مطابق گورنر جمعرات کی رات مرشد آباد کے لیے روانہ ہو سکتے ہیں۔ وہ جمعہ کو تشدد سے متاثرہ علاقوں کا دورہ کریں گے۔ سکانتا مجمدار نے کہا کہ گورنر بیٹبونا گاؤں کا دورہ بھی کر سکتے ہیں۔ آج ایک پریس کانفرنس میں سی وی آنند بوس نے کہا کہ اگر واقعی مرشد آباد میں امن لوٹ آیا تو اس سے اچھی خبر کوئی نہیں ہوسکتی۔ تاہم گورنر وہاں کی صورتحال کو زمین پر دیکھنا چاہتے ہیں۔ گورنر سی وی آنند بوس نے کہا کہ وہ گراؤنڈ زیرو جائیں گے، ہر چیز کی چھان بین کریں گے اور رپورٹ تیار کریں گے۔ انہوں نے واضح طور پر کہا کہ میں اپنی پہل پر جاؤں گا۔ میں پورے واقعے کی حقیقت دیکھنے جاؤں گا۔ حالات کو قابو میں کر لیا گیا ہے۔ ہمیں اس بات کو یقینی بنانے کے لیے سخت اقدامات کرنے ہوں گے کہ مستقبل میں ایسے واقعات نہ ہوں۔ مرشد آباد کے لوگوں نے وہاں پر مستقل بی ایس ایف کیمپ لگانے کا مطالبہ کیا ہے۔ اس پر بھی غور کیا جائے گا۔ گورنر نے واضح طور پر کہا کہ ایسی صورتحال میں جذبات میں بہہ نہیں سکتے۔ اس دوران ممتا بنرجی نے گورنر سے مرشد آباد نہ جانے کی درخواست کی۔ نبانہ میں ایک پریس کانفرنس میں وزیر اعلیٰ نے گورنر سے درخواست کی کہ وہ اب نہ جائیں۔ ممتا نے کہا کہ امن کا ماحول لوٹ آیا ہے۔ پہلے لوگوں کا اعتماد بحال ہونے دیں۔ میں گورنر سے اپیل کروں گی۔ کچھ دن انتظار کریں۔ میں بھی جاسکتی تھی۔ میں کیوں نہیں جارہی ہوں؟ میں صحیح وقت پر جاؤں گی۔ خیال رہے کہ بی جے پی کے ریاستی صدر سکانت مجمدار نے اس دن مرشد آباد کے بے گھر لوگوں سے گورنر سے ملاقات کرتے ہوئے کہا کہ پولس کے سامنے ان کے گھروں کو لوٹا گیا، انہیں تشدد کا نشانہ بنایا گیا، اس کا ذمہ دار کون ہے؟ پولس انٹیلی جنس محکمہ کہلانے والی کوئی چیز تھی، وہ کیا کر رہے تھے؟ اگر بدامنی کی منصوبہ بندی کی گئی تھی، تو پھر وزیر اعلیٰ محکمہ میں کیا کر رہے تھے؟" یا یہ بیٹھ کر حقائق کی جانچ کر رہی تھی؟۔

اسمبلی میں سلیبرٹی ایم ایل ایز کے فن کا مظاہرہ!

کولکاتا، 17 اپریل: (عوامی نیوز سروس) اس بار اسمبلی میں سلیبرٹی ایم ایل ایز کی کارکردگی ہونے والی ہے۔ اسٹاف ریکریشن کلب کے زیر اہتمام قانون ساز اسمبلی میں یہ پروگرام 23 اپریل کو منعقد ہوگا جس میں ریاست کے تمام مشہور ایم ایل اے اپنے فن کا مظاہرہ کریں گے۔ آج اسپیکر بمان بنرجی کے گھر پر ایک میٹنگ ہوئی جس میں اس بات پر تبادلہ خیال کیا گیا کہ تقریب کیسی ہوگی، کون کیا کرے گا، اور کب تک چلے گا۔ ذرائع کے مطابق اب تک جو فیصلہ ہوا ہے وہ یہ ہے کہ ہیوی ویٹ کا ایک گروپ پرفارم کرنے والا ہے۔ جس میں مندرج ذیل اراکین اسمبلی شامل ہونگے ۔ براتیا باسو (ابتدائی کلمات)، اندرانیل سین (گلوکار)، بابل سپریو (گیت)، کنچن ملک (مزاحیہ)، ادیتی منشی (گلوکارہ)، سیانتکا بنرجی (رقص)، لاولی مترا (رقص)، راج چکرورتی (غیر فیصلہ کن)، نینا بنرجی (غیر فیصلہ کن)، چرنجیت چکرورتی (مقرر نہیں)۔ تاہم، منتظمین نے تمام مشہور ایم ایل اے سے پرفارم کرنے کی اپیل کی ہے۔ اندرنیل سین نے پورے ایونٹ کے لیے اضافی پہل کی ہے۔ اس سلسلے میں اسپیکر بمان بنرجی کا کردار بھی نمایاں ہے۔ آج کی میٹنگ میں ادیتی، سیانتکا اور لولی بھی موجود تھیں، بالکل اسی طرح جیسے اندرانیل اور براتا موجود تھے۔ راج چکرورتی آج میٹنگ میں نہیں تھے کیونکہ وہ امریکہ میں گئے ہیں۔ تاہم اطلاعات ہیں کہ وہ 23 اپریل کو وہاں ہوں گے۔ دوسری جانب خبر ہے کہ ریاست کے ایک مشہور ایم ایل اے نے اس تقریب کے انعقاد کے لیے مختلف آلات کے استعمال کے لیے رقم مانگی ہے۔ بالآخر اسمبلی کے اندر اس بات پر بحث جاری ہے کہ آیا وہ کارکردگی دکھائے گے یا نہیں۔ اس تقریب کے دعوت نامے اپوزیشن ایم ایل ایز کو بھی بھیجے جار ہے ہیں۔ ذہن نشیں رہے کہ اس تقریب کا اہتمام ہر سال قانون ساز اسمبلی اسٹاف ریکریشن کلب کرتا ہے۔ لیکن یہ پہلی بار ہونے جا رہا ہے کہ مشہور قانون ساز اس طرح کا مظاہرہ کریں گے۔

مرکزی فورس ابھی دھولیان میں موجود رہے گی: ہائی کورٹ

کولکاتا، 17 اپریل: (عوامی نیوز سروس) مرکزی فورسز فی الحال دھولیاں میں تعینات رہے گی۔ کلکتہ ہائی کورٹ نے جمعرات کو یہ حکم دیا۔ ہائی کورٹ نے وہاں کی صورتحال کی تحقیقات کے لیے ایک کمیٹی بھی تشکیل دی ہے۔ اس کمیٹی میں قومی انسانی حقوق کمیشن اور ریاستی انسانی حقوق کمیشن کے دو نمائندے اور ریاستی قانونی خدمات اتھارٹی کا ایک رکن شامل ہوگا۔ یہ کمیٹی دھولیاں میں بے گھر افراد کی صورتحال کی تحقیقات کر کے رپورٹ پیش کرے گی۔ ہائی کورٹ نے ریاست کو وہاں امن برقرار رکھنے اور متاثرین کی بازآبادکاری کے لیے فوری طور پر ایک اسکیم بنانے کا بھی حکم دیا ہے۔ ہائی کورٹ نے مشورہ دیا ہے کہ مرنے والوں کے اہل خانہ کو نہ صرف رقم دی جائے بلکہ ضرورت پڑنے پر نوکری بھی دی جائے۔ واضح ہو کہ حال ہی میں وقف ترمیمی قانون کی مخالفت کی وجہ سے مرشد آباد کے کئی علاقے ہنگامہ خیز ہو گئے۔ تشدد کی وجہ سے تین افراد ہلاک ہو گئے۔ مقامی لوگوں نے اس واقعہ میں پولس کے کردار پر عدم اطمینان کا اظہار کیا ہے۔ وہاں حالات اب بھی کشیدہ ہیں۔ بی ایس ایف اب بھی گشت کر رہی ہے۔ پولس تعینات ہے۔ دھولیان میونسپلٹی میں توڑ پھوڑ کے الزامات لگے۔ ایک نجی اسپتال میں مبینہ طور پر توڑ پھوڑ کی گئی اور بعد میں آگ لگادی گئی۔ ڈکیتی کی واردات شاپنگ مال میں ہوئی۔ دریں اثنا، الزام لگایا گیا کہ فرخہ کے ایم ایل اے منیر الاسلام کے داداعلی کے گھر میں بھی توڑ پھوڑ کی گئی۔ یہاں تک کہ ایم ایل اے کو بھی مبینہ طور پر ہراساں کیا گیا۔ یہ الزام ہے کہ جنگی پور کے ایم پی خلیلور کے دفتر پر بھی حملہ کیا گیا تھا۔ مرشد آباد میں تشدد کے الزام میں پولس اب تک دوسو سے زیادہ لوگوں کو گرفتار کر چکی ہے۔ ہائی کورٹ نے آج اس صورتحال میں وہاں مرکزی فورسز کی موجودگی کو لے کر اہم حکم دیا۔

دو میٹرو ایک ہی لائن پر داخل ہونے سے میٹرو سروس متاثر

کولکاتا، 17 اپریل: (عوامی نیوز سروس) دکھنیشو ر لائن پر میٹرو میں خلل کے سبب سروس متاثر ہوئی ہے۔ واضح ہو کہ دو میٹرو ایک ہی لائن میں داخل ہونے سے میٹرو سروس تعطل کا شکار ہوگئی۔ جس سے مسافروں کو فطری طور پر دفتری چھٹیوں کے دوران میٹرو میں خلل پڑنے کی وجہ سے پریشانی کا سامنا کرنا پڑا اور اس کے علاوہ کولکاتا میں دوپہر سے ہی موسلا دھار بارش ہو رہی ہے۔ سب کو گھر پہنچنے کی جلدی ہے۔ میٹرو فی الحال بند ہے، اور عام مسافروں سے لے کر دفتر سے واپس آنے والے مسافر تک، پریشانی کا شکار ہیں۔ خیال رہے کہ جنوری میں بھی دکھنیشو رڈاؤن لائن پر ایک ریک میں مکینیکل خرابی پیدا ہوگئی تھی، جس کی وجہ سے متعدد میٹرو خدمات میں تاخیر ہوئی تھی اور مسافروں کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑا تھا۔

آل بنگال ٹیچرز ایسوسی ایشن (اے بی ٹی اے) نے بائیں بازو کے طلباء اور نوجوان رہنماؤں اور کارکنوں کے ساتھ ایک احتجاج میں حصہ لیا اور کولکاتا میں سالٹ لیک پر واقع ایس ایس سی بھون تک مارچ کرتے ہوئے۔

ہائی کورٹ کی بھاجپا حمایت یافتہ تنظیم کو مرشد آباد جانے کی مشروط اجازت

کولکاتا ، 17 اپریل: (عوامی نیوز سروس) مرشد آباد تشدد گزشتہ جمعہ سے خبروں میں ہے۔ وقف ایکٹ کے خلاف مظاہروں کے ارد گرد صورتحال گرم ہوگئی۔ شمشیر گنج، سوتی، دھولیاں سمیت کئی علاقے گرم ہوگئے۔ ہائی کورٹ نے سنیچر کو وہاں مرکزی فورسز کی تعیناتی کا حکم دیا تھا۔ اطلاعات ہیں کہ نوابوں کے شہر میں حالات آہستہ آہستہ بہتر ہو رہے ہیں۔ اس ماحول میں ہائی کورٹ نے ایک بی جے پی حمایت یافتہ تنظیم کو وہاں جانے کی مشروط اجازت دی۔ حالانکہ اس سلسلے میں ریاستی انتظامیہ سے اجازت طلب کی گئی تھی لیکن اسے نہیں دیا گیا۔ معاملہ ہائی کورٹ تک پہنچ گیا۔ جمعرات کو جسٹس امرتا سنہا کی عدالت میں کیس کی سماعت ہوئی۔ اس دن ریاستی وکیل کلیان بنرجی نے کہا کہ اس تنظیم کے صدر تارکیشور حلقہ سے بی جے پی کے امیدوار تھے۔ نتیجے کے طور پر اس کے پیچھے سیاسی وجوہات ہوسکتی ہیں۔ ریاست متاثرین سے ہمدردی رکھتی ہے۔ ریاست ضروری اقدامات کر رہی ہے۔ اس وقت کسی مدد کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر کوئی اب بھی مدد کرنا چاہتا ہے تو براہ کرم امدادی سامان ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ تک پہنچائیں۔ مدعی کے وکیل نے کہا کہ ریاستی پولس کے ڈی جی نے دعویٰ کیا کہ مرشد آباد میں حالات قابو میں ہیں۔ اس کے باوجود انہیں وہاں جانے کی اجازت کیوں نہیں دی جائے گی؟ بچوں کو کھانا اور ناشتہ فراہم کیا جائے گا۔ "ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اجازت نہیں دی۔ دونوں فریقوں کے دلائل سننے کے بعد جسٹس امرتا سنہا نے متعلقہ تنظیم کو مرشد آباد جانے کی اجازت دی۔ ان کا مشاہدہ ہے کہ وہاں مرکزی فورسز کو تعینات کیا گیا ہے۔ حکومت کے علاوہ کوئی اور ریلیف دینا چاہے تو اعتراض کیا ہے؟ عدالت کو یقین نہیں ہے کہ اس سے امن و امان میں بگاڑ پیدا ہوگا۔ اس کے بعد ہائی کورٹ نے کھلا ہوا تنظیم کو مرشد آباد جانے کی اجازت دے دی۔ تاہم کئی شرائط عائد کی گئی ہیں۔ جسٹس سنہا نے حکم دیا کہ تین افراد کی ٹیم بدامنی کے شکار علاقوں میں جائے گی اور امدادی سامان فراہم کرے گی۔ وہاں کے ضلع مجسٹریٹ کو اس معاملے سے آگاہ کیا جائے اور وہاں کوئی اشتعال انگیز تبصرہ نہ کیا جائے۔ غور طلب ہے کہ بنگال اس وقت مرشد آباد واقعہ سے گونج اٹھا ہے۔ یہ ریاستی سیاست تک بھی پہنچ چکی ہے۔ اس ماحول میں ہائی کورٹ نے بی جے پی کی حمایت یافتہ تنظیم کو وہاں جانے کی اجازت دی۔ جسٹس سنہا نے کئی شرائط کے ساتھ یہ اجازت دی۔

☆

کولکاتا میں پھر ایک اور غیر معمولی موت کا واقعہ رونما

کولکاتا، 17 اپریل: (عوامی نیوز سروس) شہر میں ایک اور غیر معمولی موت کا واقعہ رونما ہوا۔ جمعرات کی صبح تقریباً 4 بجکر 30 بجے ایک شخص کی لٹکی ہوئی لاش اس کے گھر سے ملی۔ متوفی نوجوان کا نام سبھانکر پرکائستھ ہے۔ سبھانکر، جو پیشہ سے ڈرائیور ہے، سونا مکھی نسکر پاڑہ، سرشونا تھانہ علاقہ میں رہتا ہے۔ پولس ذرائع کے مطابق جمعرات کی صبح تقریباً 4 بجکر 30 پر سبھانکر کے کنبہ کے ایک رکن نے سبھانکر کو لٹکتے ہوئے پایا جب وہ ذاتی ضروریات کے لیے گھر سے نکلا۔ اس کے بعد مقامی لوگوں نے سرشونا پولس اسٹیشن کو اطلاع دی۔ پولس نے موقع پر پہنچ کر لاش کو قبضے میں لے لیا۔ جائے وقوعہ سے کوئی خودکشی نوٹ نہیں ملا۔ پولس ذرائع کے مطابق سبھانکر کچھ عرصے سے ذہنی دباؤ کا شکار تھا۔ اسی لیے یہ انتہائی فیصلہ خیال کیا جارہا ہے۔ گھر میں ماں باپ، چھوٹی بہن اور دادی ہیں۔ بیٹے کی موت سے پورا خاندان صدمے میں ہے۔ یہ اچانک کیوں ہوا؟ اس کے والدین اور گھر والوں کو سمجھ نہیں آ رہی کہ سبھانکر نے خودکشی کا انتخاب کیوں کیا۔ پولس ذرائع کے مطابق، سبھانکر کی لاش اس کے گھر سے برآمد ہوئی اور جمعرات کو پوسٹ مارٹم کے لیے ودیا ساگر اسٹیٹ جنرل اسپتال بھیج دی گئی۔ لال بازار پولس نے بتایا کہ پوسٹ مارٹم کے بعد ہی پورے معاملے کا پتہ چلے گا۔

گڈ فرائیڈے پر میٹرو سروس میں کمی

کولکاتا، 17 اپریل: (عوامی نیوز سروس) آج جمعہ کو تہوار کے موقع پر عام تعطیل ہے۔ تاہم تمام نجی دفاتر اور کاروبار کھلے رہیں گے۔ اسکول اور کالج بند رہیں گے۔ اس صورت میں، سڑکوں پر مسافروں کی بھیڑ کم ہوگی۔ روزانہ کا ہجوم بہت کم ہو جائے گا۔ تاہم، نجی دفاتر اور تنظیمیں کھلنے کی وجہ سے سڑکوں پر لوگوں کی موجودگی ہوگی۔ اس وجہ سے، 262 کے بجائے جمعہ کو دن بھر کوی سبھاش-دکھنیشو رروٹ پر 236 میٹرو ٹرینیں چلیں گی۔ اس طرح، کل گڈ فرائیڈے کے لیے نارتھ-ساؤتھ کوریڈور پر 26 کم میٹرو ٹرینیں چلیں گی۔ میٹرو کے پہلے اور آخری شیڈول میں کوئی تبدیلی نہیں کی جائے گی۔ دریں اثنا، 262 میٹرو ٹرینیں روزانہ کوی سبھاش-دکھنیشو رروٹ پر چلتی ہیں۔ گڈ فرائیڈے پر، 18 اپریل کو نارتھ-ساؤتھ کوریڈور پر 26 میٹرو ٹرینیں کم چلیں گی۔ دن کی پہلی میٹرو کوی سبھاش اور دکھنیشو راسٹیشنوں سے بالترتیب صبح 6 بجکر 50 اور 6 بجکر 55 پر روانہ ہوگی۔ اور دن کی آخری میٹرو دونوں متعلقہ اسٹیشنوں سے رات کو 9 بجکر 30 پر اور 28:9 پر روانہ ہوگی۔ تاہم، آج رات 10 بجکر 30 بجے کوی سبھاش اور دم دم اسٹیشنوں سے رات کی خصوصی سروس چلائی جائے گی۔ اس لیے جو لوگ پرائیویٹ اداروں میں کام کرتے ہیں یا جو لوگ کسی اور کام کے لیے سڑک پر نکلتے ہیں ان کو سفر میں زیادہ پریشانی نہیں ہوگی۔ دوسری جانب سالٹ لیک سیکٹر فائیو سے سیالدہ تک کے روٹ پر میٹرو خدمات جمعہ کو کم رہیں گی۔ سنیچر کے آغاز سے ہفتے کے دنوں میں اس روٹ پر 106 میٹرو ٹرینیں چل رہی ہیں۔ جو جمعہ کو کم ہو کر 90 ہو جائے گا۔ تاہم، یہاں بھی دن کے پہلے اور آخری میٹرو کے شیڈول میں کوئی تبدیلی نہیں کی جارہی ہے۔ پہلی میٹرو سیالدہ اور سالٹ لیک سیکٹر فائیو سے بالترتیب صبح 6 بجکر 55 اور 7 بجکر 05 بجے روانہ ہوگی۔ دن کی آخری میٹرو دونوں ٹرمینل اسٹیشنوں سے بالترتیب 9 بجکر 35 اور 9 بجکر 40 پر روانہ ہوگی۔ تاہم، باقی تین میٹرو روٹس پر کل خدمات معمول پر رہیں گی۔ اس کے علاوہ میٹرو کم چلے گی تو آمدن بھی کم ہوگی۔ تاہم، گڈ فرائیڈے پر نجی کمپنیاں بند نہیں ہیں۔ یہاں تک کہ ہنگامی خدمات سے وابستہ افراد بھی سڑکوں پر نکلیں گے اور میٹرو خدمات لیں گے۔ اس صورت میں بھیڑ ہوگی۔ معمول کی طرح ہجوم نہیں ہوگا۔ میٹرو حکام کا خیال ہے کہ اس سے مسافروں کو کوئی پریشانی نہیں ہوگی۔ میٹرو کم چلے گی تو آمدن بھی کم ہوگی۔

شام کو کولکاتا میں بارش کے سبب علاقہ جل تھل

سونے کی قیمت میں تاریخی اضافہ

کولکاتا ، 17 اپریل: (عوامی نیوز سروس) سونے کی قیمت میں تاریخی اضافہ ہوا ہے۔ انڈیا بلین اینڈ جیولرس ایسوسی ایشن (IBJA) کے مطابق 24 کیرٹ سونے کے 10 گرام کی قیمت 16 اپریل کو 1,477 روپے بڑھ کر 94,579 روپے ہوگئی۔ اس سے پہلے سونا 93,102 روپے فی 10 گرام تھا۔ دوسری جانب چاندی کی قیمت میں بھی مسلسل اضافہ دیکھا جارہا ہے اور یہ 373 روپے اضافے کے ساتھ 96575 روپے فی کلو ہوگئی ہے۔ سونے کی قیمتوں میں اضافے کی تین بڑی وجوہات:۔ تجارتی جنگ اور کساد بازاری کا خوف: امریکہ کی نئی ٹیرف پالیسی سے چین کے ساتھ تجارتی جنگ کا خطرہ بڑھ گیا ہے۔ اس سے عالمی کساد بازاری کا امکان بڑھ جاتا ہے۔ ایسے وقت میں سرمایہ کار سرمایہ کاری کے محفوظ اختیارات کی طرف رجوع کرتے ہیں اور سونا ان کی پہلی پسند بن گیا ہے۔ روپے کی کمزوری: ڈالر کے مقابلے ہندستانی روپیہ کمزور ہوا ہے۔ اس سال اس میں تقریباً 4 فیصد کمی آئی ہے، جس سے سونے کی درآمد مہنگی ہوگئی اور قیمتوں میں اضافہ ہوا۔ شادی کا موسم: شادیوں کا سیزن قریب ہے اور اس کی وجہ سے سونے کے زیورات کی مانگ میں زبردست اضافہ ہوا ہے۔ ممبئی، دہلی اور چنئی جیسے شہروں کے سونا تاجروں کا کہنا ہے کہ زیادہ قیمتوں کے باوجود، فروخت تیز ہے کیونکہ سونا اب بھی لوگوں کے لیے خوشحالی اور سرمایہ کاری کی علامت ہے۔ 2025 میں سونا 18,417 روپے مہنگا ہو جائے گا۔ اگر ہم یکم جنوری 2025 کی بات کریں تو مارکیٹ میں 24 کیرٹ سونے کے 10 گرام کی قیمت 76,162 روپے تھی جو آج تک بڑھ کر 94,579 روپے ہو گئی ہے۔ یہی نہیں حالیہ ساڑھے تین ماہ میں 18,417 روپے کا اضافہ دیکھا گیا ہے۔ دوسری جانب چاندی کی قیمت کی بات کریں تو یہ 86,017 روپے فی کلو سے بڑھ کر 96,575 روپے ہوگئی ہے۔ گولڈ مین سیکس جیسے عالمی سرمایہ کاری بینکوں کا اندازہ ہے کہ بین الاقوامی مارکیٹ میں سونے کی قیمت 2025 کے آخر تک 3,700$ فی اونس تک پہنچ سکتی ہے۔ اگر یہ حالات برقرار رہے تو ہندستان میں 10 گرام سونے کی قیمت 1.10 لاکھ روپے تک پہنچنے کا امکان ہے۔ صارفین سے اپیل کی گئی ہے کہ سونا خریدتے وقت صرف BIS ہال مارک والا سونا خریدیں۔ ہر زیور کے ٹکڑے میں 6 ہندسوں کا حروف نمبری کوڈ ہوتا ہے جسے HUID (ہال مارک منفرد شناختی نمبر) کہا جاتا ہے۔ جیسے- AZ4524۔ یہ ضابطہ اس بات کی ضمانت دیتا ہے کہ سونا خالص اور حکومت کی طرف سے تصدیق شدہ ہے۔

وقف کرنے والا بھی عطیہ کردہ جائیداد کا مالک نہیں ہوسکتا تو حکومت کیسے قابض ہوسکتی ہے، سازشی چال کے خلاف احتجاج لازمی: شیخ سعید الحق

آسنسول: 17/ اپریل، (عوامی نیوز سروس): مرکزی حکومت نے 8 اگست کو پارلیمنٹ میں 1995 کے وقف ایکٹ میں 40 سے زیادہ ترامیم پیش کیں، وقف ایکٹ کا نام تبدیل کر دیا گیا ایک مشترکہ پارلیمانی کمیٹی تشکیل دی گئی جہاں اپوزیشن کی رائے کو طاقت کے زور پر رد کردیا جاتا ہے اور اپنی مہر ثبت کر دی جاتی ہے پھر مرکزی حکومت نے اتحادی جماعتوں کی حمایت سے پارلیمنٹ میں 2 اپریل کو رات 2 بجے کے قریب لوک سبھا میں اور پھر 3 اپریل کو راجیہ سبھا میں بل پاس کیا صدر کی منظوری سے یہ قانونی شکل اختیار کر چکا ہے دریں اثنا، بائیں بازو، جمہوری اور سیکولر لوگ، اقلیتیں، اور ترقی پسند طلبہ اور نوجوان تنظیمیں ملک بھر میں بل کے خلاف احتجاج کر رہے ہیں ان کا کہنا ہے کہ ان ترامیم سے ملک کے آئین اور اس کے سیکولر ڈھانچے کی خوبصورتی کو نقصان پہنچا ہے اس پس منظر میں میں اس پر کچھ روشنی ڈالنا چاہوں گا کہ ان ترامیم کو کیوں منسوخ کیا جانا چاہیے ترامیم پر بات کرنے سے پہلے وقف کیا ہے اور ہمارے ملک میں وقف کی تشکیل اور قانون کے متعلق تھوڑی بات کرنا چاہوں گا مذکورہ خیالات یا جذبات کا اظہار سابق رکن پارلیمنٹ معروف عوامی رہنما اعلی تعلیم یافتہ معمر شخصیت شیخ سعید الحق صاحب نے اپنے ایک جاری کردہ بیان میں کیا ہے عوام اور بالخصوص قارئین کرام کے لئے سعید الحق صاحب نے تفصیلی بیانات کو عوامی نیوز اردو روزنامہ کولکاتا میں شائع کرنے کے لئے نمائندہ اسنسول کو پیش کیا ہے جو موجودہ حالات میں ضروری ہے سعید الحق صاحب فرماتے ہیں کہ وقف کیا ہے؟ جو لوگ اس وقف جائیداد کو سازشی بل لا کر قبضہ کرنا چاہتے ہیں انکے خلاف احتجاج بہت ضروری ہے وقف کی جائداد شخص عطیہ کر دیتے ہیں انہیں بھی سب اسکا حق نہیں بنتا کہ وہ اس عطیہ کردہ جائیداد پر قابض ہوں یا اپنا حق جمائیں تو پھر حکومت وقت کیسے قبضہ کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ وقف عربی زبان کا لفظ ہے معنی مذہبی، خیراتی، یا خدمت کے مقاصد کے لئے کسی چیز کو محفوظ کرنا یا محفوظ کرانا ہے۔ جس کا مقصد کسی بھی جائیداد کو اللہ کے نام وقف کرنا اور اسے مسلم کمیونٹی کی ترقی اور مذہبی یا خیراتی مقاصد کے لیے غیر مشروط طور پر رکھنا ہے انہوں کہا کہ 1954 اور 1995 کے قوانین میں کہا گیا ہے کہ جب کوئی شخص اپنی غیر منقولہ یا منقولہ جائیداد کو مستقل وقف کرکے اور اسلامی اصولوں پر عمل کرتے ہوئے عطیہ کرتا ہے تو اسے وقف کہا جاتا ہے عطیہ کرنے والا شخص جائیداد کا قانونی مالک اور حاضر دماغ والا ہونا چاہیے ایک بار جب کسی جائیداد کو وقف کے طور پر نامزد کیا جاتا ہے تو اسے واپس نہیں لیا جاسکتا نہ ہی اسے فروخت کیا جاسکتا ہے، نہ ہی کسی دوسرے شخص کو تحفہ دیا جاسکتا ہے، نہ ہی اسے بچوں کو وراثت میں دیا جاسکتا ہے۔ یہ سب کچھ عام وقفوں پر لاگو ہوتا ہے بعض صورتوں میں، ذاتی یا خاندانی وقف کیا جاسکتا ہے، جو خاندانی حدود تک محدود ہے۔ جسے "وقف الاولاد" کہتے ہیں۔ اس تناظر میں یہ بات قابل غور ہے کہ پہلا وقف حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں اور ان کے مشورے سے ہوا تھا جب مخیرؔ ک نامی ایک یہودی نے اسلام قبول کیا اور حضرت محمد صلعم کو سات باغات عطیہ کرنا چاہا تو حضرت محمد صلعم نے اسے وقف کرنے، جائیداد اللہ کے نام وقف کرنے اور اسلام کی خدمت میں استعمال کرنے کا مشورہ دیا جب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے خیبر کے علاقے میں اپنی ایک بڑی جائیداد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو عطیہ کرنا چاہی تو آپ نے ان سے ایک وقف بنانے اور اسے اسلام کے پیروکاروں کی خدمت کے لیے استعمال کرنے کو کہا اس طرح مختلف ممالک میں وقف بنائے گئے ہیں

ہندوستان میں وقف کی تشکیل اور قانون سازی: -قرون وسطی میں اسلام کی آمد کے بعد ہندوستان میں وقف بنائے گئے تھے سلطانی دور میں، دہلی، اتر پردیش، پنجاب، ملتان میں مغل دور میں، غیر منقسم آندھرا میں نظام شاہ کے دور میں، بنگال اور دیگر ریاستوں میں نواب شاہی دور میں بہت سی وقف جائیدادیں بنی تھیں ان وقف املاک کو خیراتی مقاصد اور مسلم عوام کی خدمت میں استعمال کیا جاتا تھا اس رقم سے مساجد، مدارس، تعلیمی ادارے، قبرستان اور صحت کے مراکز بنائے گئے وہ رجحان اب بھی جاری ہے۔ ہندوستان میں وقف املاک کی تعداد اور حد کے بارے میں کوئی خاص ڈیٹا موجود نہیں ہے کیونکہ ملک میں سائنسی طور پر ایسا کوئی صحیح مطالعہ نہیں ہوا ہے بہت سے غیر رجسٹرڈ وقف ہیں تاہم سنٹرل وقف کونسل کے مطابق ملک بھر میں تقریباً 870,000 وقف جائیدادیں ہیں، اور ان میں کل اراضی کا رقبہ تقریباً 940,000 ایکڑ ہے اس کی مارکیٹ ویلیو ایک لاکھ کروڑ روپے سے زیادہ ہے ہندوستان کے وقف منیجمنٹ سسٹم کے مطابق ملک میں مستقل اثاثوں والے وقفوں کی تعداد 8,72,328 ہے اور عارضی اثاثوں والے وقفوں کی تعداد 16,713 بیان میں سے 329,995 وقفوں کو ڈیجیٹل طور پر ریکارڈ کیا جاسکا ہے مغربی بنگال میں ایک لاکھ سے زیادہ وقف جائیدادیں ہیں جن میں سے 80,000 سے زائد ریکارڈڈ ہیں جو بائیں بازو کے دور میں ہوا تھا ایسا کہا جاتا ہے کہ وقف املاک ملک میں دفاع اور ریلوے کے محکموں کے بعد سب سے بڑی اراضی ملکیت ہے کارپوریٹ مالکان اب اس پراپرٹی پر نظریں جمائے ہوئے ہیں اور مودی ان کا دوست ہے مغربی بنگال سمیت کئی ریاستوں میں وقف املاک پر غیر قانونی قبضہ کیا گیا ہے یا فروخت کیا گیا ہے کچھ جگہوں پر، حکومت نے خود وقف املاک کو فروخت یا لیز پر دیا ہے مثال کے طور پر آندھرا پردیش میں چندرابابو نائیڈو اور وائی ایس ریڈی حکومتوں نے درگاہ حسین شاہ علی کی وقف جائیداد کو مختلف ملٹی نیشنل کمپنیوں کو کم قیمتوں پر لیز پر دیا دہلی اور اتراکھنڈ میں بھی ایسا ہی ہوا مودی حکومت کارپوریٹ پسندیدگی اور فرقہ وارانہ تقسیم کا مرکب بنا کر حکومت چلا رہی ہے اسی مقصد کو پورا کرنے کے لیے وقف ایکٹ ترمیمی بل لایا گیا ہے۔ وقف کا انتظام اسلامی اصولوں کے مطابق کیا گیا بعد میں، برطانوی حکمرانوں نے وقف کی مذہبی نوعیت میں مداخلت کیے بغیر وقف املاک کے استعمال اور کام میں شفافیت لانے کے لیے 1932 میں پہلا خاص طور پر مسلم وقف ایکٹ نافذ کیا۔ ملک کے آزاد ہونے کے بعد، ہندوستانی حکومت نے اس قانون میں ترمیم کرکے 1954 میں وقف ایکٹ نافذ کیا بعد میں 1959، 1964، 1969، اور 1984 میں کچھ ترامیم کی گئیں بعد میں مشترکہ پارلیمانی کمیٹی کی سفارشات کی بنیاد پر، ایک نیا وقف ایکٹ بنایا گیا جسے فی الحال 1995 کا قانون کہا جاتا ہے 2013 میں، مرکزی حکومت نے پارلیمانی سلیکٹ کمیٹی کی سفارشات کی بنیاد پر ایکٹ میں کئی ترامیم کیں ہر ریاست میں وقف بورڈ 1954 اور 1995 کے قوانین کی بنیاد پر بنائے گئے تھے۔ موجودہ مرکزی حکومت نے 1995 کے قانون میں 40 سے زیادہ ترامیم کی ہیں۔ موجودہ ترامیم کیا ہیں: -اس بار ہم اس بات پر بات کریں گے کہ مرکز کی بی جے پی حکومت کے پاس 2024 کی اہم ترامیم میں کیا ہے اور ہم انہیں کیوں منسوخ کرنا چاہتے ہیں۔ 1) ترمیم میں کہا گیا ہے کہ لفظ "WAQF ایکٹ" کے بجائے اس ایکٹ کا نام Unified Waqf Management, Empowerment, Efficiency, and Development Act ہوگا۔ بل کے سیکشن 13(2A) میں کہا گیا ہے کہ بوہرہ کمیونٹی اور افغان کمیونٹی کی نمائندگی کے لیے الگ الگ بورڈز قائم کیے جائیں گے دوسرے لفظوں میں تفرقہ انگیز نقطہ نظر سے مسلم کمیونٹی کو تقسیم کرنے کی کوشش کی گئی ہے موجودہ بورڈ پوری مسلم آبادی اور کمیونٹی کی ترقی کے لیے کام کرتے ہیں۔ 2) ریاستی حکومت وقف بورڈ کی نگرانی کرتی ہے۔ مرکزی حکومت نے اس بل کا مسودہ تیار کرتے وقت ریاستی حکومتوں سے مشاورت نہیں کی مرکز نے زرعی پالیسیاں (اب منسوخ کر دی گئی ہیں)، مزدور پالیسیاں، اور یہاں تک کہ تعلیمی پالیسیاں بنانے میں بھی اسی نقش قدم پر چلی ہے۔ مودی کے اس اقدام سے ریاستوں کی طاقت کم ہوئی ہے۔ 3) بل میں کہا گیا ہے کہ صرف وہی شخص جو 5 سال سے اسلام پر عمل کر رہا ہو وقف جائیداد کو عطیہ کرسکتا ہے۔ 1995 کے قانون میں کہا گیا تھا کہ کوئی بھی شخص ایسا کرسکتا ہے یہ اس کا آئینی حق ہے فرقہ وارانہ نقطہ نظر سے اس حق کو کم کرنے کی خواہش ہے تاکہ غیر مسلم وقف کو جائیداد عطیہ نہ کریں۔ 4) 1995 کا قانون کہتا ہے کہ وقف بورڈ سروے کرسکتا ہے اور اس بات کا تعین کرسکتا ہے کہ کون سی جائیداد وقف ہے مجوزہ بل نے اس وسائل کو ختم کرکے اور ضلع مجسٹریٹس کو یہ اختیار دے کر بورڈ کی طاقت کو کم کر دیا ہے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بھی سرکاری املاک کے محافظ ہیں اگر حکومت کسی وقف املاک کی ملکیت کا دعویٰ کرتی ہے تو ضلع مجسٹریٹ کس کا رخ کرے گا؟ بل میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ کسی بھی وقف املاک کی دستاویزات کے ساتھ رجسٹریشن لازمی ہے اور اسے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے پاس ہونا چاہیے ایسا کیوں ہوگا؟ زبانی اجازت (استعمال کے ذریعہ وقف) کی بنیاد پر بہت سے وقف بنائے گئے ہیں اور اب بھی نافذ ہیں۔ پھر ان کا کیا بنے گا؟ 5) بل میں کہا گیا ہے کہ اگر کوئی وقف املاک حکومت کے کنٹرول میں ہے تو وہ اب وقف جائیداد نہیں رہے گی ایسا کیوں ہوگا؟ وقف ملکیت کیوں کھوئے گا؟ بلکہ حکومت کو یہ دیکھنا چاہیے کہ وہ سرکاری املاک جو وقف کی ملکیت ہیں لیکن حکومت کے زیر استعمال ہو رہی ہے ان کو زیادہ سے زیادہ واپس کر دیا جائے۔ 6) 1995 کے قانون میں کہا گیا ہے کہ وقف بورڈ وقف املاک کے سروے کے لیے ایک سروے کمشنر اور ایڈیشنل سروے کمشنر کا تقرر کرے گا موجودہ بل میں کہا گیا ہے کہ یہ کام ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کریں گے مرکز وقف بورڈ کی طاقت کو کم کرتے ہوئے ضلع مجسٹریٹ کے ذریعے وقف املاک پر اپنا کنٹرول مسلط کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ 7) بل میں کہا گیا ہے کہ سنٹرل وقف کونسل میں دو خواتین ممبران ہوں گی۔ تاہم، 1995 کے قانون میں کہا گیا ہے کہ کم از کم دو خواتین اراکین، یعنی 1995 کے قانون نے دو سے زیادہ کی اجازت دی ہے۔ اب کہا جا رہا ہے کہ دو ہوں گے۔ ایسا کیوں ہے؟ 8) 1995 کا ایکٹ کہتا ہے کہ سنٹرل وقف کونسل کے ممبران مسلم کمیونٹی سے ہوں گیتاہم بل میں کہا گیا ہے کہ اس کونسل میں زیادہ سے زیادہ دو غیر مسلم ہوں گے۔ کیوں؟ سیکولرازم کے لیے؟ یا بتدریج وقف کونسل کے اقلیتی کردار کو ختم کر دیا جائے۔ اگر یہ سیکولرازم کی بات ہے تو کیا رام مندر ٹرسٹ باڈی یا دیگر مندر ٹرسٹ باڈی میں 2 مسلمانوں کو رکھا جائے گا؟ 9) 1995 کے ایکٹ میں کہا گیا ہے کہ وقف املاک سے متعلق جو بھی ٹریبونل بنائے گئے ہیں ان میں مسلم قانون میں مہارت رکھنے والا شخص ہونا ضروری ہےبل میں اس شق کو ہٹا دیا گیا ہےیہ سمجھنا مشکل نہیں کہ مقصد کیا ہے۔ 10) سابقہ قانون کے مطابق ریاستی حکومت ایم پی اور ایم ایل اے حلقوں سے مسلم ایم پی اور ایم ایل ایز کو وقف بورڈ کے ممبر کے طور پر نامزد کرتی تھی۔ فی الحال بل میں کہا گیا ہے کہ مسلمان ہونا ضروری نہیں ہے، کوئی بھی ایم پی یا ایم ایل اے ہوسکتا ہےکیا مندر کی ٹرسٹ باڈی اس فارمولے کو قبول کرے گی؟ 11) 1995 کا ایکٹ کہتا ہے کہ وقف املاک پر تنازعہ کی صورت میں، ریاستی حکومتیں ایک وقف ٹریبونل تشکیل دیں گی اور سیکشن 7(1) کہتا ہے کہ اس ٹریبونل کا فیصلہ حتمی ہے۔ موجودہ بل میں سیکشن 7(1) کو ہٹا دیا گیا ہے۔ ضلع مجسٹریٹس کو اختیار دے دیا گیا ہے۔ ایسا کیوں ہوگا؟ 12) بل میں کہا گیا ہے کہ مرکزی حکومت رجسٹرڈ وقف املاک کے آڈٹ سے متعلق قانون بنا سکتی ہے۔ 1995 کے قانون کے تحت وقف بورڈ اور ریاستی حکومت یہ کام کرتی تھی۔ یہ ریاستی حکومت کے کام کاج اور وقف بورڈ کے اختیارات میں براہ راست مداخلت ہے۔ یہ ترامیم غیر آئینی کیوں ہیں؟: مجوزہ ترامیم آئین میں دی گئی مذہبی آزادی کے بنیادی حق کی خلاف ورزی کرتی ہیں یہ آئینی بل وقف املاک کے انتظام اور اس کے انتظام میں مسلم کمیونٹی کی مذہبی آزادی کے حق کو چھیننے کی کوشش کرتا ہے۔ جس نے آئین کے آرٹیکل 25 کی خلاف ورزی کی۔ اس بل میں وقف بورڈ اور وقف کونسل میں غیر مسلم اراکین کو شامل کرنے کی شق آئین کے آرٹیکل 14 اور 15 کی خلاف ورزی ہے۔ صرف وہی لوگ عطیہ کر سکتے ہیں جو 5 سال سے اسلام پر عمل کر رہے ہوں۔ اس ترمیم کے ذریعے اقلیتوں کو اپنی مذہبی شناخت ثابت کرنے پر مجبور کرنے کی جوشق کی گئی ہے وہ آئین کے آرٹیکل 26 کے خلاف ہے۔ یہ آرٹیکل ملک میں ہر مذہبی برادری یا گروہ کو اپنے مذہبی امور خود کرنے کا حق دیتا ہے۔ حکومت کی منطق اور منطق کی بے حسی: حکومت کا دعویٰ ہے کہ وقف ترمیمی بل غریب اقلیتوں کی ترقی کے لیے لایا گیا ہے اس سے زیادہ مضحکہ خیز اور کیا ہوسکتا ہے موجودہ مودی حکومت نے گائے کے تحفظ کے نام پر اقلیتوں کو نشانہ بنایا ہے شہریت قانون میں ترمیم کی گئی ہے امیگریشن قوانین بنائے گئے ہیں قانون کی خلاف ورزی کرتے ہوئے عبادت گاہوں کو نشانہ بنایا گیا ہے اور وہی لوگ ہیں جو غریب اقلیتوں کی ترقی کے لیے اس ترمیمی بل کو منظور کرنے کا مطالبہ کر رہے ہیں ایک لاکھ، پہلو خان، جنید، اظفرال اور بہت سے دوسرے کو سنگھ سیوکوں نے مار ڈالا۔ کیا وہ غریب اقلیت نہیں تھے؟ قاتلوں کے خلاف کیا کارروائی ہوئی؟ حکومت کا دعویٰ ہے کہ یہ قانون وقف املاک سے آمدنی میں اضافہ کرکے مسلم سماج میں خواتین اور بچوں کی ترقی کے لیے لایا گیا تھا یہ بھی ایک مضحکہ خیز دلیل ہے کیا یہ حکومت کے الفاظ کے مطابق ہے جس نے بلقیس بانو کے عصمت دری اور اس کے بچوں کے قاتلوں کی رہائی کے لیے پہل کی؟ وقف املاک کو برقرار رکھنے اور اسے آزاد کرنے کے یہ سارے وعدے کرنے کے بجائے، بہتر ہوتا کہ مرکزی حکومت 2002 میں جے پور میں منعقدہ وقف کانفرنس کی سفارشات کو لاگو کرتی اس تناظر میں سچر رپورٹ کے کچھ بیانات کا ذکر کیا جاسکتا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ وقف املاک کی بازیابی کے لیے پبلک پریمیسس ایویکشن ایکٹ متعارف کرانے کی ضرورت ہے تقریباً تمام مسلمانوں کو وقف کے بارے میں تشویش اور حساسیت ہے اس لیے ریاستی حکومت اور اقلیتی نمائندوں کی مشاورت سے مرکزی سطح پر ایک نیشنل وقف ڈیولپمنٹ کارپوریشن اور ریاستی سطح پر ریاستی کارپوریشن تشکیل دی جانی چاہیے۔ ہمارے مطالبات اور کیے جانے والے کام: -اس بل (ایکٹ) کو منسوخ کرنے کا مطالبہ ہم اس لئے کرتے ہیں کہ اس میں صرف ایسے افراد یا افسران کو مقرر کیا جائے جو مسلم قانون کا علم رکھتے ہوں انہیں وقف بورڈ اور وقف کونسل میں تعینات کیا جائے وقف املاک کو اقلیتی لوگوں کی ترقی کے لیے استعمال کرنے کی ضرورت ہے ہمیں وقف بل کو منسوخ کرنے کا مطالبہ کرنے کے لیے عدالت جانا چاہیے غور طلب ہے کہ اس معاملے پر سپریم کورٹ میں پہلے ہی دو کیس دائر کیے جاچکے ہیں اس کے علاوہ، صرف مسلمانوں کے لیے وقف ترامیم کے خلاف سڑکوں پر نکلنا کافی نہیں ہے، کیونکہ اس صورت میں سنگھ پریوار مسلم مخالف ہندوتوا تحریک کو تیز کرنا چاہے گا اس لیے زندگی کے تمام شعبوں سے تعلق رکھنے والے سیکولر لوگوں کو متحد ہو کر اس ایکٹ کی منسوخی کا مطالبہ کرنے کے لئے ہمیں جمہوری اور پرامن طریقے سے سڑکوں پر اترنا چاہیے۔

وقف ایکٹ میں ترمیمات اور بنگال کی موجودہ صورتحال پر کولکاتا میں پریس کانفرنس، مولانا معین الدین قاسمی کا مؤثر خطاب

کولکاتا: 17 اپریل (نور عالم) اصلاحِ معاشرہ کولکاتا کے زیرِ اہتمام ایک اہم پریس کانفرنس کا انعقاد بیلگچھیا مسلم ہائی اسکول میں کیا گیا، جس میں وقف ایکٹ میں حالیہ ترمیمات اور مغربی بنگال کی موجودہ صورتحال پر تشویش کا اظہار کیا گیا۔ اس پریس کانفرنس کی صدارت معروف عالمِ دین، الحاج مولانا معین الدین قاسمی (امام وخطیب، جامع مسجد بیلگچھیا) نے فرمائی، جنہوں نے اپنے پُر اثر خطاب میں حکومت سے مطالبہ کیا کہ وقف کی امانتوں میں مداخلت بند کی جائے اور اقلیتوں کے مذہبی وسماجی حقوق کا تحفظ یقینی بنایا جائے۔ مولانا قاسمی نے کہا کہ "وقف صرف زمین یا جائیداد کا نام نہیں، بلکہ یہ قوم کی امانت ہے، جسے صدیوں سے بزرگوں نے دین، تعلیم، فلاح و بہبود کے لیے وقف کیا ہے۔ موجودہ ترمیمات سے نہ صرف وقف بورڈ کی خودمختاری متاثر ہو رہی ہے بلکہ اس سے اقلیتوں میں عدم تحفظ کا احساس بھی بڑھ رہا ہے۔" انہوں نے مزید کہا کہ مغربی بنگال میں موجودہ وقت میں جو حالات بنائے جا رہے ہیں، وہ نہ صرف سیاسی عدم توازن کی نشاندہی کرتے ہیں بلکہ سماجی ہم آہنگی کو بھی چیلنج کرتے ہیں۔ "ہم کسی بھی صورت میں ظلم، ناانصافی اور اقلیتوں کے حقوق کی پامالی کو برداشت نہیں کریں گے۔ تنظیم اصلاحِ معاشرہ کا مقصد ہی یہی ہے کہ عوام میں شعور بیدار ہو، اور آئینی دائرے میں رہ کر ہم اپنی بات بلند کریں۔" پریس کانفرنس میں شہر کے کئی سماجی رہنما، علما کرام اور نوجوان کارکنان نے شرکت کی اور مولانا قاسمی کے خیالات کی تائید کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا کہ اقلیتوں کے اداروں، خاص طور پر وقف املاک کے تحفظ کے لیے شفاف اور بااختیار نظام بنایا جائے۔ اس پریس کانفرنس میں حضرت الحاج مولانا معین الدین قاسمی، مفتی فخر الاسلام، مفتی صدرالدین، مفتی محمد خالد، مولانا عطا الرحمان قاسمی، مفتی شمس تبریز، حاجی محمد وسیم خان بھی موجود رہے اور اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور اس کالے قانون کی پرزور مذمت کی۔

کولکاتا میں وقف ترمیمی قانون کے خلاف شعور بیداری میٹنگ، بریگیڈ میدان میں بڑے احتجاجی جلسے کی اپیل

کولکاتا: 17 اپریل (نور عالم) وقف ترمیمی قانون کے خلاف آواز بلند کرتے ہوئے "وقف بچاؤ کمیٹی، پھول بگان پارک سرکس" کی جانب سے ایک شعور بیداری میٹنگ کا انعقاد کیا گیا۔ اس میٹنگ میں آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ کے جنرل سکریٹری حضرت فضل الرحیم مجدّد، معروف سماجی کارکن عمر اویش، امتیاز علی ملا، ڈاکٹر سرفراز عادل سمیت دیگر معزز شخصیات شریک ہوئیں۔ اس میٹنگ کا مقصد عوام کو وقف ترمیمی قانون کی تفصیلات سے آگاہ کرنا اور اس کے ممکنہ اثرات سے ہوشیار کرنا تھا۔ مقررین نے اس قانون کو 'کالا قانون' قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ نہ صرف مذہبی آزادی میں مداخلت ہے بلکہ عوامی املاک واداروں کے وجود کو بھی خطرے میں ڈال سکتا ہے۔ مقررین نے شرکاء سے اپیل کی کہ وہ آئندہ 26 اپریل کو آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ کی جانب سے کولکاتا کے بریگیڈ میدان میں ہونے والے احتجاجی جلسے میں بھرپور شرکت کریں۔ اس موقع پر لوگوں سے کہا گیا کہ اگر ضرورت پڑے تو وہ اپنے روزمرہ کے کام کو چھوڑ کر اپنے قانونی، جمہوری اور آئینی حقوق کے تحفظ کے لیے سڑکوں پر آئیں۔ میٹنگ کے دوران پرامن احتجاج، آئینی دائرے میں رہ کر آواز بلند کرنے، اور تمام فرقوں کے ساتھ ہم آہنگی سے مسئلہ اٹھانے پر زور دیا گیا، تاکہ ملک کی جمہوری روح اور سماجی یکجہتی برقرار رہ سکے۔

مغربی بنگال اردو اکاڈمی کے پرچم تلے چلنے والے کوچنگ سینٹر ذمہ داران سے اکاڈمی کے دفتر میں ملاقات اور وضاحتیں طلب

کولکاتا 17 اپریل: مغربی بنگال اردو اکاڈمی کے پرچم تلے مختلف اضلاع میں 50 سے زائد کوچنگ سینٹر چلتے ہیں اور ان کے انچارج وغیرہ سے اکثر وبیشتر اکاڈمی میں وضاحتیں طلب کی جاتی ہیں کہ ان کی نگرانی میں جو کوچنگ سینٹر چلتے ہیں وہ اس وقت کس طرح سے چل رہے ہیں اور مجموعی طور پر ان کے کوچنگ سینٹر میں کتنے بچے ہیں اور انہیں کوچنگ سینٹر چلانے میں کیا دشواریاں پیش آتی ہیں۔ اکاڈمی کے ذمہ داران ان تمام انچارج سے سوالات کرتے ہیں اور معلوم کرتے ہیں کہ ان کے کوچنگ سینٹروں کو اور کس حد تک کامیاب بنایا جاسکتا ہے۔ اکاڈمی یہ کوچنگ سینٹر بالکل مفت چلاتی ہے اور اساتذہ و انچارج وغیرہ کو مناسب اعزازیہ بھی ادا کرتی ہے۔ اس سلسلے میں آج بھی اکاڈمی کے مولانا آزاد آڈیٹوریم میں تقریباً 25 اضلاع کے انچارج سے ملاقات کی گئی۔ اکاڈمی کے اہم ذمہ داران بشمول جناب مختار علی، جناب محمد شمس الصالحین، ڈاکٹر نوشاد عالم، ڈاکٹر غزالہ یاسمین اور اکاڈمی کے اہم ذمہ دار جناب شوکت علی اس موقع پر تمام انچارج سے سوالات پوچھے اور انہیں بہتر مشورہ بھی دیا کہ انہیں اس کوچنگ سینٹر کو آگے بڑھانے میں اور کتنے کام کرنے ہیں۔ جناب مختار علی ایک تجربہ کار سماجی کارکن بھی ہیں اور ان کی قیادت میں اساتذہ کرام نے اس پروگرام میں حصہ لیا۔ مختار علی صاحب نے بتایا کہ اکاڈمی بچوں کی تعلیم پر خصوصی توجہ دیتی ہے۔

صفحہ اول کا بقیہ

بقیہ: نئے وقف قانون پر

نے اس سلسلے میں کل کوئی حکم امتناعی جاری نہیں کیا تھا اور سماعت آج کے لیے ملتوی کردی تھی۔ دوران سماعت عدالت نے کہا تھا کہ وہ وقف قانون کے بارے میں آرڈر پاس کرسکتی ہے تاکہ اس میں متاثرہ پارٹی کے جو خدشات ہیں انھیں دور کیا جاسکے۔

عدالت نے سماعت کے دوران یہ بھی کہا تھا کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ صدیوں پرانی وقف جائیدادوں کا رجسٹریشن ہو جن میں بہت ساری مساجد اور دوسری تاریخی عبادت گاہیں شامل ہیں۔

سماعت کے دوران عدالت نے مرکزی حکومت کے وکیل سے یہ سوال بھی پوچھا تھا کہ کیا وہ ہندوؤں کی عبادت گاہوں اور ٹرسٹوں میں غیر ہندوؤں کو نمائندگی دیں گے۔ چیف جسٹس نے تشار مہتہ سے پوچھا تھا کہ کیا مسلمان ہندو ٹرسٹ کے ممبر بن سکتے ہیں۔

اس سے قبل عرضی گزاروں کی پیروی کرنے والے سینئر ایڈوکیٹ کپل سبل نے عدالت کو بتایا کہ ”وقف ایک مذہبی معاملہ ہے اور یہ اسلام کی روح سے وابستہ ہے۔ انھوں نے کہا کہ وقف ترمیمی قانون غیر آئینی اور مسلمانوں کے مذہبی امور میں سراسر مداخلت ہے۔ انھوں نے عدالت میں دلیل دی کہ دیگر طبقات کے مذہبی اداروں میں مسلمانوں کی شرکت نہیں تو پھر مسلمانوں اوقاف میں غیر مسلم ممبران کی موجودگی ضروری کیوں قرار دی گئی۔ کلکٹر کو جج کا اختیار کیوں دیا گیا اور وہ اپنے ہی مقدمہ کا فیصلہ کیسے کریگا۔“

سپریم کورٹ میں مسلم پرسنل لا بورڈ، جمعیۃ علماہند (مولانا ارشد مدنی)، کانگریس ممبر پارلیمنٹ محمد جاوید، ڈی ایم کے، مجلس اتحادالمسلمین کے سربراہ اسدالدین اویسی، جمعیۃ علماہند کے صدر مولانا محمود مدنی، سمستھ کیرالہ جمعیۃ علما، ممبران پارلیمنٹ منوج کمار جھا، مہوا موئترا، انڈین یونین مسلم لیگ، عام آدمی پارٹی کے امانت اللہ خان، تمل اداکار وجے، ایسوسی ایشن فار پروٹیکشن آف سول رائٹس اور دیگر درجنوں اہم شخصیات اور تنظیموں نے عرضیاں داخل کی ہیں۔

بقیہ: وقف ترمیمی قانون کے

دیا کہ کوئی بھی وقف جائیداد، خواہ وہ رجسٹرڈ ہو یا وقف بائی یوزر کے تحت ہو، اس کی موجودہ حیثیت میں کوئی تبدیلی نہیں کی جائے گی۔

عدالت کا یہ عبوری حکم اگلی سماعت تک نافذ العمل رہے گا۔

مرکزی حکومت کی نمائندگی سالیسیٹر جنرل تشار مہتا نے کی، جنہوں نے ابتدائی جواب داخل کرنے کے لیے سات دن کی مہلت طلب کی، جسے عدالت نے منظور کرلیا۔ حکومت نے موقف اختیار کیا کہ یہ قانون لاکھوں عوامی شکایات کے پیش نظر بنایا گیا ہے، جن میں پورے کے پورے دیہات یا متعدد زمینوں کو وقف قرار دیے جانے پر تشویش ظاہر کی گئی تھی۔ چیف جسٹس آف انڈیا نے واضح کیا کہ عدالت اس مقدمے میں صرف پانچ عرضیوں پر سماعت کرے گی، جب کہ باقی عرضیوں کو نمٹا دیا جائے گا۔ عدالت نے یہ بھی کہا کہ آئندہ سماعتوں میں اس مقدمے کو' ریلائی وقف ترمیمی ایکٹ' کے عنوان سے سنا جائے گا، جب کہ وقف ایکٹ 1995 اور 2013 کی ترامیم سے متعلق مقدمات کو الگ سے سنا جائے گا۔ معاملہ کی اگلی سماعت 5 مئی کو مقرر کی گئی ہے۔

بقیہ: سپریم کورٹ نے مایوس

مشکل ہوجائے۔ پھر اسی پر اپنا بیان دیتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ خیر سے دسمبر تک موقع مل گیا ہے اور اسی برس ہی تمام مسئلے کا حل کھوج لیا جائے گا۔ ویسے سپریم کورٹ کے پہلی رائے میں لائق ٹیچروں کی تنخواہ کو لیکر بھی مایوسی دیکھی گئی تھی۔ مگر اب اس مشکل کا بھی حل ہو گیا۔ اس معاملے پر وزیر اعلیٰ نے یہ کہا کہ ٹیچروں کو تنخواہ کیسے دی جائے گی یہ بھی مشکل آن پڑی تھی۔ اب ان کی حمایت میں جو کچھ بھی کرنا ہوگا اس کے بارے میں میں پہلے بھی بتا چکی تھی۔ آخر میں انہوں نے ٹیچروں کو خطاب کرتے ہوئے یہ کہا کہ اب فکر کی کوئی بات نہیں، دل لگا کر کام کریں، ہم لوگ آپ کے ساتھ ہیں آپ کی تکلیف ہماری تکلیف بن چکی ہے۔

بقیہ: غزہ پر اسرائیلی

ایک خیمے پر اسرائیلی فضائی حملے میں ایک شہری جاں بحق ہوا۔ فلسطینی سکیورٹی ذرائع کے مطابق بدھ کی صبح سے غزہ سٹی کے مشرقی علاقوں، بیت حانون اور بیت الاحیا میں اسرائیلی توپخانے کی شدید گولہ باری جاری ہے۔ اس دوران حماس کے عسکری ونگ القسام بریگیڈ نے دعویٰ کیا ہے کہ ان کے مجاہدین نے غزہ سٹی کے مشرق میں واقع الوفا اسپتال کے قریب اسرائیل کے تین "مرکاوا-4" ٹینکوں کو نشانہ بنایا۔ تاہم اسرائیلی فوج نے اس بارے میں کوئی بیان جاری نہیں کیا۔ اسرائیلی دفاعی افواج (آئی ڈی ایف) نے ایک بیان میں کہا ہے کہ 18 مارچ سے شروع ہونے والے تازہ فوجی آپریشن میں حماس کے سیاسی بیورو کے 11 سینئر اراکین کو ہلاک کیا جا چکا ہے۔ بیان میں مزید کہا گیا کہ فضائیہ کے 350 سے زائد لڑاکا طیاروں نے تقریباً 1,200 اہداف کو نشانہ بنایا ہے، جن میں سے 100 سے زائد کو درست نشانہ لگا کر تباہ کیا گیا اور سیکڑوں جنگجو اور کمانڈر مارے گئے ہیں۔ غزہ کی وزارت صحت کے مطابق گزشتہ 24 گھنٹوں کے دوران 25 فلسطینی جاں بحق اور 89 زخمی ہوئے۔ تازہ اعداد وشمار کے مطابق 18 مارچ سے اب تک غزہ میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد 1,652 ہوگئی ہے جبکہ اکتوبر 2023 میں شروع ہونے والی جنگ سے اب تک 51,025 افراد جاں بحق ہو چکے ہیں۔

بقیہ: مرشدآباد میں شورش

اوسی حالات جیسا بھی ہو پوری طاقت و پولس ٹیم سے علاقے میں امن و امان لا سکتے ہیں۔ جس کا ان کو تجربہ بھی ہوتا ہے۔ اب اگر علاقے کے لوگ ہی جھڑپ و ہنگامے سے خوف کھا کر ہجرت پر آمادہ ہو جائیں تو ایسے میں قصوروار کون ہوتا ہے۔ ظاہر سی بات ہے دونوں تھانے کے اوسی، جنہوں نے اپنی ذمہ داری میں کوتاہی کا ثبوت دیا، ہنگامہ کرنے والوں پر لگام کسنے کے بجائے ان کو کھلی چھوٹ دیدی۔ ان کی برطرفی کے بعد سوتی و شمشیر گنج کیدو اسسٹنٹ افسر کو یہ ذمہ داری سونپ دی گئی ہے۔ اب سوتی و شمشیر گنج میں حالات تو معمول پر اتر آئے ہیں لوگوں نے اپنے اپنے گھروں میں آ بھی رہے ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہو گیا کہ پولس افسران ہر نامساعد حالات کو بخوبی سنبھال سکتے ہیں۔ جو کہ سوتی و شمشیر گنج کے اوسی سے نہ ہو سکا۔ اب ان کو اپنی لاپرواہی کا حساب بھی دینا ہوگا۔ دونوں پر جانچ کارروائی بھی شروع ہو گئی۔

دربھنگہ: خصوصی مہم میں 4 بچہ مزدوروں کو آزاد کرایا گیا

قصورواروں کے خلاف متعلقہ پولیس اسٹیشن میں ایف آئی آر درج کرائی گئی: جھا

دربھنگہ (اے این بی) بہار کے دربھنگہ ضلع میں لیبر ریسورس محکمہ کی چھاپہ مار ٹیم نے دودنوں سے چلائی جارہی خصوصی مہم میں چار بچہ مزدوروں کو آزاد کرایا ہے۔ لیبر سپرنٹنڈنٹ کشور کمار جھا کی ہدایات پر گزشتہ دودنوں میں دربھنگہ صدر اور بینی پور سب ڈویژن علاقوں میں لیبر ریسورس محکمہ کی چھاپہ مار ٹیم نے کم عمر اور نوعمر مزدوری (ممانعت اور ضابطہ) ایکٹ 1986 کے تحت بچہ مزدوروں کی آزادی کے لیے شدید چھاپے ماری کی گئی۔ مسٹر جھا نے جمعرات کو یہاں کہا کہ چھاپے کے دوران چار بچہ مزدوروں کو رہا کرایا گیا ہے۔ جن میں شری کرشنا سویٹس اینڈ چارٹ کارنر، منی گاچھی سے ایک بچہ مزدور، انڈین وشنو ہوٹل، بیتا چوک، لہریا سرائے سے ایک بچہ مزدور، ارجن مشٹھان بھنڈار مہاویر چوک، بھیڑی سے ایک بچہ مزدور اور مہاتما جی بائک ریپیرنگ اینڈ سروس سینٹر بھیٹری سے ایک بچہ مزدور جسے آزاد کرایا گیا ہے۔ مسٹر جھا نے کہا کہ قصورواروں کے خلاف متعلقہ پولیس اسٹیشن میں ایف آئی آر درج کرائی گئی ہے۔ آجروں سے فی بچہ مزدور 20 ہزار روپے کی شرح سے ضلع چائلڈ بحالی بہبود فنڈ میں جمع کرنے کیلئے ضروری کارروائی کی جارہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایکٹ کے سیکشن 3 اور 3(A) کی خلاف ورزی پر آجر سے 20 ہزار سے 50 ہزار روپے تک کے جرمانے کی وصولی کے لیے بھی ضروری کارروائی کی جارہی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ بچہ مزدوروں کو مقررہ کم از کم اجرت کی شرح سے کم ادا کرنے پر آجر کے خلاف 10 گنا معاوضے کے ساتھ مجاز عدالت میں دعویٰ دائر کرنے کی کارروائی کی جارہی ہے۔ لیبر سپرنٹنڈنٹ نے بتایا کہ مالی سال 2025-26 کے پہلے مہینے میں محکمہ لیبر کی جانب سے اب تک ضلع میں مختلف ملازمتوں پر کام کرنے والے چار بچہ مزدوروں کو آزاد کرایا گیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ مالی سال 2024-25 میں دربھنگہ ضلع میں کل 39 بچہ مزدوروں کو بھی آزاد کیا گیا ہے۔ مسٹر جھا نے کہا کہ کم عمر اور نو عمر مزدوری (ممانعت اور ضابطہ) ایکٹ 1986 کے تحت چائلڈ مزدوروں کی آزادی کے لیے مسلسل چھاپے مارے جارہے ہیں۔

لاپتہ بچے کی لاش تالاب سے ملی، اہل خانہ میں کہرام

گوپال گنج: گوپال گنج کے براولی تھانہ علاقے کے پرہیا گاؤں میں اس وقت افراتفری کا ماحول تھا جب ایک دن سے لاپتہ ساتویں کلاس کے طالب علم کی لاش پولس نے تالاب سے برآمد کی۔ پولیس نے لاش کو اپنی تحویل میں لے کر پوسٹ مارٹم کے لیے صدر اسپتال بھجوا کر معاملے کی تفتیش شروع کردی ہے۔ طالب علم کی شناخت 13 سالہ منیش کمار کے طور پر کی گئی ہے، جو جگلال مہتو کا بیٹا ہے، جو پرہیہ گاؤں کے رہنے والے ہیں۔ بتایا جاتا ہے کہ ساتویں کلاس کا طالب علم منیش کمار گزشتہ بدھ کی صبح 9 بجے اپنے گھر سے اردو مکتب، پرہیہ میں پڑھنے گیا تھا اور وہاں سے لاپتہ ہوگیا۔ دیر شام طالب علم کے گھر والوں نے اسے ادھر ادھر تلاش کرنا شروع کردیا۔ کافی تلاش کے بعد بھی جب منیش کا پتہ نہیں چل سکا تو اہل خانہ نے بارولی پولیس اسٹیشن میں طالب علم کی گمشدگی کی رپورٹ درج کرائی۔ آج جمعرات کو گاؤں والوں نے منیش کی لاش گاؤں کے قریب ایک تالاب میں تیرتی دیکھی اور پولیس کو اطلاع دی۔

2025 میں نتیش کی قیادت میں دوبارہ بھاری اکثریت سے حکومت بنے گی

وزیر شرون کمار کے ہاتھوں بہار شریف میں مختلف اسکیموں کا سنگ بنیاد

بہار شریف (مرشد دسنوی) ضلع میں وین بلاک کی چیونٹی پنچایت میں مختلف اسکیموں میں 8 لاکھ کی لاگت سے ماڑی گاؤں میں پی ایس سی سے مین روڈ تک مٹی بھرنے اور اینٹوں کی سولنگ کا کام۔ 9 لاکھ 95 ہزار کی لاگت سے محمد پور گاؤں میں امیش سنگھ کے بورنگ سے سانسی ندی تک مٹی بھرنے اور اینٹوں کی سولنگ کا کام۔ اسی گاؤں میں رام جی مکھیا کے بورنگ سے ترانی سنگھ کے کھیت تک مٹی بھرنے اور اینٹوں کی سولنگ کا کام 9 لاکھ 90 ہزار 500 سو کی لاگت سے۔ 9 لاکھ 91 ہزار کی لاگت سے محمد پور گاؤں میں تال کونا سے امیش سنگھ کے کھیت تک مٹی بھرنے اور اینٹوں کی سولنگ کا کام۔ وین بلاک کے گرام پنچایت راج آٹ گاؤں سے بڑی آٹ کے ہائی اسکول کے صحن میں 8 لاکھ 45 ہزار 200 سو کی لاگت سے مٹی بھرنے اور فیبرک بلاک کے کام کا افتتاح۔ گاؤں بڑی آٹ پیار ندی پرانا چھلکا کے چھٹھ گھاٹ پر 6 لاکھ کی لاگت سے سیڑھیوں کی تعمیر کے کام کا سنگ بنیاد علاقائی ایم ایل اے اور بہار حکومت کے دیہی ترقی کے وزیر شرون کمار نے رکھا۔ اس موقع پر انہوں نے کہا کہ بہار میں انصاف اور گڈ گورننس کے ساتھ ترقی کا ماڈل آج ملک کے لئے ایک مثالی ماڈل ہے۔ بہار آج ترقی کے میدان میں ایک سرکردہ ریاست ہے۔ ہماری حکومت نے نو لاکھ نوجوانوں کو ملازمت دی ہیں۔ 35 لاکھ لوگوں کو روزگار سے جوڑا گیا ہے۔ ہماری حکومت خود انحصاری کی حوصلہ افزائی کرتی ہے۔ ریاست میں غریب خاندانوں کو خود روزگار سے جوڑنے کے لیے ریاستی حکومت 5000 روپے تک کی امداد فراہم کررہی ہے۔ بہار سال انٹرپرینیور اسکیم کے تحت 2 لاکھ روپے۔ ریاست کی خواتین معاشی خود انحصاری کی طرف مسلسل ترقی کر رہی ہیں۔ چیف منسٹر ویمن انٹرپرینیور اسکیم کے تحت ریاست کی خواتین کاروباریوں کو 5 لاکھ روپے تک کا بلاسود قرضہ مل رہا ہے۔ اب بہار کی خواتین انٹرپرینیورشپ میں بھی اپنا نام بنارہی ہیں۔ بہار کے عوام بھروسے کا انتخاب کریں گے، نتیش

حکومت کے کام پر عوام کا اعتماد اٹل ہے۔ 2025 میں نتیش جی کی حکومت دوبارہ بھاری اکثریت کے ساتھ بنے گی۔ ریاست میں مستقل مکان رکھنے کا ہر ایک کا خواب پورا ہو رہا ہے۔ وزیر اعظم رہائشی اسکیم (شہری) کے لیے 4148 کروڑ روپے کی رقم منظور کی گئی ہے۔ حکومت ریاست کے نوجوانوں کو ہنرمند بنانے اور انہیں خود روزگار سے منسلک کرنے کے لیے کئی کام کر رہی ہے۔ ریاست کے نوجوان محکمہ صنعت سے 18 روایتی فنون کی تربیت حاصل کر رہے ہیں۔ تربیت حاصل کرنے والوں کو ایک 2500 روپیہ تک کی اسکالرشپ کے ساتھ مفت رہائش اور اس کی سہولیتیں مل رہی ہیں۔ اس موقع پر بلاک پرمکھ رنجو دیوی، اروند پٹیل، ضلع ترجمان ڈاکٹر دھننجے کمار دیو کے علاوہ درجنوں سے زائد کارکنان موجود تھے۔

کھیلو انڈیا یوتھ گیمز 2025 کے مدنظر بیداری رتھ روانہ

بہار شریف (اے این بی) شریکانت کنڈلک کھانڈیکر، ڈپٹی ڈیولپمنٹ کمشنر، نالندہ اور منجیت کمار، ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ، نالندہ نے کھیلو انڈیا یوتھ گیمز 2025 کے موقع پر صغریٰ ہائی اسکول گراؤنڈ، بہار شریف، نالندہ سے مشعل سفر (بیداری رتھ) کو جھنڈی دکھا کر روانہ کیا۔ معلوم ہوا ہے کہ کھیلو انڈیا یوتھ گیمز 2025 کا انعقاد اسپورٹس اکیڈمی، راجگیر (نالندہ) میں 04 سے 15 مئی 2025 تک کیا جارہا ہے، جس کے تحت نالندہ ضلع میں فینسنگ، ہاکی، ویٹ لفٹنگ، ٹیبل ٹینس اور کبڈی گیمز منعقد کرنے کی تجویز ہے۔ کھیلو انڈیا یوتھ گیمز 2025 کے تحت بہار کے پٹنہ، گیا، بھاگلپور، راجگیر اور بیگوسرائے میں مختلف کھیلوں کے مقابلوں کا انعقاد کیا جارہا ہے۔ اس تقریب کی وسیع تشہیر اور عوامی بیداری کے لیے بہار کے تمام اضلاع میں ٹارچ ٹور (گاڑیوں کی سیر) کا انعقاد کیا جارہا ہے۔ نالندہ ضلع میں مشعل سفر بیداری رتھ کی آمد پر ڈپٹی ڈیولپمنٹ کمشنر نے ضلع نالندہ کی جانب سے کھیلو انڈیا گیمز 2025 کی مشعل کا احترام کے ساتھ استقبال کیا۔ اس ٹارچ ٹور پروگرام میں حصہ لینے والے سوگرا ہائی اسکول انٹر ودیالیہ کے طلباء کو کھیلو انڈیا گیمز 2025 کے بارے میں آگاہ کرنے کے مقصد سے بڑے پیمانے پر حوصلہ افزائی کی گئی۔ کھیلو انڈیا گیمز 2025 کے موقع پر ٹارچ ٹور پروگرام کا انعقاد ڈسٹرکٹ اسپورٹس آفیسر نالندہ نے کامیابی کے ساتھ کیا۔ اس موقع پر سول سرجن، ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر، ڈی پی او آئی سی ڈی ایس، ڈسٹرکٹ اسپورٹس آفیسر، ڈسٹرکٹ پبلک ریلیشن آفیسر، ڈسٹرکٹ مینارٹی ویلفیئر آفیسر کے علاوہ دیگر افسران اور طلباء وغیرہ موجود تھے۔

کھیلو انڈیا رتھ کا سمستی پور پہنچنے پر والہانہ استقبال

سمستی پور (اے این بی) بہار میں پہلی مرتبہ 4 سے 5 مئی تک منعقد کھیلو انڈیا یوتھ گیمز 2025 کو لیکر ریاست کے 38 ضلعوں میں مشعل گور بھ یاترا شروع ہوگیا ہے۔ جمعرات کو یہ یاترا سمستی پور کلکٹریٹ احاطہ پہنچا جہاں اسکا استقبال ضلع مجسٹریٹ روشن کشواہا نے کیا۔ گور بھ مشعل یاترا کی قیادت کر رہے ٹیم لیڈر نریندر کمار اور ضلع اسپورٹس افسر آکاش نے کھیل کے شعبہ میں انہیں مرکزی دھارے میں لانے کے لئے سمستی پور کے نوجوانوں کو متاثر کرنے کے لئے وعوامی آگاہی میں شامل کرنے کے لئے پیغام دیا۔ اس سے قبل گور بھ یاترا رتھ شہر کے پٹیل میدان پہنچا جہاں اسکول کے پانچ سو سے زیادہ بچے اور اسپورٹس یونین کے کھلاڑیوں نے کھیلوں کے رنگ، بہار کے سنگ نعروں سے پرزور استقبال کیا۔ ساتھ ہی بچوں نے اپنی زندگی میں کھیل کو شامل کرنے کا حلف لیا۔ اس موقع پر اسپورٹس افسر نے بتایا کہ کھیلو انڈیا مشعل گور بھ یاترا تشہیری رتھ نگر نگم حلقے کے مختلف مقامات کا دورہ کرتے ہوئے عوامی آگاہی کا پیغام دینگی اور جامعہ کی صبح دربھنگہ کے لئے روانہ ہوگی۔ انہوں نے بتایا کہ بہار میں پہلی مرتبہ کھیلو انڈیا یوتھ گیمز کی میزبانی کر رہا ہے جو کہ بہار کے لئے باعث فخر ہے۔ اس پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے حکومت ہر ممکن کوشش کر رہی ہے۔ اسی کو لیکر مشعل گور بھ یاترا کا انعقاد کیا گیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ایل ای ڈی اسکرین اور بیداری کے لئے آڈیو۔ ویڈیو تشہیر کے وسائل سے یوتھ رتھ بہار کے سبھی اضلاع میں جائینگے یہ یاترا 15 اپریل سے 02 مئی تک جاری رہیگا اور 02 مئی کی شام تک پٹنہ لوٹ جائیگی۔ 04 مئی کو پاٹلی پتر کھیل احاطہ میں کھیلو انڈیا یوتھ گیمز 2025 کا افتتاح وزیر اعظم نریندر مودی کرینگے۔ استقبالیہ۔ پروگرام کو کامیابی کے ساتھ اختتام پزیر کرانے میں ورون کمار سنگھ، سوبھت کمار سنگھ، روی کمار، بکیش کمار، ونئے کمار ونئے، انشو کمار سنہا، کماری وندنا، وجئے کمار، سنجیو کمار، انجنی کمار، نکھل کمار سنگھ، برجیش جھا، تروند سنگھ اور رینو کماری نے اہم رول ادا کیا۔

محبت میں ناکام عاشق نے معشوقہ اور اس کی ماں کو گولی مار کر کیا قتل

بہار شریف (مرشد دسنوی) نالندہ میں دیوانے عاشق نے عشق میں ناکامی کے بعد ہولناک قدم اٹھالیا، پہلے اس نے اپنی گرل فرینڈ کو گولی ماری پھر اس کی ماں کو گولی ماری اس کے بعد اپنے اپ کو گولی مار کر ہلاک کر لیا۔ تینوں کی ایک ساتھ موت سے پورا ضلع خوفزدہ ہے۔ یہ واقعہ سیلاؤ تھانہ کے بازار علاقہ میں واقع سنگھ کالونی علاقہ میں پیش آیا۔ علاقے میں بیک وقت ہونے والے تہرے قتل سے علاقے میں سنسنی پھیل گئی۔ ہلاک ہونے والوں کی شناخت عاشق منیش کمار (26)، اس کی گرل فرینڈ 22 سالہ پونم کماری اور اس کی ماں 38 سالہ پوٹوس دیوی کے طور پر ہوئی ہے۔ واقعے کے حوالے سے مقتول کے رشتہ دار نے بتایا کہ منیش کمار نامی عشق محبت میں پاگل نوجوان نے گھر میں گھس کر اپنی گرل فرینڈ اور اس کی ماں کو گولی مار کر ہلاک کردیا اور پھر خود کو دھماکے سے اڑا لیا۔ جس میں دو لوگوں کی موقع پر ہی موت ہوگئی، جبکہ عشق میں پاگل نوجوان کی رات دیر گئے علاج کے لیے پٹنہ لے جانے کے دوران موت ہوگئی۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی ضلع پولیس کپتان بھارت سونی کے علاوہ سیلاؤ، نالندہ اور بین تھانے کی پولیس فورس کے ساتھ موقع پر پہنچ کر لاشوں کو اپنی تحویل میں لے کر معاملے کی تفتیش شروع کردی۔ ایس پی نے کہا کہ پہلی نظر میں معاملہ عشقیہ کا بتایا جا رہا ہے۔ واقعے کے حوالے سے بتایا جاتا ہے کہ منیش کمار اور پونم کماری کے درمیان 6 سال سے محبت تھی۔ پونم کماری کی شادی 28 اپریل کو ہونی تھی اس سے ناراض ہو کر عاشق منیش کمار اپنی گرل فرینڈ کی بے وفائی برداشت نہ کرسکا اور ٹیلی فونک گفتگو کے دوران اسے سب کچھ چھوڑ کر اپنے ساتھ بھاگنے کو کہا لیکن جب گرل فرینڈ نے بھاگنے سے انکار کیا تو عاشق منیش اس سے ملنے کے بہانے اپنی گرل فرینڈ کے گھر پہنچ گیا۔ جب دونوں میں پہلے تو تو میں میں ہوا تو عاشق نے غصے میں آکر خوفناک قدم اٹھایا اور ایک ایک کر کے دونوں کو گولی مار دی۔ جس میں اپنی گرل فرینڈ اور اس کی ماں کو دوبار گولی مارنے کے بعد اس نے خود کو بھی سر میں گولی مار لی۔ ذرائع سے موصول ہونے والی معلومات کے مطابق منیش کمار کی پونم کماری کے بھائی سے پڑھائی کے دوران دوستی ہوگئی اس کے بعد ان کی دوستی اتنی گہری ہوگئی تھی کہ وہ ایک دوسرے کے گھر جایا کرتے تھے، اس دوران منیش کی ملاقات اپنے دوست کی بہن پونم کماری سے گھر پر ہوئی، پھر دونوں کے درمیان فون پر طویل بات چیت شروع ہوئی اور یہ شادی پر ختم ہوئی۔ جب پونم کے گھر والوں کو ایک سال قبل محبت کے بارے میں معلوم ہوا تو انہوں نے پونم کی تعلیم روک دی اور اس کی شادی کے

نالندہ میں ایک شخص کا گولی مار کر قتل

بہار شریف (اے این بی) نالندہ میں جہاں ایک معمر شخص کو گولی مار کر ہلاک کرنے کا معاملہ

راجگیر تھانہ علاقے کے سیتھورا گاؤں میں پیش آیا۔ متوفی کی شناخت راجگیر تھانہ علاقہ کے کرپا بیگھہ گاؤں کے رہائشی کے طور پر کی گئی ہے۔ متوفی کی شناخت سکھدیو ٹھاکر (75) ولد مرحوم وشنو ٹھاکر کے طور پر کی گئی ہے۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی پولیس نے موقع پر پہنچ کر لاش کو اپنی تحویل میں لے کر پوسٹ مارٹم کے لیے صدر ہسپتال بہار شریف بھیج دیا اور مزید کارروائی شروع کردی۔ واقعے کے حوالے سے متوفی کے بیٹے پرمود شرما نے بتایا کہ اس کے والدین ایک شادی کے تقریب میں شرکت کے لیے گئے ہوئے تھے اور انہیں صبح اطلاع ملی کہ اس کی موت سیڑھیوں سے گرنے سے ہوئی ہے جس کے بعد گھر کے دیگر لوگ پہنچے اور کاغذی کارروائی میں مصروف ہوگئے۔ ذرائع سے موصول ہونے والی اطلاعات کے مطابق شادی کی تقریب میں جشن منانے کے دوران فائرنگ کے دوران گولی لگنے سے اس کی موت ہوگئی جسے دونوں فریقین نے کچھ رقم دے کر طے کرلیا ہے۔ دریں اثنا، راجگیر تھانے کے انچارج رمن کمار نے بتایا کہ پہلی نظر میں سکھدیو کو گولی مار کر ہلاک کردیا گیا ہے۔ شادی کے مقام پر دیر سے پہنچنے پر طیش میں آکر اسے گولی مار دی گئی۔ لاش کو تحویل میں لے کر پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا گیا ہے۔ درخواست موصول ہونے کے بعد مزید کارروائی کی جائے گی۔ فی الحال لاش کو پوسٹ مارٹم کے بعد ورثاء کے حوالے کردیا گیا ہے۔ فی الحال پولیس معاملے کی تفتیش میں مصروف ہے۔

راجیو پرتاپ روڈی کی کاوش سے کنور سنگھ جینتی پر تاریخی انعقاد

چھپرہ: سارن کے رکن پارلیمنٹ اور سابق مرکزی وزیر راجیو پرتاپ روڈی کی پہل پر بابو ویر کنور

سنگھ جینتی پر وجیوتسو کے تحت منعقدہ انڈین ایئر فورس ایئر شو کی تیاری کے سلسلے میں پانچویں اعلیٰ سطحی میٹنگ کا انعقاد کیا گیا۔ میٹنگ کی صدارت نائب وزیر اعلیٰ سمراٹ چودھری نے کی۔ میٹنگ میں ہندوستانی فضائیہ کی سوریہ کرن ایروبیٹک ٹیم اور آکاش گنگا پیرا جمپر ٹیم کی 22 اور 23 اپریل کو ہونے والی کارکردگی کا جائزہ لیا گیا۔ ممبر پارلیمنٹ روڈی کے ساتھ میٹنگ میں چیف سکریٹری امرت لال مینا، ڈیولپمنٹ کمشنر پرتیہ امرت، ہوم سکریٹری اروند کمار چودھری، فائنانس سکریٹری آنند کشور، بیہٹا ایئر فورس کمانڈنٹ، پٹنہ کے ڈی ایم ڈاکٹر چندر شیکھر، اے ایس پی او کاش کمار اور پٹنہ ضلع انتظامیہ کے دیگر سینئر افسران موجود تھے۔ موقع پر پینے کے پانی، ہجوم کنٹرول، انخلاء کا منصوبہ اور ٹریفک کے انتظام کے لیے خاطر خواہ انتظامات کا فیصلہ لیا گیا۔ پٹنہ، سارن، سیوان، گوپال گنج اور حاجی پور سے آنے والی گاڑیوں کو منصوبہ بند طریقے سے چلایا جانا چاہئے تاکہ جے پی سیتو اور مہاتما گاندھی سیتو پر غیر ضروری بھیڑ سے بچا جاسکے۔ اس کے لیے چھپرہ، ویشالی اور پٹنہ پولیس تال میل سے کام کرے گی۔ اسکولی بچوں کے لیے بیٹھنے کا خصوصی انتظام کیا جارہا ہے۔ گنگا پتھ پر بڑے جرمن ہینگر لگائے جائیں گے۔ ایم پی روڈی نے کہا کہ پروگرام کی اصل کشش آکاش گنگا کے پیرا جمپرس ہوں گے۔ جو گنگا پتھ پر مہمان خصوصی نتیش کمار کے سامنے بابو ویر کنور سنگھ کی تصویر اور ایک عظیم الشان ترنگے کے ساتھ آسمان سے اتریں گے۔ یہ پروگرام 26 جنوری اور 15 اگست جیسے قومی تہواروں کی طرح باوقار اور شاندار طریقے سے منعقد کیا جائے گا۔ سی ایم نتیش کمار بطور مہمان خصوصی اور ڈپٹی سی ایم شری چودھری بطور مہمان اعزازی شرکت کریں گے۔

تمام زیر التواء فارموں کی آن لائن اندراج ایک ہفتے کے اندر کریں: ڈی ایم

پورنیہ (محمد عرفان کامل) کندن کمار آئی اے ایس ضلع افسر، پورنیہ کی صدارت میں بہار اسپیشل لینڈ سروے کی پیشرفت کا جائزہ لینے کے لیے مورخہ 17 اپریل 25 کو مہانندا آڈیٹوریم میں اراضی سروے کے تمام اہلکاروں کے ساتھ ایک میٹنگ منعقد ہوئی۔ جائزہ کے دوران معلوم ہوا کہ ضلع میں آف لائن کے ذریعے کل 154863 فارم 2 موصول ہوئے ہیں جن میں سے 105369 فارم 2 آن لائن داخل ہو چکے ہیں جبکہ 49494 فارم 2 ابھی تک زیر التواء پائے گئے ہیں۔ زیر التواء فارم 2 میں سے زیادہ سے زیادہ 8559 فارم 2 عامر میں زیر التواپائے گئے اور 8410 فارم 2 ویسا کے علاقے میں زیر التواپائے گئے۔ زیر التواء فارم 2 پر عدم اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے ضلع افسر نے تمام کیمپ انچارجوں کو ہدایت کی کہ وہ فارم 2 اور فارم 5 میں ایک ہفتہ کا وقت دے کر سروے کے کام کو تیز کریں۔ ڈسٹرکٹ آفیسر نے سروے کیمپ انچارج کو فارم 2 اپ لوڈ کرنے اور فارم 5 کی آن لائن داخلہ کیمپ موڈ میں کرنے کے لئے ایک ہفتہ کا وقت دیا اور ایسا کرنے کی سخت ہدایات دیں۔ جائزہ کے دوران پہلے مرحلے کے ، بمانکھی زون کے کل 04 (چاروں کیمپوں) میں، کل ریونیو گاؤں 87 جن میں قسط وار مکمل 87 گاؤں خانپوری مکمل-82 گاؤں، IPM تقسیم 67 گاؤں، فارم 12 مکمل-63 گاؤں فارم 18 m-53 گاؤں (m-53) گاؤں کے لیے 19-50 گاؤں، فارم 20-02 گاؤں اور باقی 09 گاؤں زیر عمل پائے گئے ضلعی افسر کو اسے تیز رفتاری سے مکمل کرنے کی ہدایت دی گئی۔ جائزہ کے دوران ڈسٹرکٹ آفیسر نے تمام کیمپ انچارجز کو ہدایت کی کہ اگر آپ کی طرف سے دیا گیا ٹارگٹ ایک ہفتے کے اندر پورا نہ ہوا تو آپ کے خلاف کارروائی کے لیے محکمہ کو آگاہ کیا جائے گا۔ ڈسٹرکٹ آفیسر نے تمام موجود کیمپ انچارجز اور خصوصی سروے امینوں کو ہدایت کی کہ حکومت کے اس اہم کام میں غفلت کا مظاہرہ کرنے والے ملازمین کو کسی صورت بخشا نہیں جائے گا اور ان کی خدمات سے برطرفی کے لیے محکمہ کو ضرور اطلاع دی جائے گی۔ ڈسٹرکٹ آفیسر نے تمام موجود اہلکاروں کو ہدایت کی کہ اگر خصوصی سروے کے کام میں کوئی بے ضابطگی پائی گئی تو متعلقہ افراد کے خلاف ایف آئی آر درج کر کے تادیبی کارروائی کو یقینی بنایا جائے گا میٹنگ کے دوران ضلعی افسر نے آفتاب عالم، خصوصی سروے امین، بیشا اور سچن سریواستو، خصوصی سروے امین، دھمدا کا کام غیر تسلی بخش پایا اور ان کی تنخواہ روکنے اور وضاحت طلب کرنے کی ہدایت کی۔ اسی طرح ضلع افسر پورنیہ نے فارم-2 کے سست اندراج کے لیے اسپیشل سروے اسسٹنٹ سیٹلمنٹ آفیسر، جلال گڑھ سے وضاحت طلب کرنے کی ہدایت کی۔ ڈسٹرکٹ آفیسر نے تمام متعلقہ افسران اور ملازمین کو ہدایت کی کہ کوئی بھی شخص بغیر اجازت ہیڈ کوارٹر سے باہر نہیں جائے گا۔

اچھی صحت کے لیے متوازن غذا بے حد ضروری: پروفیسر مشتاق

دربھنگہ (اے این بی) للت نارائن متھلا یونیورسٹی کے معروف کالج، چندر دھاری متھلا کالج کے پرنسپل پروفیسر مشتاق احمد نے کہا ہے کہ متوازن غذا صحت مند زندگی کے لیے نہایت ضروری ہے۔ پروفیسر مشتاق نے جمعرات کو کالج میں منعقدہ 'پوشن پکھواڑا' کے موقع پر طلبہ وطالبات سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ یہ مہم طلبہ کو صحت مند طرز زندگی اپنانے اور اپنی خوراک کو بہتر بنانے کے لیے ایک عمدہ موقع فراہم کرتی ہے۔ ان کے مطابق اس مہم کے ذریعے طلبہ کو نہ صرف صحت سے متعلق بنیادی معلومات فراہم کی جاسکتی ہیں بلکہ انہیں متوازن غذا، غذائی اجزاء کی ضرورت اور صحت مند کھانے کی عادات سے بھی روشناس کرایا جا سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایک صحت مند انسان ذہنی طور پر بھی مستحکم ہوتا ہے۔ آج بچوں میں غذائی قلت کی وجہ سے کئی بیماریاں جنم لے رہی ہیں، اس لیے تعلیمی اداروں میں اس حوالے سے بیداری مہم کی اشد ضرورت ہے۔ پروفیسر احمد نے مزید کہا کہ "ہمارے طلبہ وقت پر کھانا نہیں کھاتے اور گھر کے کھانے کی بجائے بازار کے فاسٹ فوڈ کو ترجیح دیتے ہیں، جس کی وجہ سے وہ جسمانی طور پر کمزور ہوجاتے ہیں اور مختلف بیماریوں کا شکار ہوجاتے ہیں۔ لہٰذا دیہی علاقوں میں بھی اس طرح کی بیداری مہم کا انعقاد ضروری ہے۔ خاص طور پر خواتین میں متوازن غذائیت کے تئیں سنجیدگی کی کمی ہے، جس کا نتیجہ یہ ہے کہ نومولود بچے بھی غذائی قلت کا شکار ہو رہے ہیں۔ پروفیسر احمد نے کہا کہ سی ایم کالج، دربھنگہ کی این ایس ایس یونٹ ہمیشہ سماجی مسائل سے متعلق بیداری مہم چلاتی رہی ہے اور یہ مہم بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ اس موقع پر این ایس ایس کو آرڈینیٹر ڈاکٹر سدھانشو تیواری اور ڈاکٹر مجاہد اسلام نے بھی طلبہ کو متوازن غذا کی اہمیت اور فوائد سے آگاہ کیا اور آس پاس کے علاقوں میں اس مہم کو وسعت دینے کی اپیل کی۔ اس بیداری مہم میں بڑی تعداد میں طلبہ وطالبات نے شرکت کی۔

زمین سے محروم افراد کو زمین خریدنے کے لیے دیئے جائیں گے 1-1 لاکھ روپے: سراوگی

سمستی پور (اے این بی) بہار کے محصولات واصلاحات اراضی کے وزیر سنجے سراوگی نے کہا ہے کہ ریاستی حکومت زمین سے محروم افراد کو زمین خریدنے کے لیے ایک۔ ایک لاکھ روپے کی مالی امداد فراہم کرے گی۔ وزیر موصوف نے جمعرات کو سمستی پور میں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ریاست کی تمام پنچایتوں میں زمین سے محروم افراد کی شناخت کے لیے ایک مہم چلائی جارہی ہے۔ اب تک ایک لاکھ 24 ہزار بے زمین افراد کو اس مہم کے تحت نشان زد کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کی جانب سے ایسے تمام افراد کو یا تو زمین دی جائے گی یا زمین خریدنے کے لیے ایک۔ ایک لاکھ روپے دیے جائیں گے۔ مسٹر سراوگی نے مزید کہا کہ ریاست میں زمین کا سروے بھی جاری ہے۔ اگر اس کام میں کسی بھی افسر کی جانب سے لاپرواہی برتی گئی تو ان کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔

رہتاس: نوجوان کا گولی مار کر قتل

سہسرام (اے این بی) بہار کے رہتاس ضلع کے مفصل تھانہ علاقے کے چندتن پیر پہاڑ کے قریب آج ایک نوجوان کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ روشن کمار نے جمعرات کو یہاں بتایا کہ مفصل تھانہ علاقہ کے عالم گنج میں گھوسیان محلہ باشندہ مجنوگدی مزدوری کا کام کرتا تھا۔ بتایا جارہا ہے کہ آپسی دشمنی کی بنا پر کسی نے گولی مار کر قتل کردیا۔ مسٹر کمار نے کہا کہ ابتدائی طور پر اس واقعے کو ایک حادثہ بتانے کی کوشش کی گئی لیکن بعد میں تحقیقات سے پتہ چلا کہ اسے گولی مار کر ہلاک کیا گیا ہے۔ قتل کی وجوہات ابھی تک واضح نہیں ہوسکی ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ لاش پوسٹ مارٹم کے لیے سہسرام صدر اسپتال بھیج دی گئی ہے۔ پولیس تمام نکات پر تفتیش کر رہی ہے۔ پولیس ذرائع نے بتایا کہ اطلاع ملنے پر متوفی کے اہل خانہ اور دیگر لوگ موقع پر پہنچ گئے اور سہسرام کے پرانے جی ٹی روڈ سے قومی شاہراہ کی طرف جانے والی سڑک کو چندتن پہاڑ کے قریب لاش رکھ کر جام کردیا۔ موقع پر پہنچے پولیس سپرنٹنڈنٹ کے سمجھانے کے بعد جام ختم کردیا گیا۔

روی رنجن کی کہانی بہار کے نوجوانوں کے لیے ایک تحریک ہے

پورنیہ (محمد عرفان کامل) دھوبی جی جسے بہار کے بیٹے روی رنجن نے قائم کیا تھا کو اسٹارٹ اپ مہاکمبھ 2025 میں اسٹارٹ اپ مہارتھی (B2B سروسز) کے باوقار خطاب سے نوازا گیا تھا یہ اعزاز 5 اپریل کو شروع ہونے والے مہاکمبھ کی شاندار تقریب کے دوران دیا گیا۔ یہ منظوری ایک گہری کثیر سطحی جانچ کے عمل کے بعد حاصل ہوئی اور اسے کامرس اور صنعت کے مرکزی وزیر پیوش گوئل نے پیش کیا۔ اس موقع پر ملک بھر سے اختراعی سرمایہ کار اور کاروباری رہنما موجود تھے۔ پیوش گوئل نے کہا مہارتھی وہ ہوتا ہے جو ایک ماہر جنگجو ہوتا ہے اور ہندوستان کے اسٹارٹ اپ انقلاب میں تعاون کرتا ہے ہر ایک شریک اسٹارٹ اپ مہاکمبھ کا ہر ایک نمائش کنندہ وہ سبھی ہندوستان کے اختراعی سفر کے مہارتھی ہیں۔ یہ ایوارڈ دھوبی جی کو ہندوستان کی لانڈری ٹیک اسپیس میں ایک رہنما کے طور پر قائم کرتا ہے کمپنی کی فلیگ شپ سروس دھوبی جی کیمپس

کالجوں اور ہاسٹلز کے لیے مکمل طور پر آؤٹ سورس ٹیکنالوجی سے چلنے والی لانڈری سروس کو ملک بھر کے اداروں کے ذریعے تیزی سے اپنایا جا رہا ہے۔ دھوبی جی نے اب تک 4 لاکھ سے زیادہ کپڑوں کو پروسیس کیا ہے اور 14 لاکھ لیٹر پانی کی بچت کی ہے اس کی کامیابی کی مثال ایس آر ایم یونیورسٹی جیسے اداروں میں دیکھی جاسکتی ہے۔ روی رنجن کی کہانی بہار کے نوجوانوں کے لیے ایک تحریک ہے۔ ان کی ابتدائی زندگی ارریہ ضلع کے رانی گنج بلاک کے کٹھوعہ گاؤں میں گزری جہاں انہوں نے کلاس 3 تک اپنی تعلیم مکمل کی اس کے بعد وہ پورنیہ چلے گئے جہاں انہوں نے کلاس فور سے آگے کی تعلیم مکمل کی مزید اعلیٰ تعلیم کے لیے اس نے چنئی میں انجینئرنگ کی تعلیم حاصل کی۔ چنئی میں ہی روی نے انکور اور دکش سے ملاقات کی چھاترالی میں رہتے ہوئے جب اسے بار بار کپڑے دھونے کی پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا۔

نابالغہ کے ساتھ عصمت دری کر ویڈیو بنانے والا گرفتار

سمستی پور (اے این بی) سمستی پور ضلع کے موہن پور تھانہ علاقے کے ایک پنچایت سے 16 سالہ ایک نابالغہ کے ساتھ زیادتی کر اسکا ویڈیو بنانے کا معاملہ سامنے آیا ہے۔ متاثرہ نابالغہ کی والدہ نے تین نوجوانوں پر معاملہ درج کیا ہے۔ معاملہ درج ہونے کے بعد موہن پور پولیس نے ایک ملزم کو گرفتار کر جیل بھیج دیا ہے۔ واقعہ 14 اپریل کی شام کا بتایا گیا ہے۔ اس سلسلے میں متاثرہ نابالغہ کی والدہ نے درج ایف آئی آر میں کہا ہے کہ 14 اپریل کو شام 4 بجے کے قریب ان کی بیٹی گھر کے پچھلے حصے سے ہوکر ڈومری مارکیٹ جارہی تھی کہ اسی دوران گاؤں کے تین نوجوان زبردستی اسے پکڑ کر کھیت میں لے گئے اسکے بعد کپڑے سے منہ بند کر ایک نے اس کے ساتھ عصمت دری کی اور دو دیگر نے ویڈیو بنائی۔ تینوں نے اسے اسی حالت میں چھوڑ دیا اور دھمکی دی کہ اگر اس نے کسی کو واقعے کے بارے میں بتایا تو وہ ویڈیو کو وائرل کردے گا۔

مدرسہ تجوید القرآن میرنگر میں عازمین حج کے لئے ایک روزہ تربیتی کیمپ

ارریہ: (اے این بی) مدرسہ تجوید القرآن میرنگر کے کیمپس میں عازمین حج کے لئے ایک روزہ تربیت کا اہتمام بہار اسٹیٹ حج کمیٹی پٹنہ کے زیر نگرانی کیا گیا، واضح رہے کہ سال 2025 میں ارریہ ضلع سے کل 136 حجاج کرام حج بیت اللہ کے لئے جائیں گے، جن کی پروازیں کولکاتہ، ممبئی اور دہلی سے ہوں گی۔ اس تربیتی کیمپ کی صدارت مدرسہ دار العلوم رحمانی زیرو مائل کے سرپرست اور ناظم مفتی علیم الدین مظاہری نے کی، جبکہ یہ تربیت مولانا طارق بن شکیب کی قیادت میں منعقد کی گئی، بہار اسٹیٹ حج کمیٹی پٹنہ سے تشریف فرما مولانا مفتی عبید اللہ قاسمی نے اس تربیت میں بنیادی طور پر شرکت کی، جبکہ مفتی اور مولانا طارق بن شکیب، مولانا مفتی عبید اللہ قاسمی نے شرکت کیں۔ حاجی سرور عالم، مولانا مصور عالم ندوی چترویدی، قاری نیاز احمد قاسمی نے بنیادی طور پر مقامی ٹرینرز کے طور پر کیمپ میں اپنی حاضری درج کرائی، اس تربیتی کیمپ میں مکہ، حج کے دوران اور مدینہ شریف میں ادا کی جانے والی اہم عبادات کے بارے میں تفصیلی معلومات دی گئیں۔ چالیس روزہ سفر حج کے دوران کون کون سے عبادات کہاں ادا کرنے ہیں اس بارے میں نظریاتی اور عملی معلومات فراہم کی گئیں۔ نیز حج کے دوران زیادہ سے زیادہ دعا کرنے کو کہا گیا۔ مدرسہ تجوید القرآن میرنگر ارریہ کے سرپرست و ناظم قاری نیاز احمد کاظمی نے معلومات دیتے ہوئے بتایا کہ اس سال ضلع ارریہ سے کل 136 حاجی حج کے لیے روانہ ہوں گے۔

روزنامہ
عوامی نیوز
کولکاتا | جمعہ ، ۱۸؍ اپریل ۲۰۲۵ء

''اردو ہے میرا نام میں خسرو کی.....''

اردو ہندستان کی زبان ہے اور یہ کسی خاص مذہب کی نہیں بلکہ پورے ملک کی زبان ہے اور بار بار اسے سمجھانے کے باوجود فرقہ پرستوں کی سمجھ میں نہیں آتا اور وہ اردو کو مٹانے اور صرف مسلمانوں کی زبان بتانے کیلئے آمادہ پیکار ہیں اور دراصل یہ ان کے دل کے اندر کا خوف ہے اور وہ اس حقیقت کو سمجھتے ہیں کہ اردو وہ زبان ہے جو تمام ہندستانی زبانوں پر بھاری ہے اور اس وجہ سے اس کی عالمگیر یت کا چرچا ہے اور ایک خاص ذہنی طور پر بیمار طبقہ کی طرف سے اردو کے خلاف بیکار محض تحریک چلائی جاتی ہے تا کہ ہندی کا بول بالا رہے۔ جہاں تک اردو والوں کا سوال ہے ان کی نظر میں اردو، ہندی، بنگلہ، فارسی، عربی اور انگریزی میں کوئی عداوت نہیں ہے اور وہ چاہتے ہیں کہ ان تمام زبانوں پر عبور حاصل کریں کیونکہ ہر زبان اپنی جگہ پر پیاری اور اہمیت رکھتی ہے۔ اردو شاعری نے جنگ آزادی کی تحریک میں بھی کارہائے نمایاں انجام دیا تھا اور 'انقلاب زندہ باد' کے نعرے جو ابھی لگاتے رہتے ہیں حتیٰ کہ فرقہ پرستوں کی زبان میں بھی یہ لفظ ازبر ہے اور اس کے باوجود وہ اردو کی اہمیت کو نہیں سمجھتے بلکہ سمجھتے تو بہت زیادہ ہیں ساتھ ہی ان پر ایک خوف کا سایہ طاری ہے اور وہ اس حقیقت کو سمجھ چکے ہیں کہ اردو کے مقابلے میں ان کی زبان ٹھہر نہیں پائے گی اور اسی لئے وہ اردو کے پیچھے لٹھ لیکر پڑے ہوئے ہیں اور یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ لاکھ اردو کو مٹانے کا جتن کریں مگر یہ زبان جوان کے دل ودماغ میں سرایت کر چکی ہے وہ یوں آسانی سے ختم نہیں ہو سکتی۔ وہ اس تلخ حقیقت سے بھی واقف ہیں کہ ان کے باپ دادا اپنے بچوں کو زبان اور تہذیب سیکھنے کیلئے بچپن میں مولوی صاحب کے گھروں میں بھیجتے تھے تا کہ وہ زبان اور تہذیب سے آراستہ ہو سکے اور وہ بچہ اس مولودی صاحب کے گھر پر برسوں تہذیب و آداب اور زبان سیکھنے کے لئے جایا کرتا تھا اور اردو، عربی اور فارسی زبان کا ماہر بن کر وہاں سے نکلتا تھا اور اس کی زبان جیسے لکھنوی اور اودھ کی مٹی کی خوشبو سے معطر ہوا کرتی تھی کسی بھی ہندو سے پوچھ لیا جائے کہ ان کے دادا پر دادا اپنے بچوں کو تہذیب وزبان پر گرفت رکھنے کیلئے انہیں کہاں بھیجتے تھے تو ان کی نظریں شرم سے جھک جائیں گی کیونکہ وہ یہ بھی تو نہیں کہہ سکتے کہ ان کے باپ داد بدھو اور جاہل تھے جو اپنے بچوں کو تہذیب وزبان سیکھنے کے لئے مولوی صاحب کے گھروں میں بھیجتے تھے۔

ابھی سپریم کورٹ میں ایک معاملہ پیش ہوا تھا جب مہاراشٹر میونسپل سائن بورڈ پر اردو کے استعمال پر اعتراض جتاتے ہوئے سپریم کورٹ میں پٹیشن داخل کیا گیا تھا جس کی سماعت 16 اپریل کو ہوئی اس میں سپریم کورٹ کے جج نے محسوس کیا کہ ان کے اپنے باپ دادا کی نظر میں اردو زبان کی کتنی اہمیت تھی اور وہ سب کیوں میر، غالب، اور درد کے دیوانے تھے اور اردو زبان کس قدر پیاری اور سبھوں کو جوڑنے والی زبان ہے۔ لہٰذا ہندستان کی لسانی تکثریت تقویت پہنچانے کے لئے ایک اہم فیصلے میں سپریم کورٹ نے مہاراشٹر میں میونسپل سائن بورڈ پر اردو کے استعمال کو برقرار رکھا اور اس درخواست کو خارج کر دیا جس میں مراٹھی اور انگریزی کے ساتھ اردو کی شمولیت پر اعتراض کیا گیا تھا۔ جسٹس سپریم کورٹ نے کہا کہ خطے میں ایک قابل ذکر آبادی بولی جانے والی اردو کا استعمال نہ تو غیر آئینی ہے اور نہ ہی امتیازی۔ جج نے یہ بھی کہا کہ ہندستان کی طاقت اس کے بھرپور ثقافتی اور لسانی تنوع میں مضمر ہے جس کی جھلک سرکاری کام کاج میں ہونی چاہئے۔ ظاہر سی بات ہے کہ جج کے اس فیصلے سے فرقہ پرستوں کو کس قدر تکلیف ہوئی ہوگی۔ درخواست میں مہاراشٹر کی ایک میونسپل کونسل کے سائن بورڈ پر اردو کے ڈسپلے کو چیلنج کیا گیا تھا جس میں دعویٰ کیا گیا تھا کہ ریاست کی سرکاری زبان مراٹھی ہے اس لئے صرف مراٹھی زبان کی ہی اجازت ہونی چاہئے۔ اس نے کہا تھا کہ اردو کا استعمال سیاسی طور پر محرک ہے اس سے مراٹھی کی اہمیت کو نقصان پہنچتا ہے۔ لیکن عدالت نے اس جاہل کے جواب میں کہا کہ ہندستان ایک کثیر لسانی ملک ہے اور ہمارا آئین اس تنوع کو تسلیم کرتا ہے اور اس کو تحفظ فراہم کرتا ہے۔ عوامی سائن بورڈ پر کسی خاص زبان کا استعمال خاص طور پر ایک بڑی کمیونٹی کی طرف سے بولی جانے والی زبان کا استعمال کسی آئینی یا قانونی دفعات کی خلاف ورزی نہیں کرتی ہے۔ اردو عوامی مواصلات میں جامع نمائندگی کی مختلف برادریوں کے درمیان اتحاد اور تعلق کے احساس کو فروغ دیتی ہے۔ یہ فیصلہ سن کر فرقہ پرستوں کے چہرے لٹک گئے۔

(رخ الف ف)

وقف ترمیمی بل 2024

مسلمانوں کی آخری امید عدالت

خورشید فرازی

نریندر مودی کی قیادت والی بی جے پی کی حکومت جو ہندستان میں مسلمانوں کو زندہ درگور کئے ہوئے ہے اور مسلمانوں کو ہر طرح سے تباہ و برباد کرنے میں اس نے کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی ہے۔ ایک طرف تو ساری دنیا میں کرسچن، مسلمانوں کے خلاف صلیبی جنگ چھیڑے ہوئے ہیں اور وقفے وقفے سے عیسائیوں کو یہ سبق پڑھا رہے ہیں کہ 2050 تک دنیا میں مسلمانون کی آبادی، عیسائیوں کی آبادی کے مقابلے میں ڈبل ہو جائے گی لہٰذا مسلمانوں کے خلاف جس قدر بھی زیادتی ممکن ہو سکے کئے جاؤ اور دوسری طرف ہندستان میں فرقہ پرست دھرم سنسد میں یہ سبق پڑھایا گیا کہ اس وقت ہندستان میں 140 کروڑ کی آبادی میں مسلمان 28 فیصد ہیں لیکن 2050 تک یہ بڑھ کر 64 فیصد ہو جائے گی۔ یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ ان لوگوں کو یہ کس نے ورغلا دیا ہے کہ مسلمانوں کی آبادی عیسائیوں کو پیچھے چھوڑ دے گی۔ اگر یہ کہا جائے تو بیجا نہ ہوگا فرقہ پرستوں کے دھرم سنسد میں جو 2023 اور 2024 کے درمیان تقریبا 20 اجتماع ہوا ہوگا اور اس میں ہندوؤں کو ورغلانے میں ان کے مہاپرش آگے آگے رہے اور یہاں تک کہا کہ ہندوؤں کی لڑکیوں کو مسلمان لڑکے اپنے قبضے میں کر لیں گے اور یہ بے عزتی ہندوؤں کو سہنا ہے تو وہ خاموش رہے ورنہ اپنے اپنے علاقوں میں مسلمانوں کے خلاف کارروائی جاری رکھی جائے جو ماب لنچنگ کی شکل میں ہو یا گو رکھشک کی شکل میں، بس ان کا مقصد اولین یہی ہونا چاہئے کہ موقع پاتے ہی ان کا خاتمہ کر دیا جائے۔ ان دھرم سنسد میں شریک ہونے والے لوگوں سے یہ بھی کہا گیا کہ ہندو اپنے گھروں میں خطرناک اسلحہ کو اسٹور کرنا شروع کر دیں کیونکہ وقت پڑنے پر یہ اسلحہ ہی ان کی محافظت کرے گا۔ نریندر مودی کی قیادت والی حکومت نے مسلمانوں کا آخری سہارا ابھی پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں انتہائی چوری چماری اور لٹیروں کے انداز میں وقف ترمیمی بل 2024 کو پاس کرا لیا اور اس بل کو ایکٹ کی شکل دیدی۔ سوال یہ اٹھتا ہے کہ پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کے ممبروں نے جو وقف ترمیمی بل کی حمایت میں ووٹ دیئے وہ یہ بتانے کی زحمت گوارا کریں گے کہ یہ وقف جائیداد کیا ان کے باپ کی جائیداد ہے جس میں وہ صوتی ووٹوں کے ذریعہ حکمراں لٹیروں کی جماعت کی حمایت کی۔ مسلمانوں کی یہ وقف جائیداد ان کے باپ کے ذریعہ جو انہوں نے اتنی آسانی ہے اسے اپنے سڑے ہوئے ہاتھوں کو اٹھا کر نریندر مودی کی حمایت کر دی۔ ہندستان میں اس سے پہلے اس قدر خراب بدطینت وزیراعظم کوئی گزارا نہیں تھا جو مودی ہے جس نے اپنے عمل کے ذریعہ ہٹلر، مسولینی کو بھی شرما دیا ہے۔

انڈیا کے وزیر اقلیتی کرن رجیجو کہتے ہیں مسلمان غلط فہمی میں ہیں کہ وقت ترمیمی بل کے ذریعہ حکومت ان کے وقف جائیداد کو چھیننا چاہتی ہے۔ ان سے پوچھنا ہوگا کہ رجیجو صاحب یہ وقف جائیداد کیا آپ کے باپ کی ہے جو اس آسانی سے کہہ رہے ہیں کہ مودی حکومت اس پر غاصبانہ قبضہ نہیں کر رہی ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ کرن رجیجو، یہ نریندر مودی اور یہ امیت شاہ ہوتے کون ہیں جو وقف جائیداد کو ہڑپنے کی کوشش کریں۔ اگر سپریم کورٹ بھی آستھا کی بنیاد پر فیصلہ مودی حکومت کے حق میں کرتی ہے تو اس مرتبہ مسلمان اس سپریم کورٹ کی بھی نہیں مانیں گے جس طرح سے بابری مسجد کے معاملے میں وہ خاموش ہو گئے تھے۔ اگرچہ بدھ 16 اپریل کو سپریم کورٹ میں وقف ترمیمی بل پر جو سینکڑوں پٹیشن داخل کئے گئے تھے اس پر عدالت نے اپنی پہلی بیٹھک میں تو اطمینان بخش طریقے سے بات کی لیکن چونکہ بابری مسجد کے معاملے میں مسلمان سپریم کورٹ پر آنکھیں بند کر کے اعتماد کر کے تماشہ دیکھ چکے ہیں اس لئے دودھ کا جلا بھی چھاچھ پھونک پھونک کر پیتے ہیں۔ اس وقت جبکہ معاملہ عدالت میں ہے ایسے میں مسلمانوں کے اعلیٰ وکیل، بیرسٹروں کو خاص طور پر سپریم کورٹ کی رولنگ پر نظر رکھنا ہوگی۔ اس وقت وقف ترمیمی قانون کو چیلنج کرنے والی عرضیوں پر سماعت کے دوران سپریم کورٹ نے مرکزی حکومت سے وقف کونسل میں غیر مسلم ارکان کی شمولیت سے متعلق دفعات پر اعتراض کیا۔ چیف جسٹس کی سربراہی والی بینچ نے واضح طور پر کہا کہ وقف بورڈ میں صرف مسلم ارکان ہونے چاہئے۔ صرف وہ افسران جو عہدے کے لحاظ سے بورڈ میں شامل ہوں۔ سپریم کورٹ نے مرکزی حکومت سے یہ بھی پوچھا کہ اگر وہ وقف بورڈ میں غیر مسلموں کو جگہ دینا چاہتی ہے تو کیا اسی منطق کے تحت مسلمانوں کو ہندو مذہبی بورڈ میں شامل کیا جائے گا؟ ویسے تو اس سوال نے خود بخود ایک بار پھر اقلیتی اداروں کی خودمختاری اور مذہبی آزادی پر آئینی بحث کو ہوا دیدی ہے۔ عدالت نے یہ بھی کہا کہ فی الحال کوئی حکم جاری نہیں کیا جائے گا کیونکہ کوئی بھی وقف بورڈ بذات خود عدالت سے رجوع نہیں ہوا ہے ویسے تو وقف ترمیمی بل 2024 کو پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں منظور کرا کرا سے ایکٹ بنا لیا ہے لیکن مسلمانوں کے پاس تو صرف ایک ہتھیار ہے اور وہ عدالت، اگرچہ ماضی میں اسی عدالت نے مسلمانوں کو چرکا لگایا تھا اور اس وقت پھر سے مسلمان کی آخری امید عدالت کی طرف مسلمانوں کی نگاہیں ہیں۔ اب دیکھنا ہے کہ آگے آگے ہوتا ہے کیا۔

"امید UMEED" مسلمانوں کی نئی آزمائش

ڈاکٹر نوشاد مومن (کلکتہ)

لگتا ہے وطن عزیز ہندستان میں جب تک بی جے پی اقتدار کی کرسی پر براجمان رہے گی تب تک مسلمانوں کو نت نئے امتحان سے گزرنا ہوگا اور انکی ا؟ زمائشیں ختم نہیں ہوں گی۔ بابری مسجد-رام مندر کا قضیہ، طلاق ثلاثہ، ہجومی تشدد، شہریت ترمیمی ایکٹ اور اذان پر پابندی کے معاملات تو خیر ماضی کا حصہ بن چکے ہیں۔ حالیہ دنوں میں پہلی بار ایسا ہوا کہ ہولی کے تہوار پر مسلمانوں کی مسجدیں ترپال سے ڈھانک دی گئیں حالانکہ یہاں صدیوں سے ہولی منائی جا رہی ہے، کبھی کسی مسلمان نے اس تہوار پر اعتراض کرنے کا نہ حوصلہ کیا اور نہ ہی اس پر معترض ہونے سے متعلق کبھی کچھ سوچا۔ ممکن ہے کہ انکی مسجدیں صرف اس لئے ڈھانک دی گئیں تا کہ مسلمانان ہند احساسِ کمتری میں مبتلا ہوں اور انہیں یہ احساس شدت سے دلایا جائے کہ اب وہ اس ملک میں دوسرے درجے کے شہری ہیں۔ اتنا ہی نہیں بلکہ ان سے یہ بھی کہا گیا کہ جمعہ اور عیدین کی نمازیں کسی سڑک یا کھلی جگہ پر ادا نہ کی جائیں۔ سوال یہ ہے کہ ایسی پابندی برادران وطن کے مذہبی جلوسوں پر کیوں نہیں لگائی جاتی؟ کیا سڑک پر نماز ادا کرنے سے ہندوؤں کے تمام تہواروں سے بھی زیادہ شور، ٹرافیک کا نظام درہم برہم اور بدامنی پیدا ہوتی ہے؟ ذرا سوچیں ا؟ سام میں برسہا برس سے رہنے والے مسلمانوں سے CAA کے نام پر شہریت کے کاغذات مانگے گئے۔ اتر پردیش، راجستھان، مدھیہ پردیش، ہریانہ، چھتیس گڑھ جیسی ڈبل انجن والی ریاستوں میں ایک طرف گائے اور لو جہاد کے نام پر سینکڑوں مسلمان قتل کئے گئے تو دوسری طرف بلڈوزر سے مسلمانوں کے متعدد گھر اُجاڑ دیے گئے۔ ایسا لگتا ہے کہ گاندھی، نہرو، پٹیل، آزاد اور امبیڈکر کا سیکولر انڈیا اب عدم برداشت کی انتہاو؟ں کو چھو چکا ہے۔ نفرت کے اس ماحول میں زندگی بسر کرنے والے مسلمانوں کے پرانے زخم ابھی بھرے ہی نہیں تھے کہ انہیں ایک اور زخم دے دیا گیا۔ اور یہ نیا زخم وقف ایکٹ کو بدل کر UMEED نامی قانون کے نفاذ سے مسلمانوں کو دیا گیا ہے جو نہ صرف یہ کہ مسلمانان ہند کیلئے تشویشناک ہے بلکہ پوری امت مسلمہ کے لئے باعثِ شرم بھی ہے۔ عہد رفتہ کی تاریخ یہ بتاتی ہے کہ نہ صرف یہاں کے حکمرانوں بلکہ صاحب حیثیت اور ا؟ سودہ حال لوگوں نے بھی مسجدوں' قبرستانوں، یتیم خانوں، امام بارگاہوں' خانقاہوں اور دیگر امور کے مصارف اور دیکھ بھال کے لئے اپنی جائیدادوں کا کچھ حصہ وقف کیا کرتے تھے۔ نوابوں کے عہد میں یہ سلسلہ اور بھی بڑھ گیا تھا۔ اتنا زیادہ کہ مسلمانوں کے یہ مذہبی املاک آج آر ایس ایس کی زائدہ بی جے پی حکومت کی ا؟ نکھوں میں کانٹا بن چکی ہیں۔ جسے ہڑپنے کیلئے ہر ممکن قانونی راستے ہموار کئے جا چکے ہیں۔ بہرکیف، اس وقت ہندستانی مسلمانوں کے لئے وقف قانون UMEED2024 ایک نیا امتحان بن کر سامنے آیا ہے جو پارلیمنٹ کے ادنی و اعلی دونوں ایوان سے منظوری اور صدر جمہور ہند کے دستخط کے بعد اب قانونی شکل اختیار کر چکا ہے۔ حالانکہ وقف ترمیمی بل پر حکومت کی منشاء اور اسکے ناپاک ارادے پر مسلمانان ہند کے علاوہ انکی مذہبی و سماجی تنظیمیں اور متعدد سیکولر سیاسی جماعتوں نے بھی اسکی پرزور اور پرشور مخالفت کی ہیں۔ گلیوں سے چائے خانوں تک، ٹھنڈے گھروں سے سڑکوں تک، پریس کانفرنس سے فیس بک تک حتی کہ شہر قصبہ اور گاوں سے دہلی کے جنتر منتر تک ہر چھوٹی بڑی مسلم جماعتوں اور تنظیموں نے وقف ترمیمی بل کے خلاف بڑے چھوٹے مذاکرے اور احتجاجی مظاہرے بھی کئے لیکن حکومت وقت اپنی سابقہ ریکارڈ کے مطابق اس مذاکرے، مناظرے اور احتجاج کی پرواہ کئے بغیر اپنی ہٹ دھرمی اور من مانی پر قائم رہی۔ ہر چند کہ بی جے پی کا یہ دعویٰ کرتی رہی کہ نیا وقف قانون وقف بورڈ کی بد عنوانی ختم کرنا اور مسلمان بالخصوص پسماندہ مسلمانوں کی فلاح و بہبود کے لئے بنایا گیا ہے، جو ایک خالص افسانہ لگتا ہے اور منافقت کے سوا کچھ نہیں ہے۔ سچ پوچھیں تو اسکا اصل مقصد ہندوتو وادی ووٹ بینک کو متحد و مضبوط کرنا اور انہیں یہ پیغام دینا ہے کہ کس طرح ہم نے ایک بار پھر مسلمانوں کو سبق سکھایا ہے۔ مسلمانوں پر انتظامی طاقت کی سختی دراصل ہندوتوا کے بے لگام جھنڈ کو معنی خیز جوش وخروش پیدا کرنے کی ضمانت دیتا ہے۔ کیونکہ بی جے پی یہ سمجھتی ہے کہ مسلمانوں کو نشانہ بنانا اور کمیونٹی کو عدم تحفظ اور خوف میں دھکیلنا اسکی ووٹ سیاست کے مفاد کے لئے ہے۔

بہرحال "امید" قانون نافذ ہونے سے وقف املاک کا مسئلہ ایک پیچیدہ مسئلہ بن چکا ہے۔ اس قانون کے ذریعہ وقف بورڈ کو مرکزی حکومت کے ذمہ داروں کے ماتحت کرنا صرف ریاستی طاقت کا بڑے پیمانے پر تجاوز کی کوشش ہی نہیں بلکہ اس سے دستور ہند کے آرٹیکل 26 کی خلاف ورزی بھی ہوتی ہے، جو ملک کے ہر شہری کو اپنے مذہب کے تحفظ اور اپنے مذہبی امور خود سنبھالنے کا حق دیتا ہے۔ لہٰذا یہ ترمیم شدہ وقف قانون مکمل طور پر آئین ہند کے منافی نظر آتا ہے۔ اس حوالے سے معروف وکلاء نشاندہی کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ وقف بورڈز کو پہلے ہی سختی سے ریگولیٹ کیا گیا تھا لیکن حالیہ بل سے حکومت کی دانستہ مداخلت اور غیر آئینی کنٹرول کی راہیں ہموار ہوتی ہیں۔ کہہ سکتے ہیں کہ اس کالے قانون سے حکومت کی منشاء واضح ہے کہ مسلم کمیونٹیز کے بعد عیساء اور پھر سکھ برادری کے املاک پر قبضے کا بلیو پرنٹ تیار ہے جبکہ گودی میڈیا اور بھگتوں کے ذریعہ یہ پیغام دیا جا رہا ہے کہ ہندوتوا کا ہتھوڑا مسلمانوں کے سر پر پڑا ہے، جس سے سنگھی کارکنوں اور اندھ بھگتوں کو جشن منانے کے بڑے مواقع مل رہے ہیں۔۔

حکومت کا کہنا ہے کہ ہندستان میں وقف بورڈ سب سے بڑے زمین مالکان میں سے ہیں۔ ملک بھر میں ا؟ ٹھ لاکھ 72 ہزار 351 وقف املاک ہیں جن کی زمین نو لاکھ 40 ہزار ایکڑ سے زیادہ بنتی ہے۔ اس مالیت کا اندازہ ایک کھرب دو ارب روپے کے لگ بھگ ہے۔ مودی حکومت کا مو؟ قف ہے کہ وقف املاک اور وقف بورڈز میں بڑے پیمانے کی بدعنوانیاں پائی جاتی ہیں جس کی اصلاحات ضروری ہے۔ مسلمان اور ملی تنظیمیں بھی ان املاک اور بورڈز میں بدعنوانی کو ایک سنگین مسئلہ مانتی ہیں' ان میں اصلاح کی ضرورت سمجھتی ہیں لیکن ان اصلاحات کی ا؟ ڑ میں مودی حکومت کی نیت ان زمینوں اور جاگیروں پر قبضے کی ہے۔ نیز حکومت کا مقصد یہ بھی ہے کہ اس خالص مذہبی معاملے میں حکومتی افراد اور غیر مسلموں کو بڑی تعداد میں شامل کروایا جائے۔ اس ایکٹ میں سب سے زیادہ متنازع بات ملکیت کے قوانین میں تبدیلی ہے۔ پہلے ایکٹ کے قانون میں "استعمال کے ذریعے وقف"، یعنی User'by'Waqf کا طریقہ موجود تھا جسکے تحت اگر کوئی جائیداد وقف کے استعمال میں ہے تو کاغذات نہ ہونے یا مشتبہ ہونے کی صورت میں بھی وہ وقف کے استعمال میں رہے گی۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ سیکڑوں سالوں میں مسلمان سلاطین' مغلیہ حکومت' انگریزی دور حکومت سے ہوتی ا؟ ئی ان زمینوں کے کاغذات یا تو ہیں ہی نہیں یا وہ قانونی ریکارڈ کے بغیر عطیہ کی گئی تھیں۔ بہت سی جائیدادیں ہیں جو نسل در نسل مسلمانوں کے زیر استعمال ہیں اور ان کے پاس رسمی دستاویزات تک نہیں۔ لیکن نئے ایکٹ میں "استعمال کے ذریعے وقف" کے طریقے میں تبدیلی کر دی گ ء ہے۔ پہلے وقف املاک سے متعلق مقدمات "وقف ٹریبونل" میں طے ہوا کرتے تھے' ٹریبونل کے فیصلے سے مطمئن نہ ہونے پر عدلیہ میں "نظر ثانی کی گزارش" بھی موجود تھی لیکن اب ترامیم کے ذریعے ٹریبونل ختم کر دیا گیا ہے اور یہ اختیار حکومت کے نامزد افسر اور عدالتوں کو دینے کی بات کی گئی ہے۔ اسی طرح نئے ایکٹ کے مطابق وقف بورڈ میں غیر مسلم افسران کو لازمی شامل کرنے اور وقف کا غیر مسلم چیف ایکزیکیٹو افسر CEO بھی مقرر کرنے کی گنجائش نکالی گ ء ہے۔ ان تبدیلیوں سے مسلمانوں کی نسل در نسل جائیدادیں بڑی تعداد میں حکومتی اختیار میں چلی جائیں گی۔ ایک عجیب شق یہ ہے کہ اگر کوئی مسلمان اپنی زمین 'وقف للہ' کرنا چاہتا ہے تو اسے یہ ثابت کرنا ہوگا کہ وہ پچھلے پانچ سال سے ایک باعمل مسلمان رہا تھا۔ اسطرح، ان تبدیلیوں پر مسلمانوں کو شدید اعتراضات اور بڑے تحفظات ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ بہت سے لوگوں نے غیر قانونی طور پر وقف زمینوں پر قبضہ کر رکھا ہے۔ نئے قانون میں انہیں یہ دعویٰ کرنے کا موقع مل جائے گا کہ یہ جائیداد انکی ہے۔ ایسے میں مسلمانوں کی ناراضگی بجا ہے۔ انکا سڑکوں پر اترنا، صدائے احتجاج بلند کرنا بھی جائز لیکن پر امن اور جمہوری طریقے سے کیونکہ شرپسند طاقتیں کسی بھی وقت اپنے کپڑے اور حلیے بدل کر بھیڑ میں شامل ہو سکتی ہیں اور احتجاج و انقلاب کو پر تشدد بنا کر بدنام کر سکتی ہیں اور کسی فتنہ و فساد کی آگ کیلئے ہمیں ہی مورد الزام ٹھرا کر ملک میں ایک غلط بیانیہ تیار کر سکتی ہیں۔ جیسا کہ مرشدآباد اور مالدہ میں ہو چکا ہے۔ لہٰذا ہمیں محتاط رہ کر اپنی آوازیں بلند کرنی ہیں نیز عدلیہ سے رجوع کر کے اپنے بنیادی حقوق کی پامالی اور دستور ہند کے منافی والے ترامیم پر قدغن لگانے یا ایکٹ منسوخ کرنے کا پٹیشن دائر کر کے قانونی لڑاء لڑنے کی اشد ضرورت ہے۔ حالانکہ ہماری ملی و مذہبی تنظیموں کے علاوہ کانگریس، ڈی ایم کے، مجلس اتحاد المسلمین، کمیونسٹ، راشٹریہ جنتا دل، ترنمول، مسلم لیگ، نیشنلسٹ کانگریس، عاپ و دیگر سیاسی جماعتوں نے عدالت عظمی سے رجوع تو ضرور کیا ہے لیکن گزشتہ دس پندرہ سال میں شاید ہی انہیں عدلیہ کے اہم فیصلوں میں کو ء بڑی راحت ملی ہو۔ اس لئے اس کا امکان بھی کم کم ہے کہ عدالت اس بل کو سرے سے غیرا؟ ئینی اور شہریوں کے بنیادی مذہبی حقوق کے خلاف ورزی قرار دیتے ہوئے اسے یکسر مسترد کر دے گی البتہ وہاں مضبوط دلائل پیش کئے گئے اور منضبط بحث کی جاتی ہے تو عدلیہ سے اتنی امید تو ضرور ہے کہ عدالت عظمی اس "امید ایکٹ" کی ترمیمات پر ازسرنو غور کرنے کی ہدایت مرکزی حکومت کو دے دے۔ بہرحال، جمہوری اور پرامن طریقے سے ہمیں اپنا احتجاج جاری رکھنا بھی ضروری ہے کیونکہ جب یہ آواز اٹھتی ہے تو سوچ کی نئی راہیں نظر آتی ہیں اور فکر کے نئے زاویے بھی کھلتے ہیں۔۔۔!!

سورۃ العنکبوت: ایک مختصر تعارف

محمد عبدالحفیظ اسلامی

خطیب مسجد صالحہ قاسم

اس مکی سورۃ میں 7 رکوع اور 69 آیات آئے ہیں، اس کا نام ''العنکبوت'' اس کی آیت کریمہ (41) مَثَلُ الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ اَوْلِیَآءَ کَمَثَلِ الْعَنْکَبُوْتِ سے ماخوذ ہے۔ حسن، عکرمہ، عطا اور جابر رحمہم اللہ کے نزدیک یہ ساری سورہ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔ اس کی آیات 56 تا 60 سے یہ بات صاف طور پر مترشح ہوتی ہے کہ یہ سورت ہجرت حبشہ سے کچھ پہلے نازل ہوئی تھی۔ اگر ہم اس سورت کو غور وفکر اور پوری توجہ اس کی طرف کرتے ہیں تو یقیناً ہمیں احساس ہوجائے گا کہ اس کے نزول کے وقت مسلمانوں پر بڑے شدید مصائب کا دور دورہ تھا۔ ایک طرف کفار کی مخالفت پوری شباب پر تھی تو دوسری جانب نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والے ایمانداروں پر کفار کی طرف سے ظلم وستم کے پہاڑ توڑے جارہے تھے۔ اس سورت میں جہاں پر صادق الایمان لوگوں کی ہمت بڑھانے اور ان کے اندر عزم اور استقامت پیدا کرنے کیلئے فرمان حق تعالیٰ ہوا وہیں پر ان لوگوں کی تربیت کا سامان کردیا گیا جو اپنے اندر کمزوریاں رکھتے تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ کفار مکہ کو بھی سخت طریقہ سے آگاہ کردیا گیا کہ اپنے حق میں اس انجام کو دعوت نہ دو جو عداوت حق کا طریقہ اختیار کرنے والے ہر زمانے کے لوگ دیکھتے رہے ہیں۔ ایک خاص بات جو اس سورت میں ہمیں ملتی ہے وہ یہ کہ جو نوجوان، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دست حق پرست پر ایمان لاچکے تھے، ان کے سامنے کچھ سوالات آرہے تھے، جسکا جواب اس سورۃ کی آیت کریمہ 8 میں دیا گیا۔ یعنی جو لوگ مسلمان ہوچکے تھے ان کے مشرک والدین کی طرف سے ان پر یہ زور ڈالا جارہا تھا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ساتھ چھوڑ دو۔ (دین حق سے کنارہ کش ہوجاؤ) اور ہمارے ہی دین پر قائم رہو۔ یہ امر بھی غور طلب ہے کہ مشرک والدین کی طرف سے قرآن ہی کا حوالہ دے کر یہ کہا جاتا تھا کہ دیکھو قرآن میں بھی تو یہ لکھا ہے کہ والدین کی نافرمانی نہ کرنا حقوق میں والدین کا حق سب سے زیادہ ہے۔ اگر تم ہماری بات کو نہ مان کر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ساتھ دیتے رہو گے تو تم اپنے ایمان کے خلاف کررہے ہو۔ اس کا بھرپور جواب آیت کریمہ 8 میں دیا کہ...... ''ہم نے انسان کو ہدایت کی ہے کہ اپنے والدین کے ساتھ نیک سلوک کرے لیکن اگر وہ تجھ پر زور ڈالیں کہ تو میرے ساتھ کسی ایسے (معبود) کو شریک ٹھہرائے جسے تو (میرے شریک کی حیثیت سے) نہیں جانتا تو ان کی اطاعت نہ کر''۔ (اس آیت کریمہ کے شان نزول کے سلسلہ میں) مسلم، ترمذی، احمد، ابوداؤد اور نسائی کی روایت ہے کہ یہ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ وہ 18، 19 سال کے تھے جب اُنھوں نے اسلام قبول کیا۔ ان کی ماں حمنہ بنتِ سفیان بن اُمیہ (ابوسفیان کی بھتیجی) کو جب معلوم ہوا کہ بیٹا مسلمان ہوگیا ہے تو اس نے کہا جب تک تو محمدؐ کا انکار نہ کرے گا میں نہ کھاؤں گی نہ پیوں گی، نہ سائے میں بیٹھوں گی۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ اس پر سخت پریشان ہوئے (یہاں تک کہ اپنی ماں کی محبت میں انکا منہ کھولکر لقمہ کھلاتے بالآخر) حضرت محمد رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوکر ماجرا عرض کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ کفار مکہ کو اپنے بے شمار خداؤں پر بڑا گھمنڈ تھا۔ وہ سمجھتے تھے کہ جب اتنے خدا ہماری پشت پناہی کرنے کیلئے موجود ہیں تو ہمیں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ایک خدا سے ڈرنے کی کیا ضرورت ہے۔ اس کے علاوہ مادی وسائل کی بھی ان کے ہاں کمی نہ تھی۔ وہ کعبہ کے متولی اور خدمت گار تھے سب قبائل ان کی دل سے عزت کرتے تھے اور کسی ہنگامی موقع پر انکے ادنیٰ اشارہ پر شمشیر بکف میدان میں آنے کیلئے تیار تھے۔ شجاعت و مردانگی اور جنگی مہارت میں بھی ان کا جواب نہ تھا۔ ان حالات کے پیش نظر انھیں اپنے مستقبل کے بارے میں کوئی تشویش نہ تھی وہ یہ سمجھتے تھے کہ ان کا قلعہ اتنا مستحکم اور محفوظ ہے کہ اس پر کوئی یلغار کارگر ثابت نہیں ہوسکتی۔ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہیں کہ اے حبیب! انکے یہ سارے آسرے انکے یہ سارے سہارے مکڑی کے جالے کی مانند ہیں اور تمام گھروں سے کمزور ترین گھر مکڑی کا گھر ہی ہے جو ایسے کمزور اور بودے گھر میں بستا ہو اور پھر قہر خداوندی کی بجلیوں کو دعوت دے رہا ہو۔ اس سے زیادہ احمق کوئی اور ہوسکتا ہے۔ (ضیاء القرآن از پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ) مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ نے اسکی دلنشیں تشریح یوں فرمائی کہ "اوپر جتنی قوموں کا ذکر کیا گیا ہے وہ سب شرک میں مبتلا تھیں اور اپنے معبودوں کے متعلق ان کا عقیدہ یہ تھا کہ یہ ہمارے حامی و مددگار اور سرپرست (Guardians) ہیں، ہماری قسمتیں بنانے اور بگاڑنے کی قدرت رکھتے ہیں، ان کی پوجاپاٹ کرکے اور انہیں (خوش کر کے) جب ہم ان کی سرپرستی حاصل کرلیں گے تو یہ ہمارے کام بنائیں گے اور ہم کو ہر طرح کی آفات سے محفوظ رکھیں گے۔ لیکن جیسا کہ اوپر کے تاریخی واقعات میں دکھایا گیا ہے، ان کے یہ تمام عقائد و اوہام اس وقت بالکل بے بنیاد ثابت ہوئے جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کی بربادی کا فیصلہ کردیا گیا۔ اس وقت کوئی دیوتا، کوئی اوتار، (کوئی کارساز)، کوئی روح اور کوئی جن یا فرشتہ، جسے وہ پوجتے تھے، ان کی مدد کو نہ آیا اور اپنی باطل توقعات کی ناکامی پر کف افسوس ملتے ہوئے وہ سب پیوند خاک ہوگئے۔ ان واقعات کو بیان کرنے کے بعد اب اللہ تعالیٰ مشرکین کو متنبہ کررہا ہے کہ کائنات کے حقیقی مالک و فرمانروا کو چھوڑ کر بالکل بے اختیار بندوں اور سراسر خیالی معبودوں کے اعتماد پر جو توقعات کا گھروندا تم نے بنا رکھا ہے اس کی حقیقت مکڑی کے جالے سے زیادہ کچھ نہیں ہے۔ جس طرح مکڑی کا جالا ایک انگلی کی چوٹ بھی برداشت نہیں کرسکتا اسی طرح تمہاری توقعات کا یہ گھروندا بھی خدائی تدبیر سے پہلا تصادم ہوتے ہی پاش پاش ہوکر رہ جائے گا۔ یہ محض جہالت کا کرشمہ ہے کہ تم اوہام کے اس چکر میں پڑے ہوئے ہو۔ حقیقت کا کچھ بھی علم تمہیں ہوتا تو تم ان بے بنیاد سہاروں پر اپنا نظام حیات کبھی تعمیر نہ کرتے۔ حقیقت بس یہ ہے کہ اختیارات کا مالک اس کائنات میں ایک رب العالمین کے سوا کوئی نہیں ہے اور اسی کا سہارا وہ سہارا ہے جس پر اعتماد کیا جاسکتا ہے۔ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لَا انْفِصَامَ لَهَا وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ۔ (البقرہ۔ آیت 256) "جو طاغوت سے کفر کرے اور اللہ پر ایمان لائے اس نے وہ مضبوط سہارا تھام لیا جو کبھی ٹوٹنے والا نہیں ہے اور اللہ سب کچھ سننے اور جاننے والا ہے"۔ (تفہیم القرآن سورہ عنکبوت) آیت 44 میں اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کی تخلیق کے بارے میں عمومی بات تو یہ بتائی کہ یہ سب یوں ہی نہیں بلکہ حق کے ساتھ پیدا کیا ہے یعنی عبث اور بے مقصد نہیں ہے، اسطرح مشرکین کو دعوت فکر دینے کے بعد آگے اہل ایمان کا ذکر ہوتا ہے جو توحید باری تعالیٰ کی نعمت سے سرفراز ہوئے ہیں یہ اسی واضح نشانی ودلیل نے انہیں راہ راست تک پہنچادیا، لہٰذا اللہ تعالیٰ کی قدرت کو جانو اسکی نعمتوں کی قدر کرو اپنے خیرخواہ (نبی ورسول صلی اللہ علیہ وسلم) کی مخالفت چھوڑ کر ایک ہی مالک، اللہ تعالیٰ کو اپنا معبود بنالو اسکے سواء کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے.........! بندے مومن کے لیے ہر وقت جس چیز کی ضرورت ہوتی ہے اس جانب بظاہر نبیؐ سے خطاب فرماتے ہوئے مسلمانوں کو متوجہ فرمایا گیا کہ اللہ نے جو کتاب بزریعہ وحی (اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر) اتاری ہے اسکی تلاوت کی جائے اور دوسرا حکم یہ دیا گیا کہ "واقم الصلوۃ"، نماز قائم کریں۔ یعنی تلاوت قرآن احکام الٰہی کو سمجھنے اور نصیحت لیتے رہنے کے لیے اشد ضروری اور نماز کی پابندی قرب الٰہی کے لیے لازمی قرار دیا چونکہ جب بندہ اللہ کا قرب حاصل کرنے نماز پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اسے تمام فحش اور برے کام سے بچنے کی توفیق عطا فرماتا ہے۔ الغرض ہر وقت یاد الٰہی سے اہل ایمان کی پوری زندگی ہدایت کی روشنی سے منور رہتی ہے۔ اس سورہ عنکبوت میں ہمیں یہ بات بھی ملتی ہے کہ، مشرکین مکہ انکار حق کرتے ہوئے معجزے، نشانیاں طلب کرتے ہیں حلانکہ انہیں اللہ کی کتاب پڑھ کر سنائی جارہی ہے جو سراسر رحمت ونصیحت ہے ایمان لانے والوں کے لیے۔ اور حق قبول کرنے والوں کے لیے تو یہ بہت بڑا معجزہ ہی تو ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم امی ہوکر بھی کتاب اللہ کی تعلیم دے رہے ہیں جو یہ آپکی رسالت کی سچائی کی واضح شہادت اور دلیل ہے۔۔۔! اس سورت میں مسلمانوں کو ہدایت کی گئی کہ اگر ظلم وستم ناقابل برداشت ہوجائے تو ایمان چھوڑ دینے بجائے اپنے گھر بار چھوڑ دو، بندگیٔ رب بجالانے، اپنے ایمان کی حفاظت کیلئے خدا کی زمین بہت بڑی ہے لہٰذا جہاں بھی خدا کی بندگی کرسکتے ہو وہاں چلے جاؤ، سورت کے آخر میں اس حقیقت کی یاد دہانی بھی کروائی گئی کہ ہر متنفس کو موت کا مزہ چکھنا اور اپنے رب کی طرف پلٹ کر جانا ہے اب ہر آدمی یہ فیصلہ کرلے کہ وہ مرکر اپنے مالک کی طرف جائے گا تو اسکے پاس "جان پر قربان کیا ہوا ایمان" ہوگا یا "ایمان پر قربان کی ہوئی جان"؟ انسان کے اندرون کی آواز کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر ان سے کائنات میں پائی جانے والی تمام چیزوں کے متعلق پوچھا جائے کہ یہ سب کس نے بنایا اور کون چلارہا ہے یہ ساری چیزیں کس کے قبضہ میں رہ کر اپنا کام انجام دے رہی ہیں، رزق کا کشادہ کرنا اس میں تنگی کردینا، آسمان سے پانی کا برسنا، مردہ پڑی زمین کا جی اٹھنا، وغیرہ ان ساری حقیقتوں کے بارے میں سوال کیا جائے تو انکی زبان پر ضرور یہی کلمہ ہوگا "اللہ" ان سب کا مالک اللہ ہی ہے تو حمد وتعریف کا مستحق بھی صرف وہی اللہ ہے۔ پھر تم کدھر سے دھوکہ کھارہے ہو، مگر اکثر لوگ سمجھتے نہیں۔ ایک اہم بات یہ کہ مسلمانوں کو ایک تسکین اور ہمت افزائی کی انتہا فرمادی اور بتادیا گیا کہ وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ط جو لوگ ہماری خاطر مجاہدہ کرینگے انہیں ہم اپنے راستے دکھائینگے۔ یعنی جو لوگ راہ حق پر چلتے ہوئے دنیا بھر میں اپنے لیے خطرات مول لیتے ہیں، انہیں اللہ تعالیٰ حالات کے رحم وکرم پر ہرگز نہیں چھوڑتا بلکہ ان مشکل حالات میں دستگیری ورہنمائی فرماتے رہتا ہے اور ہر موڑ وقدم قدم پر پشت پناہ بن کر نصرت واعانت کا معاملہ فرماتا ہے، کیونکہ وہ اپنے نیکوکار بندوں کا بہت قدرداں ہے۔

رابطہ:9849099228

عدالتِ عظمیٰ کا تاریخی فیصلہ؛ اردو کی تہذیبی اور آئینی حیثیت کی بازگشت

اسلم رحمانی

انجمن ندائے ادب، مظفرپور

جب کوئی قوم اپنے ماضی سے جڑنے کی سچی تڑپ رکھتی ہے، تو وہ سب سے پہلے اپنی زبان کی طرف پلٹتی ہے۔ کیونکہ زبان ہی وہ آئینہ ہے جس میں تہذیب، تاریخ، شعور، اور اجتماعی حافظہ جھلکتا ہے۔ اردو زبان محض ایک وسیلۂ ابلاغ نہیں، بلکہ ایک تہذیبی سفرنامہ ہے، جو صدیوں کے میل جول، مشرق و مغرب کی فکری آمیزش، اور عوام وخواص کی مشترکہ کاوشوں سے پروان چڑھا۔ اس زبان نے دربار سے بازار تک، صوفی خانقاہ سے انقلابی منچ تک، اور عاشقانہ غزل سے احتجاجی نظم تک ہر مرحلے میں اپنا رنگ جمایا۔ آج جب ہم اردو کے آغاز و ارتقاء کا جائزہ لیتے ہیں، تو دراصل ہم ہندوستانی معاشرت کی تہوں میں اترتے ہیں، جہاں یہ زبان ایک نازک مگر مضبوط دھاگے کی طرح سب کو جوڑے ہوئے ہے۔ اسی تہذیبی پس منظر میں حال ہی میں عدالتِ عظمیٰ ہند کا وہ تاریخی فیصلہ نہایت اہمیت کا حامل ہے، جس میں مہاراشٹر میں اردو زبان میں سرکاری سائن بورڈز کی موجودگی کو نہ صرف قانونی طور پر درست قرار دیا گیا بلکہ اسے ہندوستانی ثقافت کا جزوِلاینفک تسلیم کیا گیا۔ اس فیصلے نے اردو زبان کو محض اقلیتی زبان کے دائرے سے نکال کر قومی ورثے کی علامت کے طور پر پیش کیا، اور یہ واضح پیغام دیا کہ کسی زبان کو مٹانے یا محدود کرنے کی کوشش دراصل ایک پوری تہذیب کو نظرانداز کرنے کے مترادف ہے۔ عدالت کے اس اقدام نے اردو زبان کے تحفظ اور فروغ کی جدوجہد کو ایک نئی اخلاقی اور قانونی بنیاد عطا کی ہے۔ ہندوستان کی عدالتِ عظمیٰ نے اردو زبان کے سماجی، تہذیبی اور آئینی مقام کی توثیق کرتے ہوئے مہاراشٹرا کے اکولا ضلع پاتور کے ایک بلدیاتی ادارے کے سائن بورڈ پر اردو کے استعمال کو برقرار رکھا۔ عدالت نے واضح الفاظ میں کہا کہ: "زبان ثقافت ہے۔ زبان خیالات کے تبادلے کا ذریعہ ہے جو مختلف نظریات اور عقائد رکھنے والے لوگوں کو قریب لاتی ہے اور اسے ان کی تقسیم کا سبب نہیں بننا چاہیے۔" یہ فیصلہ صرف ایک قانونی رائے نہیں بلکہ ہندوستان کی تکثیری تہذیب، لسانی تنوع اور مشترکہ شعور کی توثیق ہے۔ عدالت نے اردو کو "گنگا-جمنی تہذیب کا بہترین نمونہ" قرار دیتے ہوئے اس غلط فہمی کو رد کیا کہ اردو بھارت کے لیے اجنبی زبان ہے۔ یہ مقدمہ مہاراشٹرا کے ضلع اکولا کے قصبہ پاتور کی میونسپل کونسل سے متعلق تھا، جہاں ایک سابق کونسلر نے اردو میں سائن بورڈ کے استعمال کو عدالت میں چیلنج کیا۔ عرضی گذار کا موقف تھا کہ سرکاری عمارت پر اردو زبان کا استعمال" قانون کے خلاف" ہے۔ بمبئی ہائی کورٹ نے اس درخواست کو خارج کرتے ہوئے قرار دیا تھا کہ: مہاراشٹرا لوکل اتھارٹیز (آفیشل لینگویجز) ایکٹ، 2022 اردو کے استعمال پر کوئی پابندی عائد نہیں کرتا، اور اردو کا استعمال ایک بلدیاتی ادارے کی جانب سے "مؤثر ابلاغ" کے لیے بالکل جائز ہے۔ اسی فیصلے کے خلاف سپریم کورٹ میں اپیل کی گئی، جسے جسٹس سدھانشو دھولیا اور جسٹس کے ونود چندرن پر مشتمل دو رکنی بنچ نے منظور نہ کرتے ہوئے ہائی کورٹ کے فیصلے کو برقرار رکھا۔ فیصلے سے اہم اقتباسات (بحوالہ: اننت کرشنن جی، دی انڈین ایکسپریس ویب سائٹ، 16 اپریل 2025) "ہماری غلط فہمیاں، اور شاید زبان کے خلاف ہمارے تعصبات کو اس حقیقت کے ساتھ بہادری اور سچائی کے ساتھ پرکھا جانا چاہیے، کہ یہ عظیم تنوع ہی ہماری طاقت ہے۔" "یہ غلط فہمی ہے کہ اردو بھارت کے لیے اجنبی زبان ہے۔ یہ ایک زبان ہے جو اسی سرزمین پر پیدا ہوئی۔" "زبان مذہب نہیں ہے۔ زبان مذہب کی نمائندگی بھی نہیں کرتی۔ زبان ایک کمیونٹی، ایک علاقے، ایک قوم کی ملکیت ہے: نہ کہ کسی مذہب کی۔ اردو گنگا-جمنی تہذیب یا ہندوستانی تہذیب کا بہترین نمونہ ہے، جو شمالی اور وسطی ہندوستان کے میدانوں کی مرکب ثقافتی روایت ہے۔" زبان خیالات کے تبادلے کا ذریعہ ہے۔ اگر میونسپل کونسل کے دائرے میں رہنے والے لوگ اردو سے واقف ہیں تو سرکاری زبان یعنی مراٹھی کے ساتھ ساتھ اردو کے استعمال پر کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہیے۔" یہ حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ اردو زبان کی پیدائش ہندوستان کے شمالی میدانوں میں صدیوں پر محیط تہذیبی میل جول کا نتیجہ ہے۔ اسے فارسی، عربی، ترکی، ہندی، پنجابی اور دیگر دیسی زبانوں کے امتزاج سے جنم لینے والی ایک لشکری زبان کے طور پر دیکھا جاتا ہے، جو اسی ملک ہندوستان میں جنم لے کر عوامی سطح پر ابلاغ کا مشترکہ ذریعہ بن گئی۔ گنگا-جمنی تہذیب؛ کا تصور دراصل اسی مشترکہ زبان وثقافت کی بنیاد پر قائم ہوا۔ اردو نے نہ صرف عوام کے دلوں کو جوڑا بلکہ صوفیائے کرام، بھگتی سنتوں، اور ادیبوں کی زبان بن کر بھارت کی تکثیری شناخت کو دوام بخشا۔ برطانوی استعمار نے 19ویں صدی میں اردو اور ہندی کے درمیان مصنوعی خلیج پیدا کی۔ اردو کو مسلمانوں کی زبان اور ہندی کو ہندوؤں کی زبان قرار دے کر ایک لسانی بنیاد پر تقسیم کی راہ ہموار کی گئی۔ اس سیاسی تقسیم کے نتیجے میں، اردو کو فارسی رسم الخط میں محدود کر دیا گیا، اور ہندی کو دیوناگری میں لکھنے پر زور دیا گیا۔ یہ اس وقت ہوا جب زبان کو مذہب سے جوڑ کر ایک تہذیبی ورثے کو پارہ پارہ کرنے کی کوشش کی گئی۔ سپریم کورٹ نے اسی پس منظر میں کہا: "ہندی اور اردو دونوں طرف کے [illegible] نے ایک رکاوٹ بنا دیا، جس کے نتیجے میں ہندی زیادہ سنسکرتی ہو گئی اور اردو زیادہ فارسی زدہ۔ یہ وہ تفریق ہے جسے نوآبادیاتی طاقتوں نے مذہب کی بنیاد پر بانٹنے میں استعمال کیا۔" ستم بالائے ستم یہ ہوا کہ 1947 کی تقسیم نے اردو کو مزید نقصان پہنچایا۔ پاکستان میں اردو کو قومی زبان قرار دیے جانے کے بعد بھارت میں اسے "غیرملکی" یا "مخالف" زبان کی نگاہ سے دیکھا جانے لگا۔ جبکہ سچ یہ ہے کہ: اردو بھارت میں پیدا ہوئی، اور آج بھی ملک کے لاکھوں افراد کی مادری زبان ہے۔ عدالت نے 2001 اور 2011 کی مردم شماری کا حوالہ دیتے ہوئے واضح کیا: "اردو بھارت کی چھٹی سب سے زیادہ بولی جانے والی زبان ہے۔ 2011 میں 270 مادری زبانوں میں اردو کا نمایاں مقام ہے۔" عدالت نے ایک اور اہم نکتہ اجاگر کیا کہ ہندی اور اردو دو مختلف زبانیں نہیں بلکہ ایک ہی لسانی خاندان کی شاخیں ہیں۔ عوامی سطح پر استعمال ہونے والی ہندی میں آج بھی اردو کے بے شمار الفاظ شامل ہیں: "یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ روزمرہ کی ہندی گفتگو اردو کے الفاظ یا اردو سے ماخوذ الفاظ کے بغیر ممکن نہیں۔ خود ہندی کا لفظ فارسی لفظ ہندوی سے نکلا ہے۔" عدالتی نظام، بیوروکریسی، اور عوامی گفتگو میں اردو کی موجودگی ناقابل انکار ہے: "عدالت، حلف نامہ، وکالت نامہ، دستی، پیشی" سب اردو یا اردو سے ماخوذ الفاظ ہیں۔" سپریم کورٹ کا فیصلہ صرف اردو زبان کا دفاع نہیں، بلکہ ہندوستان کے لسانی تکثیر، تہذیبی ہم آہنگی، اور آئینی روح کی پاسداری کا اعلامیہ ہے۔ عدالت نے یاد دلایا: "ہمیں اپنی تنوع، بشمول اپنی متعدد زبانوں کا احترام کرنا چاہیے اور خوشی منانی چاہیے۔" اب وقت ہے کہ اردو کو اس کی مادری سرزمین میں محض جذباتی یا اقلیتی زبان کے طور پر نہ دیکھا جائے، بلکہ اسے ہندوستان کی تہذیبی، لسانی اور آئینی تاریخ کا ایک بنیادی ستون تسلیم کیا جائے۔ سپریم کورٹ کا حالیہ فیصلہ محض اردو سائن بورڈز کا قانونی جواز نہیں، بلکہ یہ اردو کی تہذیبی اور آئینی حیثیت کی بازگشت ہے۔ یہ فیصلہ اس بات کی گواہی ہے کہ اردو زبان نہ صرف ہندوستان کی زمین سے جڑی ہے بلکہ اس کی روح میں بھی پیوست ہے۔ آج ضرورت ہے کہ اردو کو اسی احترام اور وقار کے ساتھ دیکھا جائے جس کے وہ حقیقی طور پر مستحق ہے۔ نہ ایک مذہب کی زبان، نہ ایک قوم کی، بلکہ پورے ہندوستان کی زبان۔ سپریم کورٹ کا یہ فیصلہ اردو کے خلاف پروان چڑھائے گئے شکوک و شبہات، سیاسی تعصبات، اور لسانی تعفن کے مقابل ایک تازہ ہوا کا جھونکا ہے۔ یہ فیصلہ اعلان ہے اس سچ کا جو اردو کے ساتھ انصاف کا متقاضی ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ کیا ہم صرف فیصلے پر خوشی منائیں یا اب عملی قدم بھی اٹھائیں؟ اردو کے فروغ کی جانب عملی اقدامات: اب وقت آچکا ہے کہ اردو کو صرف جذباتی نعروں یا تہذیبی علامت کے طور پر یاد کرنے کے بجائے، اس کی ترویج و اشاعت کے لیے مؤثر اور عملی اقدامات کیے جائیں۔ اردو زبان کا تحفظ محض ماضی کی وراثت کو سنبھالنا نہیں، بلکہ ایک بہتر، جامع اور ہم آہنگ مستقبل کی تشکیل ہے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ: (1) اردو کو تعلیمی نظام میں رچایا جائے۔ پرائمری سے اعلیٰ تعلیم تک اردو کی تدریس کے لیے وسائل، اساتذہ، اور نصاب کو بہتر بنایا جائے۔ (2) اردو میڈیا اور ڈیجیٹل پلیٹ فارمز کو فروغ دیا جائے۔ اردو ویب سائٹس، ایپلی کیشنز، سوشل میڈیا اور یوٹیوب چینلز کے ذریعے نئی نسل سے رابطہ قائم کیا جائے۔ (3) ادبی و ثقافتی سرگرمیوں کی سرپرستی کی جائے۔ اردو مشاعرے، ڈرامے، سیمینار، کتاب میلے اور اردودن کی تقریبات کو بھرپور انداز میں منایا جائے۔ (4) اردو کو دفتری و عدالتی سطح پر نافذ کیا جائے۔ جہاں اردو دوسری سرکاری زبان ہے، وہاں اس کا مؤثر نفاذ یقینی بنایا جائے۔ (5) اردو اساتذہ کی تقرری اور تربیت پر توجہ دی جائے۔ اردو اساتذہ کے عہدوں کو فوری طور پر پر کیا جائے اور ان کی پیشہ ورانہ تربیت کا اہتمام کیا جائے۔ (6) اردو بولنے والوں کے آئینی حقوق کا احترام کیا جائے۔ اردو داں طبقے کے ساتھ لسانی امتیاز ختم ہو، اور ان کی زبان کو عزت اور عملیت کا درجہ ملے۔ سپریم کورٹ کا یہ فیصلہ نہ صرف اردو زبان کی حمایت میں ہے، بلکہ یہ ہندوستان کی آئینی روح، لسانی ہم آہنگی، اور تہذیبی تکثیر کا استعارہ ہے۔ یہ وقت ہے کہ ہم اردو کو اس کے اصل مقام پر فائز کریں۔ نہ ایک مذہب کی زبان، نہ ایک قوم کی، بلکہ پورے ہندوستان کی مشترکہ زبان۔ کیونکہ اردو محض زبان نہیں، ایک تہذیب ہے۔ اور جو اپنی تہذیب کو بھول جائے، وہ اپنے آپ کو بھول بیٹھتا ہے۔

کیا Taurat اور Torah
ایک ہی الہامی کتاب ہے؟

ریاض فردوسی

یہودیوں کی مقدس کتاب Tanakh کے نام سے مشہور ہے، یہ ایک اصطلاح ہے جو Neviim، Torah اور Ketuviim میں سے ہر ایک کے ابتدائی حرف سے تشکیل ہوا ہے۔ Neviim کے معنی انبیاء (Prophets) اور Ketuviim کے معنی کتابیں (Writings) ہیں۔ Tanakh کو عبرانی بائبل (Hebrew Bible) بھی کہا جاتا ہے۔ درحقیقت عبرانی بائبل کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے: پہلا حصہ تورات (Torah) کہلاتا ہے جو عبرانی بائبل کے پہلی پانچ کتابوں پر مشتمل ہے، دوسرا حصہ انبیاء یا Neviim کہلاتا ہے جس میں اٹھارہ کتابیں ہیں اور تیسری کتاب کا نام Ketuviim ہے یا "تحریریں" جس میں گیارہ کتابیں ہیں۔ عبرانی بائبل کی یہ تقسیم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نبوت کے وقت بھی رائج تھی۔ یسوع نے اپنے شاگردوں کو بتایا کہ موسیٰ کی شریعت، انبیاء اور زبور میں جو کچھ بھی اس کے بارے میں لکھا ہے اسے پورا ہونا ہے (لوقا۔44۔24) ان کتابوں میں دنیا کی تخلیق سے لے کر وعدہ شدہ سرزمین (کنعان) میں یہودیوں کی آمد تک کی تاریخ کی نیم تاریخی اور افسانوی داستان موجود ہے۔ ان کتابوں کے مشمولات میں موسوی قانون کا ایک بڑا حصہ موجود ہے۔ یہ کتابیں روایتی طور پر موسیٰ علیہ السلام سے منسوب ہیں لیکن یہ بات یقینی ہے کہ ان کتابوں کو موسیٰ علیہ السلام نے یا موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں نہیں لکھی گئیں تھیں، کیونکہ کتاب استثناء کے آخر میں موسیٰ علیہ السلام کے موت کا ذکر ہے تو یہ کیونکر ہوسکتا ہے کہ کوئی نبی کتاب میں اپنی ہی موت کا ذکر کرے۔ موجودہ شکل میں یہ کتابیں غالباً یہودیوں کی بابل کی قید سے واپسی کے کچھ عرصے بعد مرتب کی گئی تھیں۔ کہا جاتا ہے کہ یہ کتابیں جلاوطنی کے پہلے دور کے بعد لکھی گئیں۔ بابل کے بادشاہ نبوکدنضر نے یہوداہ کی سلطنت (Kingdom of Judah) پر 597 ق م میں حملہ کیا اور وہاں کے باشندوں کا قتل عام کیا۔ ہیکل سلیمانی کو ناپاک کرکے زمین بوس کردیا گیا تورات کے نسخے جلادیے گئے، زندہ بچ جانے والوں کو بابل بھیج دیا گیا۔ چند سالوں کے بعد 539 ق م میں اللہ تعالیٰ نے یہودیوں پر رحم فرمایا اور فارس کا ایک عظیم بادشاہ Cyrus کو مبعوث کیا۔ اس نے یہودیوں کو اپنے وطن واپس آنے اور اپنا معبد نئے سرے سے تعمیر کرنے کی اجازت دی۔ ان جلاوطنوں کے درمیان جو یہوداہ واپس آئے ان میں حضرت عزیر علیہ السلام (Prophet Ezra) بھی تھے۔ کہا جاتا ہے کہ انہوں نے تورات کو اپنی یاد سے دوبارہ مرتب کیا۔ یہ جلاوطنی کے بعد کا دور تھا جب تورات کی تصنیف ہوئی تھی۔ یہوداہ کی سلطنت کے زوال کے بعد یہودیوں کی ایک بڑی تعداد مصر کے اسکندریہ کی طرف ہجرت کرگئی۔ اسکندریہ کے یونانی یہودیوں نے یہاں عبرانی بائبل کا یونانی نسخہ تیار کیا۔ اسے Septuagint کہتے ہیں۔ روایت یہ ہے کہ تیسری صدی قبل مسیح میں مصر کے ایک حکمران بطلیمی دوم (Ptolemy II) نے 72 یہودی اسکالرز کو عبرانی بائبل کا یونانی میں ترجمہ مکمل کرنے کے لیے حکم دیا تاکہ اسکندریہ کی لائبریری کو اس کتاب سے مزین کیا جاسکے۔ بہت سی غیر مستند کتابیں بھی Septuagint میں شامل کی گئی ہیں، ان کتابوں کو Apocrypha یعنی غیر مستند کتابیں کہا جاتا ہے۔ پروٹسٹنٹ Septuagint میں شامل ان اضافی کتابوں کو حقیقی اور مستند نہیں مانتے۔ تاہم کیتھولک نے Septuagint کی تمام کتابوں کو مستند تسلیم کیا ہے۔ عبرانی بائبل یا عہد نامہ قدیم (Old Testament) کی پہلی پانچ کتابوں کو Pentateuch بھی کہا جاتا ہے۔ یہ ایک یونانی اصطلاح ہے جس کا مطلب پانچ کتابیں ہیں۔ یہ پانچ کتابیں بالترتیب اس طرح ہیں: پیدائش (Genesis)، خروج (Exodus)، احبار (Leviticus)، نمبر (Numbers) اور استثنا (Deuteronomy)۔ سامریوں (Samaritans) نے Pentateuch کی پانچوں کتابوں کو اپنے مقدس صحیفے کے طور پر قبول کیا لیکن انہوں نے عہد نامہ قدیم کی دوسری کتابوں کو بطور صحیفہ قبول نہیں کیا۔ تنخ (Tanakh) کے علاوہ یہودیوں کے پاس ایک اور مقدس کتاب ہے جسے مشنا (Mishnah) کہتے ہیں۔ یہودیوں کا عقیدہ ہے کہ تحریری تورات (Written Law) کے علاوہ زبانی تورات (Oral Torah) بھی موسیٰ علیہ السلام کو کوہ سینا پر دیا گیا تھا۔ ان روایات کو زبانی نسل در نسل منتقل کیا جاتا رہا لیکن جب لوگوں نے ان روایات کو بھولنا شروع کیا تو اسے محفوظ رکھنے کے لیے ربی یہوداہ (Rabbi Judah) نے تقریباً 150 عیسوی میں اسے مرتب کیا۔ یہودی علماء نے مشنہ پر تفسیریں لکھیں جسے تلمود (Talmud) کے نام سے جانا جاتا ہے، یہ دو قسم کی ہے۔ یروشلم تلمود (Jerusalem Talmud) جو یروشلم میں 450 عیسوی کے آس پاس لکھا گیا تھا۔ دوسرا بابل کا تلمود (Babylonian Talmud) کہلاتا ہے جو ایک صدی بعد عراق کے شہر بابل میں لکھا گیا۔ جلاوطنی کے بعد یہودیوں نے آرامی زبان استعمال کی، اور یسوع مسیح کے بارے میں کہا جاتا ہے آرامی زبان میں انہوں نے دین کی تبلیغ کی۔ اسی آرامی زبان میں عبرانی تورات کا ترجمہ کیا گیا۔ ان کو Targums کہتے ہیں۔ سامی یا سریانی کا تیسرا نام آرامی ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وقت فلسطین، کنعان میں آرامی زبان ہی بولی جاتی تھی۔ جو عبرانی زبان کی ایک شاخ ہے۔ موجودہ عربی قدیم آرامی ہی کی ایک ترمیم شدہ صورت ہے۔ البتہ رسم الخط میں تبدیلی ہوگئی ہے، لیکن یہ تبدیلی اسلام سے بہت پہلے رونما ہوئی تھی۔ یہودیوں کی مختلف کتابوں کی تصنیف کی تاریخ کا تحقیق کرنے کے بعد اب یہ کہا جاسکتا ہے کہ قرآن مجید میں جس تورات کا ذکر ہے اس سے مراد عبرانی بائبل (Tanakh) یا Pentateuch یا Septuagint یا Mishnah یا Talmud وغیرہ نہیں ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اصل تورات یہودیوں کے پاس نہیں ہے، وہ غائب ہے یا کسی طرح گم ہے۔ ان کے پاس جو صحیفے ہیں وہ جلاوطنی کے دور کے بعد تحریر کیا گیا اور مختلف ادوار میں ان کا مختلف زبانوں میں ترجمہ کیا گیا۔ نبی کریم ﷺ کے حیات طیبہ کے وقت مدینہ کے یہودیوں کے پاس جو مذہبی کتاب تھی وہ عبرانی بائبل کا عربی ورژن یا ترجمہ تھا۔ قرآن مجید کے مختلف مقامات میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم نے تورات نازل کیا۔ تاریخ سے یہ واضح ہے کہ تورات پیغمبر موسیٰ علیہ السلام پر نازل کیا گیا۔ بائبل اور قرآن مجید کے بیان سے یہ بھی واضح ہے کہ یہ کتاب کوہ سینا پر پتھر کی تختیوں پر تحریری شکل میں موسیٰ علیہ السلام کو عطا کیا گیا۔ اس تحریری تورات کو یہودی Written Torah کہتے ہیں۔ دوسری بات یہ واضح ہوئی کہ تورات صرف موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ تک کے واقعات سے متعلق تھا۔ اس لیے تورات سے مراد یہودیوں کی جدید مذہبی کتابیں Tanakh یا Pentateuch یا Septuagint یا Mishnah وغیرہ نہیں ہیں کیونکہ یہ کتابیں موسیٰ علیہ السلام کے انتقال کے بعد جلاوطنی کے بعد کے دور میں لکھی گئی۔ قرآن مجید سے یہ بھی ثابت ہے کہ تورات میں آخری نبی کریم ﷺ کی پیشنگوئیاں بھی لکھی ہوئی تھی۔ Torah کی آخری کتاب Deuteronomy میں حضور ﷺ کی پیشنگوئی موجود ہے۔ موجود کتاب Exodus اور Deuteronomy میں بھی پیغمبر موسیٰ علیہ السلام کی شریعت موجود ہے۔ سورۃ المائدۃ آیت نمبر 45 میں اللہ تعالیٰ کا قصاص کا قانون بیان ہوا ہے" تو عبداللہ بن سلام نے وہ آیت کھول کر حضور ﷺ کو دکھادی۔ یہ کتاب غالباً Deuteronomy کی ہی کتاب ہوگی۔ سورۃ المائدۃ، آیت نمبر 43 میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "اور یہ تمہیں حکم کس طرح بناتے ہیں جب کہ تورات ان کے پاس موجود ہے جس میں اللہ کا حکم موجود ہے، پھر حکم بنانے کے بعد برگشتہ ہوجاتے ہیں! یہ ہرگز باایمان لوگ نہیں ہیں"۔ حالانکہ اس آیت میں یہ بات کہی گئی ہے کہ تورات یہودیوں کے پاس ہے جس میں اللہ کا حکم موجود ہے لیکن اس سے اصل تورات مراد نہیں ہے، جو موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی تھی۔ Deuteronomy کو Book of law بھی کہا جاتا ہے۔ جسے قرآن مجید تصدیق کرتی ہے ان کی چند مثالیں یہ ہیں: کتاب پیدائش (Genesis) میں زمین اور آسمان کی پیدائش چھ دنوں میں ہوئی، اسی کتاب میں پیغمبر آدم علیہ السلام کے دو بیٹوں ہابیل اور قابیل کے قصہ کا ذکر ہے، پیغمبر نوح علیہ السلام کے دور نبوت میں سیلاب کا آنا اور انکی قوم کا ہلاک ہونا اور نوح علیہ السلام کا ساڑھے نو سو سالوں تک تبلیغ کرنا، اسی طرح پیغمبر لوط علیہ السلام کا تبلیغی علاقے سدوم اور عمورہ کا برباد ہونا۔ ان تمام واقعات کا قرآن مجید تصدیق کرتا ہے۔ کتاب پیدائش میں یوسف علیہ السلام اور ان کے بھائیوں کا مفصل واقعہ بیان ہوا ہے۔ تھوڑے سے فرق کے ساتھ قرآن مجید اس واقعہ کا بھی تصدیق کرتا ہے۔ کتاب خروج (Exodus) میں یہ بیان ہے کہ فرعون نے بنی اسرائیلیوں کو غلام بنایا اور انکے بیٹوں کو قتل کیا اور بیٹیوں کو زندہ رکھا: پیغمبر موسیٰ علیہ السلام کی پرورش فرعون کے گھر میں ہوئی، موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں ایک قبطی مارا گیا، موسیٰ علیہ السلام مدین ہجرت کرگیے اور وہاں ان کا نکاح شعیب علیہ السلام کی بیٹی سے ہوا، کوہ سینا (Mount Sinai) پر موسیٰ علیہ السلام کا اللہ تعالیٰ سے کلام ہوا اور پھر فرعون کو دین کی دعوت پیش کی، جادوگروں سے انکا مقابلہ ہوا، فرعوں کو شکست ہوئی، جادوگر ایمان لا، فرعون کی فوج نے موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کا تعاقب کیا اور بالآخر بحر احمر (Red Sea) میں ایک خشکی راستہ معجزانہ طور پر تعمیر ہوا جس سے ہوکر بنی اسرائیل جزیرہ نما سینائی (Sinai Peninsula) پہنچے، اور فرعون کا فوج غرقاب ہوا، منی وسلویٰ کا نزول ہوا، کوہ سینا پر موسیٰ علیہ السلام کو تورات عطا کیا گیا۔ یہ سارے تفصیلات کو قرآن مجید تصدیق کرتا ہے۔ کتاب 1Samuel میں پیغمبر سموئیل علیہ السلام (Samuel) کا طالوت علیہ السلام کا بطور بادشاہ کے انتخاب کا ذکر ہے۔ بنی اسرائیل کے اصرار پر سموئیل علیہ السلام نے طالوت (Saul) کو بنی اسرائیلیوں کا بادشاہ مقرر کیا۔ لیکن چند لوگوں نے طالوت کے انتخاب پر ناراضگی کا اظہار کیا۔ سورہ ال بقرہ اس واقعہ کا تصدیق کرتا ہے۔ کتاب Samuel اول میں پیغمبر داود علیہ السلام کے ہاتھوں جالوت (Goliath) کے قتل کا ذکر ہے۔ یہ مصدقہ واقعہ سورہ البقرہ میں بھی مذکور ہے۔ کتاب Jonah میں پیغمبر یونس علیہ السلام کا اپنی قوم سے واپس لوٹ آنا اور مچھلی کے پیٹ میں چند روز تک کے رہنے کا ذکر ہے۔ سورہ یونس اس واقعہ کی تصدیق کرتا ہے۔ اس طرح ہم دیکھتے ہیں کہ قرآن مجید یہودیوں کی کتابوں میں بیان بہت سے واقعات کا تصدیق کرتا ہے۔ جہاں تک تورات یا انجیل کے آسمانی صحیفے ہونے کا تعلق ہے قرآن مجید آشکارا طور پر ان کے آسمانی ہونے کی تصدیق کرتا ہے، ان کے لانے والوں کی نبوت و رسالت کی بھی نہایت غیر مبہم الفاظ میں تصدیق کرتا ہے، ان کی تعلیمات کی بھی اصولی طور پر تصدیق کرتا ہے۔ قرآن اگر تردید کرتا ہے تو صرف ان چیزوں کی تردید کرتا ہے، جو غلط طریقوں سے ان صحیفوں میں شامل کردی گئی ہیں یا تحریف کرکے جن کی اصلی شکل بگاڑ دی گئی ہے۔ اسی بات کو قرآن مجید (تصدیق کرتی ہے اس چیز کی جو تمہارے پاس ہے) اور (تصدیق کرتی ہے اپنے سے اگلی کتاب تورات کی) کہہ کر بیان کرتا ہے۔

رابطہ:9968012976

اب دہلی میں بھی اتر پردیش والا اصول نافذ

بغیر اجازت لاؤڈ اسپیکر کے استعمال پر لگے گا جرمانہ

17 اپریل: اتر پردیش کے بعد اب دہلی میں بھی لاؤڈ اسپیکر کے استعمال سے متعلق سخت ہدایات جاری کی گئی ہیں۔ دہلی پولیس نے لاو ?ڈاسپیکر کے لیے نئے اصول جاری کیے ہیں، جس کے مطابق مذہبی مقامات سمیت سبھی جگہوں پر مقررہ ڈیسی بل (ڈی بی) حد پر عمل کرنا لازمی ہوگا۔ ساتھ ہی بغیر اجازت لاؤڈاسپیکر کا استعمال ممنوع قرار دیا گیا ہے، جس کی خلاف ورزی پر سخت جرمانہ لگایا جائے گا۔

نئے اصولوں میں صنعتی، رہائشی اور سائلنٹ زون کے لیے الگ الگ صوتی حدیں مقرر کی گئی ہیں۔ ٹینٹ ہاؤس سے بھی لاؤڈاسپیکر لینے کے لیے پولیس کی اجازت لازمی ہوگی۔ پولیس کے ذریعہ جاری ہدایت میں بتایا گیا ہے کہ عوامی مقامات پر آواز کی سطح زیادہ سے زیادہ 10 ڈی بی (اے) تک ہی محدود ہوگی۔ ذاتی ملکیت والے صوتی سسٹم کی آواز مقررہ حد سے 5 ڈی بی (اے) سے زیادہ نہیں ہونی چاہیے۔ ہدایت میں انڈسٹریل ایریا میں صبح 6 بجے سے رات 10 بجے تک 75 ڈی بی آواز کی اجازت اور رات 10 بجے سے صبح 6 بجے تک 70 ڈی بی آواز کا پیمانہ طے کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ رہائشی علاقوں میں صبح 6 بجے سے رات 10 بجے تک 55 ڈی بی آواز کی اجازت ہوگی، اور رات 10 بجے سے صبح 6 بجے تک 45 ڈی بی آواز کی سطح مقرر کی گئی ہے۔ سائلنس زون میں صبح 6 بجے سے رات 10 بجے تک 50 ڈی بی آواز کی اجازت ہوگی، جبکہ رات 10 بجے سے صبح 6 بجے تک آواز کی حد 40 ڈی بی مقرر کی گئی ہے۔

دہلی پولیس کے ذریعہ جاری حکم میں کہا گیا ہے کہ سبھی ٹینٹ، لاؤڈاسپیکر اور جنریٹر فراہم کرنے والوں کو واضح ہدایت دی جاتی ہے کہ وہ مقامی پولیس کی تحریری اجازت کے بغیر صارفین کو سامان نہ دیں۔ ضلع ڈی سی پی کو یہ یقینی بنانا چاہیے کہ ایسے سامان مہیا کرانے والے بھی اصولوں پر عمل کریں اور ایسا نہ کرنے والوں کے خلاف قانونی کارروائی کریں۔

دہلی پولیس نے اصول توڑنے والوں کے لیے جرمانہ بھی طے کیا ہے۔ لاؤڈاسپیکر پبلک ایڈریس سسٹم کے نامناسب استعمال پر 10 ہزار روپے کا جرمانہ اور سامانوں کی ضبطی ہوگی۔ ڈی جی سیٹس (جنریٹر سیٹس) پر حدِ اصول کے مطابق جرمانہ عائد کیا جائے گا۔ 1000 کے وی اے سے زیادہ پر 100000 روپے، 1000-62.5 کے وی اے پر 25 ہزار روپے، 32.5 کے وی اے تک پر 10 ہزار روپے اور آواز پیدا کرنے والے سامانوں کے استعمال پر جرمانہ 50000 روپے اور سامانوں کی ضبطی یا سیلنگ ہوگی۔ پٹاخوں پر طے حد کے باہر پھوڑنے کی صورت میں کارروائی ہوگی، جبکہ مذہبی تقاریب، شادی یا ریلی میں احکام کی خلاف ورزی پر 10 ہزار روپے (رہائشی) اور 20 ہزار روپے (سائلنس زون) کا جرمانہ بھرنا ہوگا۔

☆☆☆☆

راہل گاندھی اگلے ہفتہ کریں گے امریکہ کا دورہ

براؤن یونیورسٹی میں دیں گے خطاب

نئی دہلی 17 اپریل: لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف اور کانگریس کے سینئر رہنما راہل گاندھی اگلے ہفتے امریکہ کے دو روزہ دورے پر روانہ ہوں گے۔ پارٹی کے مطابق یہ دورہ 21 اور 22 اپریل کو ہوگا، جس دوران راہل گاندھی امریکہ کی معروف براؤن یونیورسٹی میں خطاب کریں گے۔ وہ یونیورسٹی کے فیکلٹی اراکین اور طلبہ سے براہ راست گفتگو بھی کریں گے۔ کانگریس کے میڈیا اور تشہیر کے شعبے کے سربراہ پون کھیڑا نے جمعرات کو ایک سوشل میڈیا پوسٹ کے ذریعے اس دورے کی تفصیلات دی۔ انہوں نے پلیٹ فارم ایکس پر بتایا کہ ''راہل گاندھی 21 اور 22 اپریل کو امریکہ کے ریاست روڈ آئلینڈ میں واقع براؤن یونیورسٹی کا دورہ کریں گے، جہاں وہ خطاب کے علاوہ تعلیمی ماہرین اور طلبہ سے تبادلہ خیال کریں گے۔" راہل گاندھی کے اس دورے کے دوران وہ امریکہ میں مقیم ہندوستانی برادری کے ارکان سے بھی ملاقات کریں گے۔ ان ملاقاتوں میں انڈین اوورسیز کانگریس (آئی او سی) کے عہدیدار اور کارکن بھی شامل ہوں گے۔ پون کھیڑا نے کہا کہ راہل گاندھی کا یہ دورہ عالمی سطح پر تعلیمی اداروں سے تعلق مضبوط کرنے کی کوششوں کا حصہ ہے۔ یاد رہے کہ اس سے قبل ستمبر 2023 میں راہل گاندھی نے امریکہ کا تین روزہ دورہ کیا تھا، جس میں انہوں نے ٹیکساس یونیورسٹی میں طلبہ اور تعلیمی حلقے سے گفتگو کی تھی۔ اس موقع پر انہوں نے ہندوستان میں روزگار کے بحران پر بات کی تھی۔ راہل گاندھی نے کہا تھا کہ دنیا کے کئی ممالک، جیسے ویتنام، میں بھی روزگار کا مسئلہ سنگین نہیں ہے، جبکہ ہندوستان میں بے روزگاری مسلسل بڑھتی جارہی ہے۔ اس سے قبل کے اپنے دورۂ امریکہ کے دوران انہوں نے بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) اور راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) پر تنقید کرتے ہوئے کہا تھا کہ ان تنظیموں کا نظریہ خواتین کو محدود رکھنے کا ہے، جبکہ کانگریس کا ماننا ہے کہ خواتین کو اپنی مرضی کے مطابق ہر میدان میں کام کرنے کی مکمل آزادی ہونی چاہیے۔ راہل گاندھی کے اس نئے دورے سے نہ صرف تعلیمی اداروں سے تعلقات مضبوط ہوں گے بلکہ امریکہ میں مقیم ہندوستانی برادری تک بھی کانگریس کی رسائی بڑھے گی۔ کانگریس کی قیادت کو امید ہے کہ یہ دورہ سیاسی اور تعلیمی دونوں سطحوں پر مثبت اثر ڈالے گا۔

دہلی میں حج کی تیاریاں: حج منزل میں ٹیکہ کاری

کیمپ کا انعقاد، متعدد نئی سہولیات متعارف

نئی دہلی 17 اپریل: دہلی میں مقدس سفر حج کی تیاریاں عروج پر پہنچ گئی ہیں۔ عازمینِ حج کی پہلی پرواز رواں ماہ کی 30 تاریخ کو روانہ ہوگی، جس کے پیش نظر دہلی اسٹیٹ حج کمیٹی نے ہر سال کی روایت کو برقرار رکھتے ہوئے اس سال بھی اپنے دفتر حج منزل میں ٹیکہ کاری کیمپ کا انعقاد کیا ہے۔ اس کیمپ کا افتتاح دہلی اسٹیٹ حج کمیٹی کی چیئرپرسن کوثر جہاں نے کیا۔ انہوں نے اس موقع پر کیمپ میں موجود عازمین، بالخصوص خواتین سے ملاقات کی اور انہیں مقدس سفر پر روانگی کی مبارکباد دی۔ کوثر جہاں نے بتایا کہ اس سال حج کے سفر کو زیادہ منظم، سہل اور خوشگوار بنانے کے لیے کئی نئی سہولیات متعارف کرائی گئی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حج منزل میں سعودی ریال اور ٹریول کارڈ کی سہولت، حج سہولت ایپ، تربیتی ڈیسک، ایئر کنڈیشنڈ حج کیمپ، ٹھنڈے پانی کا بندوبست اور دیگر سہولیات کو بہتر بنایا گیا ہے تاکہ عازمینِ حج کو کسی بھی قسم کی دقت کا سامنا نہ ہو۔ واضح رہے کہ دہلی سے حج پروازوں کا سلسلہ 30 اپریل سے 30 مئی تک جاری رہے گا۔ پہلے مرحلے میں 15 مئی تک تمام پروازیں مدینہ روانہ ہوں گی، جبکہ دوسرے مرحلے میں 16 مئی سے 30 مئی کے درمیان تمام پروازیں جدہ (مکہ) کے لیے روانہ ہوں گی۔ دہلی سے جدہ جانے والے عازمین کے لیے احرام باندھنے کی سہولت اندرا گاندھی انٹرنیشنل ایئرپورٹ کے ٹرمینل 3 پر مہیا کی جائے گی، تاکہ سفر کے آغاز سے قبل انہیں کسی پریشانی کا سامنا نہ ہو۔ دہلی اسٹیٹ حج کمیٹی کے ایگزیکٹو آفیسر اشفاق احمد آرفی نے میڈیا کو بتایا کہ ٹیکہ کاری کا یہ کیمپ حج پروازوں کے شیڈول کے مطابق ترتیب دیا گیا ہے۔ ہر عازم کو اس کی پرواز کی تاریخ کے مطابق انفرادی سطح پر فون کر کے ٹیکہ کاری کے لیے بلایا جارہا ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ بغیر اطلاع کے آنے والے افراد کو اسی دن ویکسین نہیں دی جائے گی۔ آج کے کیمپ میں نہ صرف عازمینِ حج بلکہ حج ڈیوٹی پر جانے والے تقریباً 100 سرکاری افسران کو بھی ویکسین دی گئی۔ قابل ذکر ہے کہ اس سال دہلی سے کل 2905 عازمین حج کے مقدس سفر پر روانہ ہوں گے، جبکہ دہلی ایمبارکیشن پوائنٹ سے مختلف ریاستوں سے تعلق رکھنے والے 16400 عازمین سفرِ حج اختیار کریں گے۔ حج کمیٹی کی جانب سے ان تمام عازمین کی رہنمائی، سہولت اور صحت کا خیال رکھنے کے لیے مسلسل اقدامات کیے جارہے ہیں تاکہ ان کا یہ سفر روحانی طور پر بھی پر سکون ہو اور انتظامی طور پر بھی آسانی سے مکمل ہو۔

سپریم کورٹ میں وقف قانون پر سماعت جاری

حکومت کو سات دن کی مہلت، نئی تقرریوں پر روک

نئی دہلی 17 اپریل: سپریم کورٹ میں جمعرات کو مسلسل دوسرے دن وقف ترمیمی قانون کے خلاف دائر عرضیوں پر سماعت ہوئی۔ عدالت نے اس معاملے پر دوپہر دو بجے سماعت شروع کی۔ اس سے قبل بدھ کے روز بھی اسی معاملے پر عدالت میں تفصیلی سماعت ہوئی تھی، جس میں مسلم فریق اور مرکزی حکومت نے اپنی اپنی دلیلیں پیش کی تھیں۔ چیف جسٹس سنجیو کھنہ، جسٹس سنجے کمار اور جسٹس کے وی وشواناتھن پر مشتمل تین رکنی بینچ نے اس معاملے کی سماعت کی۔ عدالت نے اشارہ دیا کہ وہ وقف قانون کے تین اہم پہلوؤں پر عبوری حکم جاری کرسکتی ہے۔ اس میں وقف قرار دی گئی جائیدادوں کو ڈی نوٹیفائی نہ کرنا، کلکٹر کی اختیارات پر ممکنہ روک اور وقف بورڈ میں غیر مسلموں کی شمولیت پر عبوری حکم شامل ہوسکتا ہے۔ عدالت میں مرکزی حکومت نے موقف اختیار کیا کہ کوئی بھی عبوری حکم جاری کرنے سے قبل حکومت کو اپنا جواب پیش کرنے کا موقع دیا جائے۔ عدالت نے اس درخواست کو تسلیم کرتے ہوئے مرکز کو سات دن کی مہلت دی ہے تاکہ وہ تفصیلی جواب داخل کرے۔ اس دوران عدالت نے واضح طور پر کہا ہے کہ اگلے حکم تک وقف کے اسٹیٹس میں کوئی تبدیلی نہیں کی جائے گی۔ وقف بورڈ اور وقف کونسل میں کسی بھی نئی تقرری پر بھی روک لگا دی گئی ہے، جب کہ وقف بائی لاز میں بھی کسی قسم کی ترمیم نہیں کی جاسکتی۔ سپریم کورٹ میں اس قانون کے خلاف مجموعی طور پر 73 رِٹ عرضیاں دائر کی گئی ہیں، جن میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ ترمیم شدہ قانون کے تحت وقف املاک کا نظم ونسق غیر معمولی انداز میں کیا جائے گا اور یہ قانون مسلمانوں کے بنیادی حقوق کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ عدالت نے تمام فریقین سے کہا ہے کہ وہ آپس میں مشورہ کر کے پانچ ایسے اہم اعتراضات طے کریں جن پر بحث ہونی چاہیے، کیونکہ عدالت کے مطابق 110 سے زائد فائلیں پڑھنا ممکن نہیں۔ عدالت نے نوڈل کونسل کے ذریعے ان نکات کو طے کرنے کی ہدایت دی ہے۔ اگلی سماعت پانچ مئی کو مقرر کی گئی ہے اور صرف پانچ بنیادی عرضی گزاروں کو اس میں پیش ہونے کی اجازت ہوگی۔ سپریم کورٹ کے اس عبوری فیصلے کو وقف سے متعلقہ امور میں ایک اہم پیش رفت تصور کیا جارہا ہے، کیونکہ اس سے نہ صرف موجودہ حیثیت برقرار رہے گی بلکہ کسی بھی ممکنہ نئی تقرری یا تبدیلی پر فی الحال پابندی عائد ہوگئی ہے۔ عدالت کا مقصد واضح ہے کہ تمام فریق پہلے اہم نکات پر اتفاق رائے پیدا کریں تاکہ سماعت کو مؤثر انداز میں آگے بڑھایا جاسکے۔

اردو والوں کو مثبت سوچ کے ساتھ انجماد سے باہر آنا چاہئے، ایک لاکھ سے زائد لوگ اردو کونسل سے اردو سیکھ رہے ہیں: ڈاکٹر شمس اقبال

نئی دہلی، 17 اپریل (یو این آئی) اردو کے فروغ اور اردو قارئین کی تعداد میں اضافہ کے لئے ہمہ جہت کوششوں پر زور دیتے ہوئے قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان (این سی پی یو ایل) کے ڈائرکٹر ڈاکٹر شمس اقبال نے کہا کہ اردو والوں کو مثبت سوچ کے ساتھ انجماد سے باہر آنا چاہئے۔ یہ بات انہوں نے آج یہاں کچھ صحافیوں سے ایک غیر رسمی گفتگو کرتے ہوئے کہی۔ انہوں نے کہا کہ اردو زبان کا اسی وقت فروغ ہوگا جب اردو کو روزمرہ کی زندگی میں اتارتے ہوئے اسے اپنائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ اردو والوں کو کسی محدود دائرہ میں قید نہیں ہونا چاہئے اور زبانوں کا تراجم کے توسط سے تبادلہ ہونا چاہئے اور جب ہم دوسری زبانوں کے کتابوں کو پڑھیں گے تو تبھی ان کے خیالات ونظریات کو سمجھ پائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں مثبت سوچ کے ساتھ انجماد سے باہر آنے اور اردو کے بارے میں سوچنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے اردو کے رسم الخط پر زور دیتے دیتے ہوئے کہا کہ قومی اردو کونسل کی اسکیم کے تحت ایک لاکھ سے زائد غیر اردو افراد اردو سیکھ رہے ہیں ان میں سے 25 ہزار سے زائد افراد آن لائن کلاسز کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ 50 فیصد غیر مسلم اردو کی تعلیم حاصل کررہے ہیں۔ مسٹر اقبال نے کہا کہ قومی اردو کونسل واحد ادارہ ہے جو اردو کی ہمہ جہت ترقی کے لئے کام کرتا ہے اور اردو کے فروغ کے ساتھ اردو ادب، شاعری، ثقافت اور ٹیکنالوجی وغیرہ شعبے میں کام کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اردو کونسل ایک طرح سے اردو والوں کے لئے ایک اثاثہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ انہیں حکومت سے بھرپور تعاون مل رہا ہے اور اب تک اردو کے سلسلے میں کوئی کام میں رکاوٹ پیدا نہیں ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت اردو کے فروغ تئیں سنجیدہ ہے اور اردو کے بجٹ میں کبھی کوئی پریشانی پیش نہیں آئی۔ انہوں نے کہا کہ گورننگ کونسل نہ ہونے کے سبب جو اسکیمیں رکی ہوئی تھیں وہ اب شروع ہوجائیں گی۔ انہوں نے کہا کہ کتابوں کی بلک خریداری (پرچیز) مسودہ پر تعاون وغیرہ اسکیمیں شروع ہوجائیں گی۔ انہوں نے کہا کہ پہلی بار جرمنی کے فرینکفرٹ میں قومی اردو کونسل کی نمائندگی ہوئی اور قومی کونسل اردو کا پیغام دینے میں کامیاب رہی۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ کونسل ہر اس جگہ پہنچنے کی کوشش کی ہے جہاں اردو کا 'ہب' نہیں ہے۔ وہاں اردو تئیں بیداری پیدا کی اور لوگوں کو اردو پڑھنے کے لئے مائل کیا گیا۔ انہوں نے یو این آئی کے ایک سوال کے جواب میں کہ کیا اردو کونسل دہلی کے پرائیویٹ اسکولوں میں اردو کی تعلیم کے لئے اردو استاذ فراہم کرنے کے بارے میں سوچ رہی ہے، کہا کہ ہم ہر اس جگہ سنٹر کھولنے کے لئے تیار ہیں جہاں لوگ اردو پڑھنے کے لئے تیار ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ پرائیویٹ اسکول میں جہاں سے اردو استاذ کے لئے درخواست آئے گی اس پر غور کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ اردو اخبارات کے تعاون کے لئے اشتہارات دوگنی کردی گئی ہیں تاکہ کچھ مدد ہوسکے۔ مسٹر اقبال نے کہا کہ اردو ایک صرف ایک زبان نہیں ہے بلکہ اس تعلق ثقافت وتہذیب سے بھی ہے اس لئے ہمیں اردو کو ثقافت وتہذیب کو بچانے کے لئے بھی پڑھنا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ اردو میں مواقع کم نہیں ہیں ہمیں اپنے معیار کو بہتر بنانے کی ضرورت ہے۔

والدین کی مرضی کے خلاف شادی پر ہائی کورٹ کا فیصلہ — 'خطرہ نہ ہو تو تحفظ نہیں'

17 اپریل: الہ آباد ہائی کورٹ نے ایک اہم فیصلہ سناتے ہوئے کہا ہے کہ والدین کی مرضی کے خلاف شادی کرنے والے جوڑے صرف اسی صورت میں پولیس تحفظ کے مستحق ہوں گے جب ان کی جان یا آزادی کو حقیقی خطرہ ہو۔ عدالت کا کہنا ہے کہ محض اپنی مرضی سے شادی کرنے کی بنیاد پر پولیس سے تحفظ کا مطالبہ نہیں کیا جاسکتا۔ یہ فیصلہ جسٹس سوربھ سریواستو نے ایک نوجوان جوڑے کی جانب سے دائر کردہ تحفظ کی درخواست پر سماعت کرتے ہوئے دیا۔ درخواست گزاروں نے عدالت سے شکایت کی تھی کہ ان کے خاندان والے ان کے پرامن ازدواجی تعلق میں مداخلت کر رہے ہیں اور انہیں تحفظ فراہم کیا جائے۔ عدالت نے فریقین کے دلائل، پیش کردہ شواہد اور دستاویزات کا جائزہ لینے کے بعد پایا کہ جوڑے کو فی الوقت کوئی سنگین خطرہ لاحق نہیں ہے۔ اس بنا پر عدالت نے تحفظ کی درخواست کو خارج کرتے ہوئے کہا کہ محض خاندانی مخالفت کی بنیاد پر پولیس تحفظ نہیں دیا جاسکتا۔ عدالت نے اپنے فیصلے میں کہا کہ " کسی بھی بالغ فرد کو اپنی مرضی سے شادی کرنے کا قانونی حق حاصل ہے لیکن اگر ایسی شادی والدین یا خاندان کی مرضی کے خلاف ہو، تو بھی صرف اسی وقت تحفظ دیا جاسکتا ہے جب کوئی حقیقی، واضح اور موجودہ خطرہ موجود ہو۔" جج نے مزید کہا کہ "ایسے جوڑوں کو جو اپنی مرضی سے ایک دوسرے کا انتخاب کرتے ہیں، چاہیے کہ وہ ایک دوسرے کا سہارا بنیں اور معاشرتی دباؤ کا سامنا کرنا سیکھیں۔ ہر اختلاف یا مخالفت کو خطرہ نہیں کہا جا سکتا۔" الہ آباد ہائی کورٹ کے اس فیصلے کو ان جوڑوں کے لیے ایک واضح پیغام کے طور پر دیکھا جارہا ہے جو والدین کی رضا کے بغیر شادی کرتے ہیں اور بعد میں ریاستی تحفظ کی امید رکھتے ہیں۔ عدالت کا کہنا ہے کہ اگر جوڑا خود کو کسی حقیقی خطرے سے دوچار محسوس کرے تو وہ سب سے پہلے مقامی پولیس اسٹیشن سے رجوع کرے۔ اگر پولیس مناسب قدم نہ اٹھائے، تو پھر عدالت سے رجوع کیا جا سکتا ہے۔ عدالت نے یہ بھی کہا کہ اگرچہ عدالت مناسب کیسز میں تحفظ فراہم کرسکتی ہے لیکن وہ ہر ایسے کیس میں پولیس فورس کو نہیں لگا سکتی جہاں کوئی حقیقی خطرہ موجود نہ ہو۔ یہ فیصلہ سماج میں ان بڑھتے ہوئے معاملات پر روشنی ڈالتا ہے جہاں نوجوان اپنی پسند سے شادی کرتے ہیں لیکن بعد میں خاندانی مخالفت یا سماجی دباؤ کی بنیاد پر عدالت کا دروازہ کھٹکھٹاتے ہیں۔ عدالت نے یہ واضح کردیا ہے کہ تحفظ صرف انہی کو ملے گا جو واقعی خطرے میں ہوں۔

پٹرول اور ڈیزل کی قیمتیں مستحکم

نئی دہلی، 17 اپریل (یو این آئی) بین الاقوامی سطح پر خام تیل کی قیمتوں میں مسلسل اضافے کے درمیان حکومت کی جانب سے ان ایندھن پر خصوصی اضافی ایکسائز ڈیوٹی (ایس اے ای ڈی) میں 2 روپے فی لیٹر کا اضافہ کرنے کے باوجود آج گھریلو سطح پر پیٹرول اور ڈیزل کی قیمتیں مستحکم رہیں، جس کی وجہ سے دہلی میں پیٹرول 94.72 روپے فی لیٹر اور 867 روپے فی لیٹر پر رہا۔ تیل کی مارکیٹنگ کرنے والی معروف کمپنی ہندوستان پیٹرولیم کارپوریشن کی ویب سائٹ پر جاری کردہ نرخوں کے مطابق آج ملک میں پیٹرول اور ڈیزل کی قیمتوں میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی ہے۔ دہلی میں ان کی قیمتیں مستحکم رہنے کے ساتھ ہی ممبئی میں پٹرول 104.21 روپے فی لیٹر اور ڈیزل 92.15 روپے فی لیٹر پر رہا۔ حکومت نے پیر کو پیٹرول اور ڈیزل پر خصوصی اضافی ایکسائز ڈیوٹی (ایس اے ای ڈی) میں 2 روپے فی لیٹر کا اضافہ کیا لیکن عام صارف اس اضافے سے متاثر نہیں ہوگا۔ یہ فیصلہ تیل کی عالمی قیمتوں میں جاری اتار چڑھاؤ اور ٹرمپ انتظامیہ کی جانب سے جوابی ٹیرف کے اعلان کے درمیان کیا گیا ہے۔ یہ اضافہ 8 اپریل 2025 سے نافذ العمل ہوگیا ہے۔ عالمی سطح پر، امریکی خام تیل ہفتے کے آخر میں 0.94 فیصد بڑھ کر 63.06 ڈالر فی بیرل پر پہنچ گیا۔ اسی طرح لندن برینٹ کروڈ کی قیمت 0.77 فیصد اضافے کے ساتھ 66.36 ڈالر فی بیرل پر رہی۔

تاریخ میں آج کے دن

نئی دہلی، 17 اپریل (یو این آئی) ہندوستان اور عالمی تاریخ کے اہم اور مختصر واقعات اس طرح ہیں۔

1506 ویٹیکن کے سینٹ پیٹرس چرچ کی بنیاد رکھی گئی۔

1612۔ مغل بادشاہ شاہ جہاں نے ممتاز سے نکاح کیا۔

1859۔ ایسٹ انڈیا کمپنی کے خلاف ہونے والے 1857 کے غدر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے اہم لیڈروں میں شامل رام چندر رگھوناتھ عرف تانتیا ٹوپے کو شیوپوری میں پھانسی دی گئی۔

1898۔ ملک کے پہلے انقلابی دامودر ہری چاپیکر کو انگریز افسر رینڈ اور ائریسٹ کے قتل کے جرم میں یروداجیل میں پھانسی دی گئی۔

1906۔ سین فرانسسکو میں زلزلہ اور آگ سے تقریباً 4 ہزار افراد جاں بحق

1912 آر ایم ایس کارپیتھیا کرزلائنر ٹائٹنک سے بچائے گئے 705 مسافروں کو لے کر نیویارک پہنچا۔

1917۔ مہاتما گاندھی نے ستیہ گرہ کے لئے بہار کے چمپارن کا انتخاب کیا۔

1930 ایسٹر اخبار نہ شائع کرنے کی طرز پر بی بی سی ریڈیو پر خبریں نشر نہیں ہوئیں۔

1930۔ سوریہ سین عرف ماسٹر دا نے انڈین ریپبلکن آرمی کے اپنے 62 ساتھیوں کے ساتھ چٹاگانگ اسلحہ خانے پر حملہ کیا۔

1946۔ لیگ آف نیشن کا انضمام اور اس کی ساری جائیداد اقوام متحدہ کو سونپی گئی۔

1948۔ نیدرلینڈ کے ہیگ میں بین الاقوامی عدالت کی تشکیل۔

1950۔ ونوبا بھاوے نے آندھرا پردیش (اب تلنگانہ) کے پوچم پلی گاؤں میں 180 ایکڑ زمین کے ساتھ سے بھودان تحریک کی شروعات کی۔

1954 کرنل جمال عبدالناصر اور ان کے وفادار فوجی افسروں نے مصر کی بادشاہت کو ختم کر کے اقتدار پر قبضہ کیا۔

1955 ایشیائی افریقی ملکوں کے بانڈونگ میں ہونے والے پہلے چوٹی کانفرنس میں ہندوستان سمیت 29 ممالک نے شرکت کی۔

1955۔ عظیم سائنس داں البرٹ آئنسٹائن کا انتقال ہوا۔

1971۔ سمراٹ اشوک نام کا ملک میں تیار پہلا جمبو جیٹ طیارہ 747 ممبئی میں اتر گیا۔

1980۔ برطانیہ نوآبادیات رہے ریڈیشیا کو زمبابوے کے طور پر آزادی ملی۔

1983 لبنان میں امریکی سفارت خانہ پر ہوئے خودکش حملہ میں 63 افراد کی موت ہوگئی۔

1991۔ کیرل کو ہندستان کی مکمل ریاست کا درجہ دیا گیا۔

1996 لبنان میں اقوام متحدہ کمپلکس میں اسرائیلی فوج کے حملے میں وہاں پناہ لینے والے 106 شہریوں کی موت ہوگئی۔

2002۔ افغانستان کے سابق حکمراں محمد ظہیر شاہ 29 سالوں کی جلاوطنی کے بعد راجدھانی کابل واپس آئے۔

2007۔ عراق کی راجدھانی بغداد میں القاعدہ کے مشتبہ دہشتگردوں نے سلسلہ وار کار بم دھماکے کئے جس میں تقریباً دوسو لوگوں کی موت ہوئی۔

2013۔ عراق کی راجدھانی بغداد میں بم دھماکوں سے 27 کی موت، 65 زخمی۔

2014۔ ماؤنٹ ایوریسٹ میں تودے گرنے سے سے نیپال کے 12

اندور میں پی این بی کو بم کی دھمکی، پولیس نے خالی کرایا بینک، ہر زاویے سے تلاشی

17 اپریل: مدھیہ پردیش شہر اندور میں واقع پنجاب نیشنل بینک (پی این بی) کو بم سے اڑانے کی ای میل موصول ہونے کے بعد علاقے میں سنسنی پھیل گئی۔ پولیس نے فوراً کارروائی کرتے ہوئے بینک خالی کرا لیا اور بم اسکواڈ کو موقع پر طلب کر لیا۔ اطلاع ملتے ہی پولیس، بم ڈسپوزل اسکواڈ اور تلاشی کتے (سنیفر ڈاگ) جی جی ٹاور میں واقع اس برانچ پر پہنچے اور بینک کے چپے چپے کی باریکی سے جانچ کی گئی۔

ابتدائی اطلاع کے مطابق بینک کو ایک ای میل موصول ہوا تھا جس میں بینک کو بم سے اڑانے کی دھمکی دی گئی تھی۔ دھمکی کی نوعیت سنجیدہ ہونے کے باعث نہ صرف بینک کی پوری عمارت کو خالی کرایا گیا بلکہ قریبی علاقوں میں بھی چوکسی بڑھا دی گئی۔ بینک کے ملازمین اور موجود گاہکوں کو بحفاظت باہر نکال کر محفوظ مقام پر منتقل کیا گیا۔

پولیس کی تفتیش کے مطابق بم اسکواڈ اور پولیس نے مکمل تلاشی لینے کے بعد بینک میں کسی قسم کی مشتبہ شے یا دھماکہ خیز مواد نہیں پایا۔ تاہم، پولیس نے اس واقعے کو محض افواہ قرار دینے سے گریز کرتے ہوئے معاملے کی مکمل تفتیش جاری رکھنے کا اعلان کیا ہے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ وہ ای میل بھیجنے والے شخص یا گروہ کا سراغ لگانے کے لیے سائبر سیل کی مدد لے رہی ہے۔

پی این بی برانچ کی سکیورٹی میں اضافہ کردیا گیا ہے اور بینک کے باہر پولیس کی اضافی نفری تعینات کی گئی ہے۔ پولیس حکام نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ افواہوں پر دھیان نہ دیں، مگر کسی بھی مشتبہ سرگرمی کی فوری اطلاع پولیس کو دیں۔ یہ واقعہ ایسے وقت پیش آیا ہے جب بینکوں کی سکیورٹی پہلے ہی ایک حساس مسئلہ بنی ہوئی ہے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ اگرچہ بینک میں کچھ بھی مشتبہ نہیں ملا، مگر وہ اس معاملے کو سنجیدگی سے لے رہے ہیں اور ای میل کی مکمل جانچ کے بعد ہی کوئی حتمی بیان جاری کیا جائے گا۔

ٹائمز کی 100 با اثر شخصیات کی فہرست میں ٹرمپ-مسک کے ساتھ محمد یونس بھی شامل

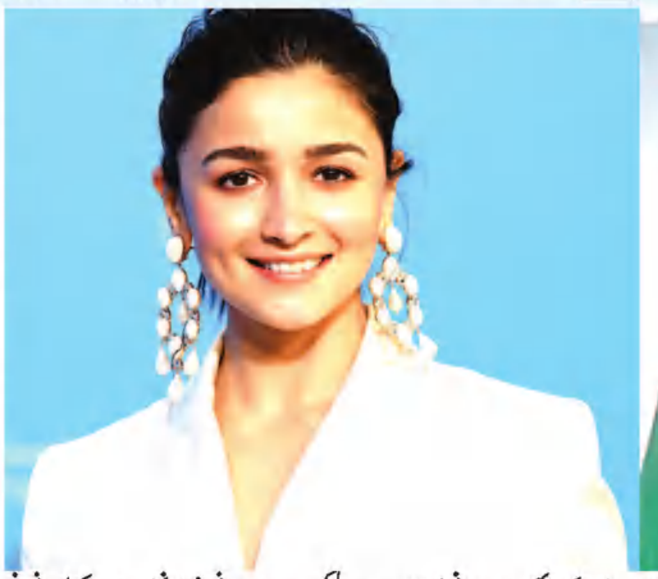

امریکہ 17 اپریل: ٹائمز میگزین کی طرف سے دنیا کے 100 با اثر لوگوں کی فہرست سامنے ا? گئی ہے۔ اس فہرست میں امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ اور ان کے قریبی دوست اور حکومت میں معاون ایلون مسک کا نام بھی شامل ہے۔ ساتھ ہی بنگلہ دیش کے عبوری سربراہ محمد یونس کو بھی اس فہرست میں جگہ دی گئی ہے۔ لیکن حیرانی کی بات یہ ہے کہ اس مرتبہ ٹائمز میگزین کی 100 با اثر شخصیتوں میں ایک بھی ہندوستانی کا نام شامل نہیں ہے۔ ٹائمز میگزین کی طرف سے جاری 100 لوگوں کی فہرست کو الگ الگ زمرے میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ یہ زمرے ہیں- رہنما، ا?یکانس، ٹائٹنس اور اداکار۔ اس کے علاوہ اینوویٹرس اور پائنیئرس کو بھی اس میں جگہ دی جاتی ہے۔ رہنما کی فہرست میں ایک ہندنژاد ریشما کیولرمانی کو جگہ تو ملی ہے، لیکن وہ ہندوستانی شہری نہیں ہیں، کیولرمانی فی الحال دوا ساز کمپنی ویرٹیکس کی سی ای او ہیں۔ وہ جب امریکہ گئیں تھیں تب ان کی عمر محض 11 سال تھی۔ اب وہ امریکہ کی مشہور بایوٹکنالوجی کمپنی کی سی ای او ہیں۔ رہنما کی فہرست میں برطانوی وزیر اعظم کیئر اسٹارمر کا نام بھی شامل ہے۔ اس کے علاوہ نوبل انعام یافتہ محمد یونس کو بھی اس کا حصہ بنایا گیا ہے۔ یونس بنگلہ دیش میں عبوری سربراہ کے طور پر اقتدار سنبھالنے کے بعد سے ہی خبروں میں ہیں۔ وہ مسلسل مختلف طرح کے بیانات دے رہے ہیں جس سے ان کی خوب چرچا ہو رہی ہے۔ وہیں امریکی نائب صدر جیڈی وینس بھی اس فہرست میں شامل ہیں۔ حالانکہ اس فہرست میں شی جن پنگ، روس کے ولادیمیر پوتن جیسے قد ا?ور رہنما شامل نہیں ہیں۔ وہیں فرانس اور جرمنی کے طاقتور رہنماو?ں کو بھی اس فہرست میں شامل نہیں کیا گیا ہے۔ اس کی وجہ یہ بھی ہے کہ ٹائمز میگزین کے با اثر لوگوں کی فہرست میں ان رہنماو?ں کو ہی شامل کیا جاتا ہے جو حال ہی میں اُبھرے ہوں اور ان کے ا?نے سے کوئی تبدیلی یا اثر پڑا ہو۔ ٹائمز میگزین کی 100 با اثر شخصیات کی فہرست میں ہندوستان سے لے کر چین اور روس تک کسی بھی بڑے رہنما کو جگہ نہیں ملی ہے۔ گزشتہ سال کی بات کی جائے تو 2024 میں ٹائمز کی فہرست میں ہندوستان سے دو نام شامل تھے۔ پہلوان ساکشی ملک اور اداکارہ عالیہ بھٹ کا۔ ساکشی کو جب 100 با اثر شخصیتوں میں شامل کیا گیا تھا تو اس وقت پہلوانوں کی تحریک چل رہی تھی اور وہ کافی سرخیوں میں تھیں۔ اس کے علاوہ عالیہ بھٹ بھی اپنی فلموں اور نجی زندگی کو لے کر خبروں میں بنی ہوئی تھیں، جس کا انہیں فائدہ ملا۔

کیا یونس اپنا عہدہ چھوڑنا نہیں چاہتے؟ انتخابات نہ ہوئے تو حالات مزید خراب ہوں گے: بی این پی

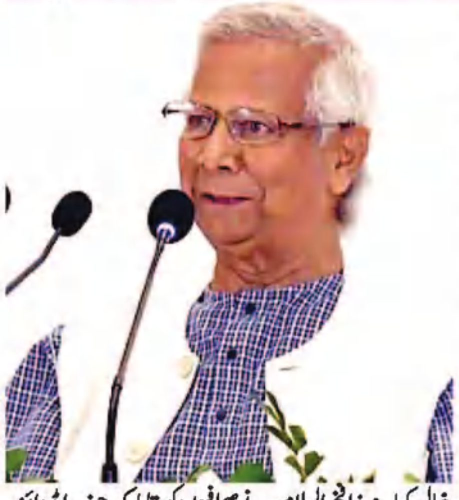

ڈھاکہ 17 اپریل: بنگلہ دیش میں شیخ حسینہ کی بغاوت کے بعد انتخابات ہونے ہیں۔ شیخ حسینہ کی اپوزیشن جماعت بی این پی یعنی بنگلہ دیش نیشنلسٹ پارٹی نے بھی بنگلہ دیش میں انتخابات میں تاخیر پر چیف ایڈوائزر محمد یونس پر تنقید کی ہے۔ بی این پی کے جنرل سیکرٹری مرزا فخر الاسلام عالمگیر نے کہا کہ اگر انتخابات نہ ہوئے تو حالات بد سے بدتر ہوں گے۔ ڈھاکہ ٹریبیون کی رپورٹ کے مطابق فخر الاسلام عالمگیر نے 16 اپریل کو اسٹیٹ گیسٹ ہاؤس جمنا میں چیف ایڈوائزر محمد یونس سے ملاقات کی۔ ملاقات کے بعد بی این پی نے یونس کے انتخابی روڈ میپ نہ ہونے پر عدم اطمینان کا اظہار کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ 'ہم ان کے' (چیف ایڈوائزر) کے تبصروں سے بالکل بھی مطمئن نہیں ہیں، ہم نے واضح طور پر کہا ہے کہ اگر دسمبر تک انتخابات نہ ہوئے تو ملک کی سیاسی اور سماجی صورتحال مزید خراب ہو جائے گی۔' بی این پی کے وفد نے مشیر اعلیٰ یعنی چیف ایڈوائزر سے تقریباً دو گھنٹے تک ملاقات کی اور اپنے مختلف مطالبات کے حوالے سے ایک مراسلہ بھی پیش کیا۔ چیف ایڈوائزر کو بھیجے گئے خط میں، بی این پی نے اشیاء کی قیمتوں پر کنٹرول، آزادانہ اور منصفانہ انتخابات اور عوامی لیگ کی حکومت کی طرف سے دائر کیے گئے جھوٹے مقدمات واپس لینے کے ساتھ ساتھ انتخابی اصلاحات کے جلد اعلان اور ایک واضح روڈ میپ کا مطالبہ کیا۔ بتایا جاتا ہے کہ ملاقات کے دوران بی این پی رہنماؤں نے انتخابات کے وقت، ٹھوس روڈ میپ، جاری اصلاحاتی عمل، سیاسی مقدمات کی واپسی اور شیخ حسینہ کے ٹرائل جیسے امور پر تبادلہ خیال کیا۔ مرزا فخر السلام نے صحافیوں کو بتایا کہ چیف ایڈوائزر نے انہیں بتایا کہ حکومت دسمبر اور جون 2026 کے درمیان کسی وقت انتخابات کرانے کا ارادہ رکھتی ہے، تاہم کوئی مخصوص تاریخ یا ٹائم فریم نہیں دیا گیا۔ اس پر اعتراض کا اظہار کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اگر دسمبر تک انتخابات نہ ہوئے تو ملک کی سیاسی، معاشی اور سماجی صورتحال مزید خراب ہو جائے گی، اس پر قابو پانا مشکل ہو جائے گا۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ وہ اپنی پارٹی اور اتحادیوں سے بات چیت کے بعد دوبارہ آپ کے سامنے آئیں گے، پھر فیصلہ کریں گے۔

اسرائیل نے مذاکرات کاروں کو حکم دیا ہے کہ وہ غزہ کے یرغمالیوں کی رہائی کے لیے کوششیں جاری رکھیں

یروشلم، 17 اپریل (یو این آئی) اسرائیلی وزیر اعظم بنجامن نیتن یاہو نے اسرائیلی مذاکرات کاروں کو حکم دیا ہے کہ وہ غزہ میں ابھی بھی قید یرغمالیوں کی رہائی کے لیے کوششیں جاری رکھیں۔ وزیر اعظم آفس سے جاری بیان کے مطابق جنگ بندی کی بحالی کی کوششیں تعطل کا شکار ہوتی دکھائی دے رہی ہیں۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ مسٹر نیتن یاہو نے غزہ میں یرغمالیوں کی رہائی کے لیے کوششیں جاری رکھنے کا حکم دیا ہے۔ یہ فیصلہ سیکیورٹی افسران اور مذاکرات کاروں کے ساتھ ملاقات کے بعد کیا گیا جہاں 59 مغویوں کی صورتحال پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ اسرائیل کے سرکاری کان ٹی وی نے بتایا کہ اس دوران مصر اور قطر نے 10 مغویوں کی رہائی اور عارضی جنگ بندی کے لیے حماس کو ایک نئی تجویز پیش کی ہے، جس پر حماس غور کر رہا ہے۔

غزہ کا ایک تہائی حصہ اسرائیلی فوج کنٹرول میں: اسرائیل

یروشلم، 17 اپریل (یو این آئی) اسرائیلی فوج نے کہا ہے کہ وہ جنوبی غزہ کی پٹی میں نئی ڈویژن لائن 'موراگ کوریڈور ' کو توسیع دے رہی ہے اور اس نے تقریباً ایک تہائی علاقے کو مکمل طور پر اسرائیلی فوج کے کنٹرول میں لے لیا ہے۔ فوج کی طرف سے جاری کردہ انفوگرافک ویڈیو میں 'موراگ کوریڈور ' کو رفح اور خان یونس کے درمیان کے علاقے سے گزرتے ہوئے دکھایا گیا ہے، جو رفح کو خان[؟][؟] یونس اور وسطی غزہ سے الگ کرتا ہے۔ ویڈیو میں دکھایا گیا ہے کہ جنوبی غزہ کا سب سے بڑا قصبہ خان یونس تقریباً مکمل طور پر تباہ ہو چکا ہے اور وہاں شدید تباہ شدہ صرف چند عمارتیں باقی ہیں۔ فوج نے ایک بیان میں کہا ہے کہ آپریشن کے ایک حصے کے طور پر اسرائیلی ڈیفنس فورسز (آئی ڈی ایف) نے غزہ کے کئی اہم علاقوں اور راستوں پر مکمل آپریشنل کنٹرول حاصل کرلیا ہے۔ اس پٹی کا تقریباً 30 فیصد حصہ اب آپریشنل سیکیورٹی زون کے طور پر نامزد کیا گیا ہے۔ اسرائیل نے 2 مارچ سے غزہ میں تمام انسانی امداد کے داخلے پر پابندی عائد کر رکھی ہے۔ اس کے بعد اس نے 18 مارچ کو حماس کے ساتھ دو ماہ کی جنگ بندی ختم کر دی اور غزہ پر مہلک فضائی اور زمینی حملے دوبارہ شروع کر دیے۔ فوج نے کہا ہے کہ اس نے 18 مارچ سے غزہ میں تقریباً 1,200 اہداف پر 350 لڑاکا طیاروں اور دیگر طیاروں کا استعمال کرتے ہوئے فضائی حملے کیے ہیں۔ غزہ کے محکمہ صحت کے حکام کے مطابق اسرائیل کے نئے حملوں میں اب تک 1,652 فلسطینی ہلاک اور 4,391 زخمی ہو چکے ہیں۔ اکتوبر 2023 میں جنگ شروع ہونے کے بعد سے خطے میں ہلاکتوں کی تعداد 51,025 ہو گئی ہے، جب کہ 116,432 افراد زخمی ہوئے ہیں۔

امریکی ٹیرف میں اضافہ اب معاشی طور پر منطقی نہیں: چین

بیجنگ، 17 اپریل (یو این آئی) چین نے کہا ہے کہ اس کے ملک سے درآمد کی جانے والی کچھ مصنوعات پر امریکہ کی طرف سے عائد 245 فیصد ٹیرف اب اقتصادی طور پر منطقی نہیں رہ گیا ہے۔ وزارت خارجہ کے ترجمان نے کہا کہ چین نے واضح کر دیا ہے کہ اس پر امریکہ کی طرف سے عائد ٹیرف میں زبردست اضافہ صرف اعداد و شمار کا کھیل بن چکا ہے، جس سے کوئی حقیقی معاشی فرق نہیں پڑتا سوائے اس کے کہ یہ مزید واضح ہو جاتا ہے کہ امریکہ کس طرح ٹیرف کا استعمال دوسروں کو مجبور کرنے اور ڈرانے کے لیے کرتا ہے۔ ترجمان نے کہا کہ ''چین ان لڑائیوں میں نہیں پڑنا چاہتا، لیکن ہم ان سے ڈرتے بھی نہیں ہیں۔ ٹیرف اور تجارتی لڑائیوں میں کوئی فاتح نہیں ہوتا۔'' چینی ترجمان نے کہا کہ ''اگر امریکہ ٹیرف کے ساتھ اعداد و شمار کا کھیل جاری رکھتا ہے تو اسے آسانی سے نظر انداز کیا جائے گا، لیکن اگر امریکہ چین کے حقوق اور مفادات کو حقیقی نقصان پہنچاتا رہا تو چین پورے عزم کے ساتھ جوابی کارروائی کرے گا اور آخر تک اپنی بات پر قائم رہے گا۔'' واضح رہے کہ 15 اپریل کو وائٹ ہاؤس نے اپنی ویب سائٹ پر سیکشن 232 کی تحقیقات کے بارے میں ایک حقائق نامہ جاری کیا تھا، جس میں کہا گیا تھا کہ چین کی جوابی کارروائی کے نتیجے میں امریکہ میں اس کی درآمدات پر 245 فیصد تک ٹیرف عائد کیا جا سکتا ہے۔

کئی نیوز ایجنسیاں وہائٹ ہاؤس پریس پُول سے باہر اب صرف منظورِ نظر صحافی پوچھ سکیں گے سوال

امریکہ 17 اپریل: امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ مسلسل اپنے فیصلوں سے سرخیوں میں بنے ہوئے ہیں۔ انہوں نے صدر کا عہدہ سنبھالتے ہی بڑے پیمانے پر تبدیلی کی طرف اپنے قدم بڑھا دیے ہیں۔ حالانکہ ان کے فیصلوں کی بڑے پیمانے پر تنقید بھی کی جا رہی ہے لیکن ٹرمپ اپنے قدم پیچھے نہیں کھینچ رہے ہیں۔ اسی کڑی میں ٹرمپ حکومت نے ایک قدم اور ا?گے بڑھتے ہوئے میڈیا پر بھی شکنجہ کسنا شروع کر دیا ہے۔ دراصل وہائٹ ہاو?س نے اپنی میڈیا پالیسی میں تبدیلی کر دی ہے۔ نئی پالیسی میں رائٹرس، بلومبرگ اور ایسوسی ایٹڈ پریس جیسی بین الاقوامی ایجنسیوں کو وہائٹ ہاو?س کے پریس پُول سے باہر کر دیا گیا ہے۔ ان نیوز ایجنسیوں کو اب وہائٹ ہاو?س میں مستقل جگہ نہیں ملے گی۔ وہائٹ ہاو?س کا پریس پُول قریب 10 میڈیا اداروں کا ایک گروپ ہوتا ہے، اس میں صحافی اور فوٹو گرافر شامل ہوتے ہیں۔ یہ لوگ صدر کی ہر چھوٹی بڑی سرگرمیوں کو کور کرتے ہیں۔ دوسرے میڈیا ادارے صدر سے جڑی کوریج کے لیے پریس پُول میں شامل میڈیا اداروں پر منحصر رہتے ہیں۔ اس پالیسی میں تبدیلی کے بعد بین الاقوامی میڈیا اداروں کو امریکی صدر تک پہنچنے میں اب مشکل کا سامنا کرنا پڑے گا۔ وہائٹ ہاو?س کے اس فیصلے پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے بین الاقوامی میڈیا اداروں نے اسے پریس کوریج کو کنٹرول کرنے کی کوشش بتایا ہے، جس سے ا?زاد صحافت اور اظہار خیال کی ا?زادی پر اثر پڑ سکتا ہے۔ اے پی، رائٹرس اور بلومبرگ جیسی نیوز ایجنسیوں نے کہا، ''ہماری خبریں ہر دن اربوں لوگوں تک پہنچتی ہے۔ حکومت کا یہ قدم ا?زاد اور صحیح معلومات کے لیے اپنا ذرائع انتخاب کرنے کے عوام کے حق کو ختم کر دے گا۔'' نئی پالیسی کے تحت اب وہائٹ ہاو?س کی پریس سکریٹری کیرولین لیوٹ یہ طے کریں گی کہ صدر ڈونالڈ ٹرمپ سے کون صحافی یا میڈیا ادارہ سوال پوچھ سکتا ہے۔ یہ پالیسی وہائٹ ہاو?س کے اوول ا?فس، پریس بریفنگ کمرہ اور صدر کے خاص طیارے 'ایئر فورس ون' میں بھی نافذ ہوگی۔ وہائٹ ہاو?س کی پریس سکریٹری کیرولین لیوٹ نے اس سلسلے میں کہا ہے کہ اب ان کی ٹیم روزانہ پریس پُول کے اراکین کا انتخاب کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ اس کا مقصد صدر ڈونالڈ ٹرمپ کے پیغام کو صحیح ا?ڈینس تک پہنچانا ہے اور ہر اہم معاملے کو پریس پُول میں جگہ دینا ہے۔ لیوٹ نے کہا کہ پاڈ کاسٹر، سوشل میڈیا انفلوینسر اور نیوز کنٹینٹ کریئٹرس کو بھی پریس پُول میں موقع دیا جائے گا۔ واضح رہے کہ وہائٹ ہاو?س پریس پُول کی شروعات 1950 کی دہائی میں امریکہ کے 34ویں صدر ڈوائٹ ڈی ا?ئزن ہاور کی مدت کار میں ہوئی تھی۔ وہائٹ ہاو?س میں صدر سے جڑے معاملوں کی کوریج کے لیے صحافیوں کی بھیڑ بڑھنے لگی۔ اس سے نپٹنے کے لیے 10 صحافیوں یا میڈیا اداروں کا ایک گروپ بنایا گیا۔ اسے پریس پُول کا نام دیا گیا۔ یعنی پریس پُول میں شامل صحافیوں کو ہی وہائٹ ہاو?س کی پریس بریفنگ، اوول ا?فس (امریکی صدر کا دفتر) اور ایئر فورس ون میں داخلہ ملتا تھا۔ پریس پُول میں کون سے میڈیا ہاو?س یا صحافی ہوں گے یہ طے کرنے کی ذمہ داری وہائٹ ہاو?س کارسپونڈنٹ ایسوسی ایشن (ڈبلیو ایچ سی اے) کے پاس تھی۔

ایران 'جوہری بم' بنانے سے زیادہ دور نہیں آئی اے ای اے سربراہ رافیل گراسی کا دعویٰ

اقوام متحدہ 17 اپریل: اقوام متحدہ کے جوہری نگرانی ادارہ کے سربراہ رافیل گراسی نے بدھ کو تہران میں مذاکرات کے لیے پہنچنے سے قبل انتباہ کیا کہ ایران جوہری بم بنانے سے بہت دور نہیں ہے۔ گراسی نے کہا کہ ایران کے پاس کسی 'جگسو پزل' (PuzzleJigsaw) کی طرح سبھی ٹکڑے موجود ہیں اور وہ کسی بھی وقت ان ٹکڑوں کو جوڑ کر ایٹم بم بنا سکتا ہے۔ جس طرح سے 'جگسو پزل' میں کئی چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں کو جوڑ کر ایک پوری تصویر یا ڈیزائن بنائی جاتی ہے ٹھیک اسی طرز پر ایران کے پاس ایٹم بم بنانے کے لیے سبھی کڑیاں موجود ہیں اور وہ کسی بھی وقت ان کڑیوں کو جوڑ کر ایٹم بم بنا سکتا ہے۔ بدھ کو شائع ایک انٹرویو میں گراسی نے فرانسیسی اخبار 'لاموندے' کو بتایا، ''یہ ایک پہیلی کی طرح ہے۔ ان کے پاس ٹکڑے ہیں، اور ایک دن وہ انہیں ایک ساتھ جوڑ سکتے ہیں۔'' انہوں نے کہا کہ وہاں پہنچنے سے پہلے انہیں ابھی بھی کافی لمبا سفر طے کرنا ہے لیکن وہ بہت دور نہیں ہیں۔ یہ بات تسلیم کرنی ہوگی۔'' رافیل گراسی نے ا?گے کہا کہ ایران کے ساتھ کوئی بھی جوہری معاہدہ ا?ئی اے ای اے کی حصہ داری کے بغیر صرف ایک کاغذ کے ٹکڑے کی طرح ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ عالمی برادری کو یہ بتانا کافی نہیں ہے کہ ہمارے پاس جوہری اسلحہ نہیں ہے، تاکہ وہ ا?پ پر یقین کرلیں۔ ہمیں اس کی تصدیق کرنے میں اہل ہونا چاہیے۔ اقوام متحدہ نگرانی ادارہ کو ایران کے جوہری پروگرام اور 2015 کے ایٹمی سمجھوتے پر عمل درا?مد کی نگرانی کا کام سونپا گیا تھا، جو تین سال بعد اب ختم ہو چکا ہے، جب ڈونالڈ ٹرمپ کے پہلے کی مدت کار کے دوران ریاستہائے متحدہ امریکہ نے اس سے اپنے قدم پیچھے ہٹا لیے تھے۔ واضح رہے کہ امریکہ سمیت کئی مغربی ممالک طویل عرصے سے ایران پر جوہری اسلحہ حاصل کرنے کی کوشش کرنے کا الزام لگاتے رہے ہیں۔ وہیں تہران نے ان الزامات کی تردید کی ہے اور اس بات پر زور دیا ہے کہ اس کا پروگرام پُرامن شہری مقاصد کے لیے ہے۔

☆☆☆☆

ایرانی جوہری تنصیبات پر اسرائیلی حملے کی منصوبہ بندی فی الحال منسوخ

امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے بات چیت کا راستہ اختیار کرنے کا فیصلہ کیا

واشنگٹن، 17 اپریل (یو این آئی) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے ایران کے جوہری پروگرام کو روکنے کے لیے مذاکرات کا راستہ اختیار کرتے ہوئے اس پر اسرائیل کے مجوزہ حملے کی منصوبہ بندی منسوخ کر دی ہے امریکی اخبار نیویارک ٹائمز نے بدھ کو اپنی رپورٹ میں یہ اطلاع دی ہے۔ رپورٹ کے مطابق صدر ٹرمپ کی جانب سے یہ فیصلہ ایران کے ساتھ جوہری پروگرام سے متعلق معاہدے پر بات چیت کے پیش نظر کیا گیا ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ اسرائیل نے مئی میں ایران کے جوہری مقامات پر حملے کا منصوبہ تیار کیا تھا، جس کا مقصد ایران کی جوہری ہتھیار بنانے کی صلاحیت کو ایک سال یا اس سے زیادہ عرصے کے لیے موقوف کرنا تھا۔ امریکی اخبار کے مطابق اس حملے کی کامیابی کے لیے صرف اسرائیل کا دفاع کافی نہ تھا بلکہ امریکہ کی معاونت بھی ضروری تھی تاکہ ایرانی جوابی کارروائی سے نمٹا جا سکے اور حملے کو کامیاب بنایا جا سکے۔ نیویارک ٹائمز کے مطابق کئی ماہ کی اندرونی مشاورت اور بحث کے بعد صدر ٹرمپ نے بالآخر فوجی کارروائی کے بجائے سفارتی مذاکرات کا راستہ اپنانے کا فیصلہ کیا تاکہ ایران کے ساتھ کوئی معاہدہ طے کیا جا سکے۔ دوسری جانب مشرق وسطیٰ کے لیے امریکہ کے خصوصی نمائندے اسٹیو وٹکوف کا کہنا ہے کہ امریکہ کے ساتھ معاہدے پر پہنچنے کے لیے ایران کو جوہری افزودگی روکنی اور ختم کرنی ہوگی۔ دوسری طرف ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی نے کہا کہ ایران کی یورینیم افزودگی کے اصول پر کوئی بات نہیں ہو سکتی۔

امریکہ نے ایران پر دباؤ ڈالنے کے لیے تیل درآمد کرنے والی کمپنیوں اور تیل ٹینکروں پر نئی پابندیاں لگائیں

واشنگٹن، 17 اپریل (یو این آئی) امریکہ نے ایران پر دباؤ ڈالنے کے لیے کچھ شپنگ کمپنیوں اور آئل ٹینکروں پر پابندیاں لگائی ہیں، جن میں چین میں کام کرنے والی آزاد چھوٹی تیل ریفائنریز شامل ہیں۔ امریکی محکمہ خزانہ کے مطابق ایران پر دباؤ بڑھانے کے لیے کچھ شپنگ کمپنیوں اور تیل ٹینکروں پر پابندیاں لگائی ہیں، جن میں چین میں کام کرنے والی آزاد چھوٹی تیل ریفائنریز شامل ہیں۔ امریکی محکمہ خزانہ کا کہنا ہے کہ چین میں کام کرنے والی تیل ریفائنریز ایک ارب ڈالر سے زائد کے ایرانی خام تیل کی خریداری میں شامل ہیں۔ خبر رساں ایجنسی کے مطابق چین ایران پر امریکی پابندیوں کو تسلیم نہیں کرتا اور چین ایرانی تیل کا سب سے بڑا درآمد کنندہ ہے۔ واضح رہے کہ چین اور ایران کے درمیان تجارت زیادہ تر ڈالر کے بجائے چینی کرنسی میں ہوتی ہے۔ اس سے قبل گزشتہ دنوں بھی امریکہ نے ایرانی تیل کی غیر قانونی فروخت روکنے کیلئے نئی پابندیاں عائد کی تھیں۔

شیوراج برازیل کے کھیتوں میں اترے

برازیلیا/نئی دہلی، 17 اپریل (یو این آئی) زراعت اور کسانوں کے مرکزی وزیر شیوراج سنگھ چوہان نے آج برازیل کے کھیتوں کا دورہ کیا اور ٹماٹر، مکئی اور سویابین سمیت کئی فصلوں کا معائنہ کیا اور ٹیکنالوجی اور پروسیسنگ کے طریقوں کے استعمال کو سمجھا۔ مسٹر چوہان نے برازیلیا، برازیل میں کھیتوں کا دورہ کر کے زرعی کاموں کا مشاہدہ کیا اور کاشتکاری میں استعمال ہونے والی مشینوں اور عمل کو دیکھا۔ مسٹر چوہان برکس ممالک کے وزرائے زراعت کی 15ویں میٹنگ میں شرکت کے لیے برازیل کے دورے پر ہیں۔ مرکزی وزیر نے برازیل میں سویابین کے پیداواری پلانٹ اور ٹماٹر کے فارموں سمیت کچھ دیگر مقامات کا دورہ کیا۔ انہوں نے کاشتکاری میں استعمال ہونے والی مشینری اور برازیل میں آبپاشی کے جدید ترین طریقوں کا مشاہدہ کیا۔ مسٹر چوہان نے کہا کہ ہندوستانی زراعت کی مزید تیز رفتار ترقی کے لیے برازیل کے وفد کو مدعو کیا گیا ہے۔ مرکزی وزیر نے برازیل کے وزیر زراعت کے ساتھ ٹماٹر اور مکئی کے کھیتوں کا بھی دورہ کیا۔ مسٹر چوہان نے کہا ''یہاں آنے کے بعد میں کھیتی کو دیکھ رہا ہوں اور یہاں سے سیکھ رہا ہوں اور یہ کہ ہم کس طرح ہندوستان میں کھیتی کو اس سمت میں آگے بڑھا سکتے ہیں، پیداوار بڑھانے کے لیے، ہم اس سمت میں بھی کوشش کریں گے۔

چینی سرمایہ کاری پر تشویش: چین کے پاس برطانیہ کے کتنے اہم انفراسٹرکچر کا کنٹرول ہے؟

چین 17 اپریل: سکنتھورپ سٹیل فیکٹری کی صورتحال نے ایک بار پھر سے برطانیہ کی معیشت میں چینی سرمایہ کاری کی جانب توجہ مبذول کروائی ہے اور چند ناقدین سکیورٹی سے متعلق سوالات اٹھا رہے ہیں۔ یہ سٹیل پلانٹ چین کی کمپنی 'جنگیے سٹیل' کی ملکیت تھا تاہم اب برطانوی حکومت نے سکنتھورپ کے اس مقام کا کنٹرول سنبھال لیا ہے۔ یہ اقدام ان دعووں کے بعد اٹھایا گیا کہ جن میں کہا جا رہا تھا کہ چینی مالکان یہاں موجود دونوں بلاسٹ فرنسز کو مستقل طور پر بند کر کے صرف چینی درآمد شدہ دھات کو رولنگ ملز میں پروسیس کرنے کا ارادہ رکھتے تھے۔ بی بی سی ویریفائی یہ جاننے کی کوشش کی ہے کہ برطانیہ کی معیشت میں چینی سرمایہ کاری کتنے بڑے پیمانے پر کی جا رہی ہے اور آیا یہ واقعی تشویش کی بات ہے یا نہیں۔

برطانیہ میں چینی سرمایہ کاری کتنی ہے؟

برطانیہ کے دفتر برائے قومی شماریات کے مطابق سال 2023 میں چین کی طرف سے برطانیہ میں کل سرمایہ کاری کا تخمینہ تقریباً 4.3 ارب پاؤنڈ لگایا گیا ہے۔ یہ رقم برطانیہ میں اس سال ہونے والی کل غیر ملکی سرمایہ کاری (جو تقریباً دو کھرب پاؤنڈ تھی) کا بہت چھوٹا حصہ ہے۔ لیکن ماہرین کا کہنا ہے کہ یہ اعداد و شمار دراصل برطانیہ میں چینی سرمایہ کاری کے اصل حجم کو ظاہر نہیں کرتے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ سرکاری اعداد و شمار صرف اسی ملک کو ظاہر کرتے ہیں جس نے براہِ راست سرمایہ کاری کی ہو جبکہ اکثر اوقات پیسہ کسی اور ملک سے آتا ہے۔ اس کے علاوہ چین کی حکومت بیرونِ ملک سرمایہ کاری کے بارے میں شفاف معلومات فراہم نہیں کرتی جس سے اندازہ لگانا مزید مشکل ہو جاتا ہے۔ ایک امریکی تھنک ٹینک امریکن انٹرپرائز انسٹیٹیوٹ نے کمپنیوں کی رپورٹس کی مدد سے اندازہ لگایا ہے کہ 2005 سے 2024 کے دوران چین نے برطانیہ میں سرکاری اور نجی سطح پر 105 ارب ڈالر کی سرمایہ کاری کی۔ چائنا انویسٹمنٹ کارپوریشن (جو چینی حکومت کی ملکیت ہے) نے لندن کے ہیتھرو ایئرپورٹ میں 10 فیصد حصص خرید رکھے ہیں۔ لی کا شنگ نامی ہانگ کانگ کے صنعتکار کی کمپنی نے یو کے پاور نیٹ ورکس کی ملکیت حاصل کی ہوئی ہے جو لندن، جنوب مشرق اور مشرقی انگلینڈ میں بجلی کی ترسیل کا نظام چلاتی ہے۔ اسی ارب پتی کاروباری گروپ کے پاس نارتھمبرین واٹر گروپ کا 75 فیصد حصہ بھی ہے جو شمال مشرقی انگلینڈ میں پانی کی فراہمی اور نکاسی کا نظام چلاتی ہے۔ چین نے برطانیہ میں نیوکلیئر بجلی کے منصوبوں میں بھی سرمایہ لگایا ہے۔ برطانیہ کے علاقے سمرسیٹ میں موجود ہنکلی پوائنٹ سی نیوکلیئر پاور سٹیشن میں بھی چین کی بڑی سرمایہ کاری ہے۔ شروع میں چائنا جنرل نیوکلیئر پاور گروپ کے پاس اس منصوبے میں 33.5 فیصد حصہ تھا جبکہ باقی سرمایہ فرانس کی کمپنی ای ڈی ایف نے لگایا تھا۔ تاہم ای ڈی ایف کا کہنا ہے کہ چینی کمپنی نے اس مشترکہ منصوبے میں مزید پیسہ لگانا بند کر دیا ہے، جس کا بجٹ پہلے ہی مقررہ حد سے تجاوز کر چکا ہے۔ اسی وجہ سے گزشتہ سال کے آخر تک چینی حصے کی شرح کم ہو کر 27.4 فیصد رہ گئی ہے۔ اسی چینی کمپنی کا ایک اور نیوکلیئر منصوبہ بریڈویل بی کے نام سے ایسیکس میں تجویز کیا گیا ہے جس میں اس کے پاس 66.5 فیصد حصص ہیں، جبکہ باقی سرمایہ ای ڈی ایف نے لگایا ہے۔ اسی چینی کمپنی نے ایسیکس میں ایک اور نیوکلیئر پلانٹ بریڈویل بی بنانے کی بھی منصوبہ بندی کی ہے جس میں اس کے پاس 66.5 فیصد حصص ہیں جبکہ باقی سرمایہ ای ڈی ایف نے لگایا ہے۔ اسے چینی سرکاری کمپنی ہواوینگ نے بنایا، مالی معاونت فراہم کی اور اب وہی اسے چلا بھی رہی ہے۔ اوپن یونیورسٹی کے پروفیسر جائلز موہن کے مطابق: 'یورپ میں چینی کمپنیوں کی سب سے زیادہ سرمایہ کاری الیکٹرک گاڑیوں کی بیٹریوں کے شعبے میں ہو رہی ہے اور ان میں زیادہ تر کمپنیاں نجی ہیں، نہ کہ حکومت کی ملکیت۔' چینی کار کمپنی گیلی آٹو (جو ہانگژو میں قائم ہے) برطانیہ کی لندن ای وی کمپنی کی مالک ہے جو کوونٹری میں واقع ہے اور مشہور الیکٹرک بلیک ٹیکسیاں تیار کرتی ہے۔ برطانیہ اور یورپ میں ماحولیاتی اہداف حاصل کرنے کی کوششوں کے تحت ہوا سے توانائی پیدا کرنے والے منصوبے جیسے شعبوں میں بھی چینی سرمایہ کاری کو خوش آمدید کہا گیا ہے۔ چین کی ایک سرکاری کمپنی ایس ڈی آئی سی پاور کی ملکیت میں کام کرنے والی ریڈ راک رینیوایبلز سکاٹ لینڈ کے ایک سمندری ونڈ فارم (بیٹرس) میں 25 فیصد حصہ رکھتی ہے۔ چینی سرمایہ کاروں نے عوامی برانڈز میں بھی دلچسپی لی ہے۔ لی کا شنگ کی کمپنی سفوک میں قائم پب چین اور بریوری گرین کنگ کی مالک ہے۔ وولور ہیمپٹن وانڈررز فٹبال کلب کی ملکیت شنگھائی کی کمپنی فوسن گروپ کے پاس ہے۔ اگرچہ جنگیے سٹیل کو سکنتھورپ سٹیل پلانٹ پر مکمل کنٹرول حاصل تھا مگر یہ بات بھی ذہن میں رکھنی چاہیے کہ تمام چینی سرمایہ کار برطانوی کمپنیوں میں اکثریتی حصہ دار نہیں ہوتے یعنی وہ اکثر کمپنیوں کے روزمرہ فیصلوں پر مکمل اختیار نہیں رکھتے۔ کچھ اہم ادارے جیسے ایئرپورٹس اور پانی کی فراہمی کا نظام سخت ریگولیشنز کے تحت آتے ہیں جس کی وجہ سے ان چینی مالکان کی آزادی محدود ہو سکتی ہے۔ اس کے علاوہ چینی سرمایہ کاروں کے بارے میں یہ بھی اندازہ لگایا گیا ہے کہ ان کے پاس برطانیہ میں بڑی تعداد میں زمین اور عمارتیں موجود ہیں۔ مثال کے طور پر لندن میں واقع مشہور لیڈن ہال بلڈنگ (جسے چیز گریٹر بھی کہا جاتا ہے) 2017 میں ایک چینی پراپرٹی کمپنی نے 1.15 ارب پاؤنڈ میں خریدی تھی۔

کیا چینی سرمایہ کاری برطانیہ کے لیے خطرہ بن سکتی ہے؟

ہواوے کو 1987 میں رن ژینگ فی نامی سابق چینی فوجی افسر نے قائم کیا تھا۔ برطانیہ کے نیشنل سائبر سکیورٹی سینٹر نے ابتدا میں 2019 میں یہ فیصلہ دیا کہ ہواوے سے لاحق خطرات کو قابو میں رکھا جا سکتا ہے۔ تاہم جب امریکہ نے صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے دورِ حکومت میں برطانیہ پر دباؤ ڈالا تو حکومت نے 2020 میں ہواوے کو اپنے ٹیلی کام نیٹ ورک سے الگ ہونے کا حکم دیا۔ برطانیہ کے کئی اراکینِ پارلیمنٹ نے بھی ہواوے کو برطانوی نیٹ ورک کا حصہ بنانے کی مخالفت کی تھی۔ گریس تھیوڈولو جو 'کونسل آن جیوسٹریٹیجی' میں چین سے متعلق پالیسی کی ماہر ہیں، کہتی ہیں کہ برطانیہ کے اہم انفراسٹرکچر میں چینی سرمایہ کاری کے دو بڑے ممکنہ خطرات ہیں۔ پہلا خطرہ جاسوسی کا ہو سکتا ہے: مثلاً اگر کسی سرکاری عمارت یا آفس میں چینی کمپنی کا بنایا ہوا آڈیو یا ویڈیو سسٹم لگا دیا جائے، تو اس سے معلومات چوری ہونے کا خدشہ رہتا ہے۔ دوسرا خطرہ یہ ہے کہ اگر وہ نظام کسی چینی کمپنی کے کنٹرول میں ہے تو وہ کمپنی مستقبل میں کسی سیاسی یا عالمی دباو? کے تحت اُس نظام کو بند یا متاثر کر سکتی ہے۔ کچھ ماہرین کا کہنا ہے کہ چینی قوانین کے مطابق ہر چینی کمپنی کو حکومت اور کمیونسٹ پارٹی کے احکامات ماننے ہوتے ہیں اور انھیں ملک کی خفیہ ایجنسیوں سے بھی تعاون کرنا ہوتا ہے۔ اس لیے مغربی ملکوں کے اہم سسٹمز میں چینی سرمایہ کاری ایک فطری خطرہ بن سکتی ہے۔ گریس کہتی ہیں کہ ایک ممکنہ صورتحال یہ ہو سکتی ہے کہ اگر چین نے تائیوان پر حملہ کیا اور برطانیہ نے اس کے خلاف پابندیاں لگانے کی کوشش کی تو چین برطانیہ کے اس انفراسٹرکچر کو متاثر کر سکتا ہے جو اس کے کنٹرول میں ہیں تاکہ برطانیہ پر دباو? ڈالا جا سکے۔ تاہم کچھ دوسرے ماہرین کا کہنا ہے کہ چینی سرمایہ کاروں کے لیے برطانوی انفراسٹرکچر کو نقصان پہنچانا ان کے اپنے مالی مفادات کے خلاف ہوگا کیونکہ اس سے ان کی سرمایہ کاری کی قیمت گر جائے گی اور برطانیہ کی حکومت وہ اثاثے (جائیداد یا کمپنیاں) اپنے قبضے میں لے سکتی ہے۔ پروفیسر جائلز موہن کہتے ہیں کہ 'یہ خطرہ صرف باتوں کی حد تک ہے، اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔ یہ کمپنیاں منافع کمانے کے لیے بنی ہیں اس لیے ان کے لیے ایسا کرنا فائدے کا سودا نہیں ہوگا۔' اور ماہرین کا کہنا ہے کہ دونوں قسم کی سرمایہ کاری میں فرق کرنا ضروری ہے یعنی وہ چینی سرمایہ کاری جو اہم سسٹمز (مثلاً بجلی، پانی یا نیٹ ورک) میں ہو اور وہ جو صرف عام کاروبار یا برانڈز (جیسے کھانے پینے یا کپڑوں کی کمپنیاں) میں ہو کیونکہ دوسری قسم کی سرمایہ کاری سے عوام کو فوری خطرہ نہیں ہوتا۔

رانی گنج میچیا میں دوستوں کے ساتھ نہاتے ہوئے کانکن غرق آب، ڈیزاسٹر مینجمنٹ کی تحقیقات

آسنسول:17؍اپریل،(عوامی نیوز سروس):ای سی ایل کان کا ایک نوجوان ورکر دامودر ندی میچیا کے پل کے قریب چار دوستوں کے ساتھ نہانے گئے پانی میں ڈوب گیا یہ واقعہ دوپہر کو پیش آیا غرق آب ہونے والے نوجوان کا نام 25 سالہ ابھیجیت منڈل بتایا جاتا ہے جو مغربی بردوان ضلع کے آسنسول درگاپور پولیس کمشنریٹ حلقے کے جموڑیہ تھانے کا رہنے والا تھا دوپہر ابھیجیت منڈل اپنے چار دوستوں کے ساتھ رانی گنج سائیڈ سے ایک پرائیویٹ کمپنی کے پمپ ہاؤس کے پاس میچیا پل کے نیچے دامودر ندی میں نہانے گیا اس جگہ ندی کے پانی میں بھنور ہے اور وہاں نہانے جاتے ہوئے وہ اچانک بھنور کی زد میں آکر بہہ جاتا ہے اس واقعہ کو دیکھ کر نوجوان کے ساتھ موجود نوجوان نے فوری طور پر تھانے کو اطلاع دی ارد گرد لوگ اطلاع ملتے ہی اور نوجوان کے گھر والے علاقے میں پہنچ گئے رانی گنج بورو 2 کے چیئر مین وارڈ 89 رانی گنج کے کاونسلر مزمل حسین شہزادہ دامودر میچیا پہنچے انہوں نے کہا جیوتی سنگھ کاونسلر کے ذریعے جیسے ہی مجھے اس سانحے کی اطلاع ملی میں تمام مصروفیات کو چھوڑ کر گھاٹ کے پاس آگیا ابھیجیت منڈل کے گھر والوں سے ملاقات کی شہزادہ نے کہا کہ اطلاع ملتے ہی تھانہ بلبھ پور اور رانی گنج تھانے کے میچیا تھانے کی پولیس علاقے میں پہنچ گئی پولیس کی موجودگی میں ریسکیو کی سروس مہم بیک وقت شروع کیا گیا لیکن کافی تلاش کے بعد بھی ڈوبنے والے نوجوان کو دامودندی سے نہیں نکالا جاسکا ذرائع کے مطابق جموڑیہ کا رہنے والا ابھیجیت منڈل سون پور بازار علاقہ میں ای سی ایل میں کام کرتا تھا بعد میں جب خبر ملی تو مغربی بردوان ضلع انتظامیہ ڈیزاسٹر مینجمنٹ کی خصوصی ریسکیو ٹیم علاقے میں پہنچی انہوں نے اسپیڈ بوٹ کے ذریعے بار بار دامودر ندی کے آس پاس کے علاقے کی تلاش شروع کی لیکن جب اندھیرا چھا جاتا ہے تو تلاش بند ہو جاتی ہے بعد میں روشنی کا انتظام کرنا ہوگا بتایا جاتا ہے کہ رات 8 بجے ڈیزاسٹر مینجمنٹ ٹیم روشنی کا انتظام کر کے نوجوانوں کی تلاش کر رہی ہے لیکن نوجوان کا کوئی سراغ نہیں مل سکا۔

ترنمول کا فرضی ووٹروں کی شناخت کیلئے ایپ جاری کرتے ہوئے مہم شروع

آسنسول: 17؍اپریل،(عوامی نیوز سروس): مغربی بردوان کی ضلع ترنمول کانگریس کی قیادت نے فرضی ووٹروں کی شناخت اور پکڑنے کے لیے 'بنگلہ ووٹ بچاؤ مہم' شروع کی شام آسنسول کے جے ٹی روڈ کے راہا لین چوراہے سے متصل ترنمول کانگریس کے ضلع دفتر میں ضلع صدر نریندر ناتھ چکرورتی کی قیادت میں ایک پریس کانفرنس میں بنگلہ ووٹ بچاؤ مہم اور 'دیدر دوت' ایپ کے بارے میں تفصیلی جانکاری دی گئی اس موقع پر ریاستی ترنمول کانگریس کے سکریٹری اور ویسٹ بردوان ضلع بلا-1 بھی شیوداسن عرف داسو، جموڑیہ کے ایم ایل اے ہرے رام سنگھ اسنسول کارپوریشن کے ڈپٹی میئر ابھیجیت گھٹک اسٹوڈنٹ آرگنائزیشن کے ضلعی صدر ابھینوئے مکھرجی ودیگر موجود تھے۔نریندر ناتھ چکرورتی نے پریس کانفرنس میں کہا کہ بھارتیہ جنتا پارٹی یابی جے پی کو ملک کی مختلف ریاستوں میں فرضی ووٹروں کا سامنا ہے۔فہرست میں شامل کر کے انتخابی عمل کو متاثر کیا۔جس کی وجہ سے اس نے دہلی سمیت کئی ریاستیں جیت لیں بنگال میں بی جے پی 2026 کی اسمبلی کو سامنے رکھ کر یہی کام کرنا چاہتی ہے۔ حکمراں جماعت کے ضلعی صدر نے خبردار کیا کہ ایسی سازش کو کامیاب نہیں ہونے دیا جائے گا۔ اس مقصد کے لیے وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی نے 'بھوت رکھشا ابھیان' شروع کیا ہے۔ جس کا مقصد حقیقی ہے۔بنگالی ووٹرز کی شناخت اور ڈپلیکیٹ ووٹرز کو فہرست میں شامل نہ ہونے دینا یہ پروگرام مغربی بردوان ضلع میں باضابطہ طور پر شروع ہوا انہوں نے کہا اس مہم کے تحت ترنمول کارکنان قصبہ، بلاک اور پنچایت سطح پر کام کریں گے۔ پارٹی نے ضلع اور اسمبلی کی سطح پر B.L.O-1 اور بوتھ سطح پر B.L.O-2 کا تقرر کیا۔اس کے علاوہ دونئ سطحیں بھی شامل کی گئی ہیں۔وہ بلاک اور ٹاؤن کی سطح پر ہیں، اور پنچایت اور وارڈ کی سطح یہ کارکن اپنے اپنے علاقوں میں حقیقی ووٹرز کی شناخت کریں گے اور حقیقی ووٹرز کو فہرست میں شامل کرنے اور خارج کرنے کے لیے ضروری اقدامات کریں گیانہوں نے مزید کہا کہ ضلع سے لے کر بوتھ سطح تک تقریباً ایک لاکھ ٹی ایم سی کارکنوں کو ڈیجیٹل پلیٹ فارم کے ذریعے جوڑا گیا ہے۔انہیں اس کام کے لیے ضروری تربیت دی گئی ہے۔ٹیم کے ان تمام ملازمین کو جدید آلات فراہم کیے گئے ہیں اور Doot"Didir ایپ ان کی مدد کرے گی یہ ایپ مقامی ووٹرز کی شناخت اور ووٹر لسٹ کی تصدیق میں مددگار ثابت ہوگی آج کی پریس کانفرنس میں حکمراں پارٹی کے ضلع صدر نے الزام لگایا کہ بی جے پی ریاست میں فرقہ وارانہ فسادات کرانے کی کوشش کر رہی ہے انہوں نے کہا بی جے پی بنگال میں فرقہ وارانہ آگ لگانے کی کوشش کر رہی ہے۔لیکن بی جے پی یہ نہیں سوچتی کہ وہ بھی اس آگ کا شکار ہو جائیں گے ضلع صدر کا دعویٰ ہے کہ بی جے پی قائدین اس طرح کی اشتعال انگیز تقریریں کر کے پر امن بنگال کو خراب کرنے کی کوشش کر رہے ہیں عوام اسکا جواب دیں گے۔

☆

بنگلہ سال نو پر بھی صاف پانی کی مانگ پر جموڑیہ میں سڑک جام

آسنسول:17؍اپریل،(عوامی نیوز سروس):جموڑیہ علاقے میں پینے کے صاف پانی کی مانگ کو لے کر لوگوں کا احتجاج جاری ہے اطلاع کے مطابق بنگالی نئے سال کی شام کے بعد سے، لوگوں نے سریساڈانگا موڑ پر تین مختلف مقامات پر سڑک کو بلاک کر دیا ہے رات نو بجے کچھ دیر کے لیے سڑک کو کھول دیا گیا تھا تاہم بدھ کی صبح سے دوبارہ نقل و حرکت شروع ہوگئی اس احتجاج کی وجہ سے اسکول جانے والے بچوں، دفتر جانے والوں اور عام پیدل چلنے والوں کو شدید پریشانی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے مظاہرین نے ہسپتال اور واٹر ٹینک کے قریب بانس لگا کر سڑک کو مکمل طور پر بند کر دیا ہے بعض مقامات پر لوگ سڑک پر لیٹ کر احتجاج کر رہے ہیں۔ احتجاج کرنے والی مقامی خواتین کا کہنا ہے کہ تین ماہ سے زائد ہو گیا ہے علاقے میں پینے کا صاف پانی میسر نہیں جس کی وجہ سے علاقے میں بیماریاں پھیل رہی ہیں اور عام لوگ مشکلات کا شکار ہیں انہوں نے الزام لگایا کہ انتظامیہ اور عوامی نمائندوں کو متعدد بار شکایت کرنے کے باوجود کوئی ٹھوس قدم نہیں اٹھایا گیا۔مظاہرین کا کہنا ہے کہ اس احتجاج سے پہلے بھی صرف ایک دن کے لیے ٹینکر کے ذریعے پانی بھیجا گیا اس کے بعد وہ بھی بند ہو گیا عوام کا کہنا ہے کہ لیڈر الیکشن کے دوران بڑے بڑے وعدے کرتے ہیں لیکن جیتنے کے بعد عوام کے مسائل پر توجہ نہیں دیتے اب مجبوری میں انہیں سڑکوں پر آکر احتجاج کرنا پڑ رہا ہے جموڑیہ کے پورے علاقے میں گزشتہ ایک ماہ سے صاف پانی کا سنگین مسئلہ ہے جس کی وجہ سے نظام زندگی بری طرح متاثر ہے۔

انڈال ہوائی اڈہ سے دھنباد کا رہائشی مس فائر کارتوس کے ساتھ گرفتار

آسنسول :17؍اپریل،(عوامی نیوز سروس):دوپہر 55:2 بجے، پولیس نے ہوائی اڈے پر چیکنگ کے دوران ایک مشکوک شخص کو گرفتار کیا ذرائع کے مطابق گرفتار شخص سے مس فائر کارتوس برآمد ہوا ہے اس کے ساتھ ہی تھانہ انڈال پولیس نے اس شخص کو گرفتار کر لیا۔55 سالہ موتشر مشرا کے نام سے جانا جاتا ہے گرفتار شخص انڈال ہوائی اڈے سے دہلی جانے کی تیاری میں تھا وہ دھنباد کے ہندوستان پریس روڈ علاقے کا رہنے والا بتایا جاتا ہے۔ جمعرات کو گرفتار شخص کو درگاپور محکمہ کورٹ لے جایا گیا ذرائع نے بتایا کہ ملزمان سے معلومات حاصل کرنے کے لیے پوچھ گچھ کی جائے گی اور پولیس ریمانڈ کی درخواست معزز عدالت میں جمع کرائی جائے گی۔

سونیا اور راہول گاندھی کو جھوٹے الزام میں پھنسانے کے خلاف کانگریس کا سخت احتجاج، مودی کا پتلا نذر آتش

آسنسول :17؍اپریل،(عوامی نیوز سروس): پچھم بردوان ضلع کانگریس کمیٹی کی پہل پر آسنسول شہر میں ایک سخت مذمتی پروگرام منعقد کیا گیا یہ احتجاج نریندر مودی کے سیاسی انتقام کے خلاف بتایا جاتا ہے جب کانگریس لیڈروں اور کارکنوں نے آسنسول کے ہاٹن روڈ کے پاس ایک ریلی لیکر آئے اور سڑک بلاک کر دی اور گاڑیوں کو روک کر احتجاج کرنے کی کوشش کی تو پولیس انہیں زبردستی ہٹانے کی کوشش کی۔کانگریس لیڈروں نے کہا کہ سی بی آئی-ای ڈی جیسی مرکزی ایجنسیوں کو سیاسی ہتھیار بنا دیا گیا ہے مودی حکومت کانگریس کو گھیرنے کے لیے جھوٹا مقدمہ بنا رہی ہیکانگریس اس سیاسی دباؤ کے سامنے کبھی نہیں جھکے گی اور ہر جگہ تحریک جاری رہے گی راہول گاندھی اور سونیا گاندھی کو نیشنل ہیرالڈ میں پھنسانے کے خلاف کانگریس نے اسنسول میں سڑک بھی جام کرنے کی کوشش کی آسنسول ہاٹن روڈ موڑ کے پاس اسنسول کی کانگریس پارٹی کے لیڈران کارکنان نے سڑک جام کر کے پر زور احتجاج کیا اور وزیر اعظم ہند نریندر دامودر مودی کا پتلا پھونکا کانگریس پارٹی کے لیڈران نیالزام لگایا کہ راہل گاندھی اور سونیا گاندھی کو نیشنل ہیرالڈ کیس میں غیر ضروری طور پر پھنسایا گیا ہے۔ آسنسول کانگریس نے وزیر اعظم نریندر مودی کا پتلا جلایا اس وقت وہاں موجود پولس اہلکاروں سے کانگریس کارکنوں کی بحث بھی ہوئی کانگریس کارکنوں کا الزام ہے کہ انہیں بھی پولیس نے دھکیل دیا اس سلسلے میں کانگریس لیڈر پرسنجیت پیوٹونڈی نے کہا کہ مرکز کی بی جے پی حکومت کی ہدایت پر نیشنل ہیرالڈ کیس میں مرکزی تفتیشی ایجنسی انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ کی جانب سے راہل گاندھی اور سونیا گاندھی کے نام عدالت میں داخل کیے گئے ہیں یا چارج شیٹ میں پیش کی گئی ہے انہوں نے کہا کہ نیشنل ہیرالڈ کو پنڈت جواہر لال نہرو نے انگریزوں سے ٹکر لینے کے لیے قائم کیا تھا لیکن آج اس معاملے میں راہل گاندھی یا سونیا گاندھی کو پھنسانے کی کوشش کی جا رہی ہے انہوں نے کہا کہ جس تنظیم کے ذریعے نیشنل ہیرالڈ پر قبضہ کیا گیا وہ ایک غیر منافع بخش ادارہ ہے اور اسے فروخت نہیں کیا جا سکتا ایسے میں نیشنل ہیرالڈ کے ذریعے غیر قانونی طریقے سے پیسہ کمانے کے بعد یہ کہاں سے آتا ہے؟ انہوں نے کہا کہ مرکز میں نریندر مودی کی حکومت نے کانگریس تحقیقاتی ایجنسی کا استعمال کر کے لیڈروں کو خوفزدہ کرنا چاہتی ہے لیکن کانگریس جو انگریزوں سے نہیں ڈری سینہ تان کر بھگا دیا وہ بی جے پی لیڈروں سے بھی نہیں ڈرے گی جو انگریزوں کے دلال ہیں انہوں نے ریاستی پولیس پر اپنی برہمی ظاہر کی اور کہا درگا پور میں اسنسول میں احتجاج ہوا ہے پوری ریاست اور ملک گیر سطح پر مودی حکومت کے خلاف مزمتی احتجاج ہونگے اس احتجاجی پروگرام میں کانگریس مائنوریٹی ڈپارٹمنٹ کے چیئر مین محمد شاکر، کانگریس کے متحرک لیڈر شاہ عالم خاں پیش پیش سرگرم تھے۔

ڈمپر کی راکھ سے آلودگی سے پریشان اہلیان کا احتجاجاً سڑک جام

آسنسول :17؍اپریل،(عوامی نیوز سروس):نعمت پور کیرادھانگر روڈ کے علاقے میں، مقامی باشندوں نے ڈمپر سے اڑتی راکھ کی وجہ سے ہونے والی پریشانیوں کے خلاف احتجاجاً سڑک بلاک کر دی اس مظاہرے کی وجہ سے علاقے میں ٹریفک کا نظام متاثر ہوا اور لوگوں کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑا اڑتی راکھ کی وجہ سے علاقے میں رہنے والوں کو شدید پریشانی کا سامنا ہے انہوں نے کہا کہ ہم سڑک بلاک کرنے پر مجبور ہیں۔ ڈمپر سے اڑتی راکھ ہماری صحت اور ماحول کے لیے نقصان دہ ہے، ہم نے اس مسئلے سے چھٹکارا پانے کے لیے یہ قدم اٹھایا ہیمظاہرین نے انتظامیہ اور پولیس کے سامنے اپنے مطالبات پیش کیے۔ مقامی لوگوں کے مطابق پولیس نے سات دنوں کے اندر مسئلہ حل کرنے کی یقین دہانی کرائی ہیتا ہم مکینوں نے خبردار کیا کہ اگر سات دن کے اندران کا مسئلہ حل نہ کیا گیا تو وہ مستقبل میں بڑے پیمانے پر احتجاج کریں گیں۔اس مظاہرے کے دوران مقامی لوگوں نے انتظامیہ سے فوری کارروائی کا مطالبہ کیا اور ڈمپروں کی نقل و حرکت پر قابو پانے کے لیے ٹھوس اقدامات کرنے کی درخواست کی۔ پولیس اور انتظامیہ نے حالات اور مظاہرین کو کنٹرول کرنے کی کوشش کی۔ پرامن طریقے سے اپنے خیالات کا اظہار کرنا۔مشورہ دیا ڈمپروں سے فلائی ایش کا مسئلہ علاقے میں ایک دیرینہ مسئلہ رہا ہے اور مقامی لوگ اب اس معاملے پر سخت موقف اختیار کرنے کے لیے تیار ہیں۔ سبھی کی نظریں اس بات پر ہیں کہ انتظامیہ اگلے سات دنوں میں اس مسئلے کے حل کے لیے کیا اقدامات کرتی ہے۔

بایاں محاذ کا بی ڈی او آفس کا گھیراؤ، دس نکاتی مطالبات کے ساتھ میمورنڈم پیش

آسنسول:17؍اپریل،(عوامی نیوز سروس): جمعرات کو بائیں بازو کی تنظیم نے ڈبر مور سے سلان پور بی ڈی او آفس کا گھیراؤ کرنے کے لیے احتجاجی مارچ نکالا اس دن سلان پور کے بی ڈی او دیبنجن بسواس کو ایک تحریری میمورنڈم سونپا گیا جس میں نوجوانوں، کسانوں اور خواتین سمیت مختلف تنظیموں کی جانب سے 10 نکاتی مطالبات کیے گئے مطالبات یہ ہیں:-1) پردھان منتری آواس یوجنا میں وصول کنندگان کے ناموں کی فہرست میں بے ضابطگیوں کی صحیح طریقے سے چھان بین کی جائے اور غیر قانونی وصول کنندگان کے ناموں کو فہرست سے نکال دیا جائے تمام غریب افراد بشمول قبائلی جن کے نام فہرست میں نہیں ہیں ان کا فہرست میں اندراج کیا جائے پردھان منتری آواس یوجنا میں وصول کنندگان کے ناموں کی فہرست ہر گاؤں میں عام کی جانی چاہیے شکایات کو آسان طریقے سے رپورٹ کرنے کا انتظام کیا جائے۔2) بلاک ایریا میں غیر قانونی لیز کو روکا جائے اور غیر قانونی لیز ہولڈرز کو بے دخل کیا جائے۔ ہندوستان کیبلز کی زمین کو ناجائز قبضوں سے آزاد کرانے کے لیے اقدامات کیے جائیں۔3)100 دن کا کام جلد شروع کیا جائے 100 دن کا کام بڑھا کر 200 دن کیا جائیومیہ اجرت 600 روپے تک بڑھائی جائے۔4) مرکزی حکومت کے آرٹیزنل لیبر کوڈ ایکٹ کو منسوخ کیا جائے کسانوں کو ان کی پیداوار کی مناسب قیمت دی جائے غیر منظم کارکنوں کو سماجی تحفظ فراہم کرنے میں شفافیت لائی جائے۔5) سلان پور بلاک کے علاقے میں امن و امان کی صورتحال کو بہتر کرنے کی ضرورت ہے پولیس انتظامیہ کو چوری اور ڈکیتی کی روک تھام کے لیے فعال کردار ادا کرنے کی ضرورت ہے دیندوا، پٹھا کیاری-بہار روڈ چوراہوں پر ٹریفک کی بھیڑ کو کم کرنے کے لیے اقدامات کرنے کی ضرورت ہے پورے علاقے میں ٹریفک مینجمنٹ متعارف کرانے کی ضرورت ہے۔6) بزرگوں کے لیے بند شدہ پنشن کو دوبارہ متعارف کرایا جانا چاہیے 60 سال سے زیادہ عمر کے بزرگ شہریوں کو نئی پنشن اسکیم کے تحت لایا جائے۔7) سلان پور بلاک میں بند فیکٹریاں کھولنے کے لیے اقدامات کیے جائیں۔ بند فیکٹریوں میں زمین پر نئی صنعتیں لگائی جائیں۔علاقے کے بے روزگار نوجوانوں کو علاقے میں کام کی جگہیں فراہم کی جائیں۔ پرائیویٹ سیکٹر میں ورکرز کی خدمات حاصل کرنے کے لیے علاقے کے نوجوانوں اور خواتین کو ترجیح دی جائے۔8) سلان پور بلاک میں آنے والی وبائی بیماری "سلیکوسس" کی روک تھام کے لیے ضروری اقدامات کیے جائیں۔ اصل متاثرہ مریضوں کی نشاندہی کی جائے اور انہیں حکومتی قوانین کے مطابق مناسب معاوضہ دیا جائے۔9) سرکاری پودے، خوراک، ہڈیاں اور پانی حقیقی ماہی گیروں میں تقسیم کیا جائے۔10) انتظامیہ کو مختلف مسائل جیسے پینے کے پانی، سڑک اور گٹر کی مرمت، کوڑا کرکٹ جمع کرنے وغیرہ کو اہمیت دینی چاہیے۔ بائیں بازو کی تنظیم کی رہنما شپرا مکھرجی نے کہا کہ مرکزی اور ریاستی حکومتوں کی مختلف عوام دشمن پالیسیوں اور علاقے کے عام لوگوں کے سلگتے ہوئے مسائل کو حل کرنے کے لیے ایک ماس ڈیپوٹیشن پروگرام شروع کیا گیا ہے۔ آج ڈبر چوراہے سے جلوس نکال کر بی ڈی او آفس کا گھیراؤ کیا گیا اور 10 نکاتی مطالبات کے ساتھ ایک میمورنڈم سونپا گیا۔

قاضی نذرالاسلام ایئرپورٹ انڈال کے اندر ہیلپ ڈیسک کا افتتاح

آسنسول :17؍اپریل،(عوامی نیوز سروس): پچھم بردوان ضلع انڈال میں واقع قاضی نذرالاسلام ہوائی اڈہ پر ہیلپ ڈیسک کا افتتاح کیا گیا اپالو گروپ آف ہاسپٹلس، چنئی کے لیے ایک سرشار ہیلپ ڈیسک کا سیکورٹی زون کے اندر افتتاح کیا گیا اس پہل کا باضابطہ آغاز ہوائی اڈے کے ڈائریکٹر کیلاش منڈل کے ساتھ وی ناگارجن ریڈی، سینئر جنرل منیجر، اپولو ہاسپٹلس اینڈ ہیلتھ کیئر سروسز، چنئی نے کیا مسٹر ریڈی نے اعلان کیا کہ اپولو ہیلپ ڈیسک صحت کی دیکھ بھال میں معاونت کی خدمات فراہم کرے گا، بشمول: مریض کی ملاقات کی بکنگ چنئی ایئرپورٹ سے اپولو اسپتال تک مفت پک اپ، مفت رجسٹریشن ہیلتھ چیک اپ پر 30% رعایت اسپتال کے احاطے میں مدد ہوائی اڈے کے ڈائریکٹر کیلاش منڈل نے اپولو گروپ آف ہاسپٹلس چنئی کی انتظامیہ، BAPL ٹیم، ایئر لائن، APSU ٹیم اور KNI ایئرپورٹ درگاپور کے تمام متعلقہ اسٹیک ہولڈرز کا اس اقدام کو کامیاب بنانے میں مسلسل تعاون اور تعاون کے لیے تہہ دل سے شکریہ ادا کیا۔ اس پروگرام میں اپالو کے سینئر نمائندوں نے بھی شرکت کی۔

ترنمول اسٹیٹ سکریٹری وی شیوداسن داسو نے وشواناتھ چکرورتی کے بیان پر پلٹ وار کرتے ہوئے سبھیند وادھیکاری کو بھی زد میں لیا

آسنسول 17 اپریل(عوامی نیوز سروس) ٹی ایم سی کے اسٹیٹ سکریٹری پچھم بردوان ضلع بی ایل اے 1 وی شیوداسن داسو نے آج اپنے سوشل میڈیا پیج پر لائیو آتے ہوئے کہا کہ وشواناتھ چکرورتی ایک استاد اور مختلف ٹی وی مباحثوں میں حصہ لینے والیکے اس بیان پر سخت اعتراض ظاہر کیا جس میں انہوں نے کہا تھا کہ جب بدھودیو بھٹاچاریہ وزیر اعلیٰ تھے تو ہر سال ایس ایس سی امتحان لیا جاتا تھا اور اساتذہ کی تقرری صاف ستھرے شفاف طریقے سے کی جاتی تھی لیکن اب ایسا نہیں ہے اس پر شیوداسن داسو نے پلٹ وار کرتے ہوئے وشواناتھ چکرورتی کو بائیں بازو کا ایجنٹ قرار دیا اپنے بیان کے دوران وشواناتھ چکرورتی نے کہا تھا کہ آج وہ استاد ہیں انہیں یہ نوکری بائیں بازو کے دور میں ملی اس پر داسو نے وشواناتھ چکرورتی کو آڑے ہاتھوں لیا اور کہا کہ چونکہ وشواناتھ چکرورتی کو لیفٹسٹوں کے دور حکومت میں نوکری ملی تھی اسی لیے آج وہ اپنا حق ادا کر رہے ہیں اور غیر ضروری طور پر وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی کی حکمرانی کو بدنام کر رہے ہیں انہوں نے کہا کہ سب جانتے ہیں کہ بائیں بازو والوں کے دور میں کیسے تقرریاں ہوئیں مردم شماری کرنے یا پارٹی ورکر ہونے کی وجہ سے 8 ویں یا 10 ویں پاس کرنے والوں کو بھی ٹیچر کی نوکری دی گئی انہوں نے کہا کہ ایسی ہزاروں تقرریاں ہوئیں وشواناتھ چکرورتی سب کچھ جانتے ہیں لیکن چونکہ وہ بائیں بازو کے دور میں تعینات ہوئے تھے اس لیے وہ سچ جاننے کے باوجود جھوٹ بول رہے ہیں ریاست میں بدامنی کے معاملے پر داسو نے کہا کہ آج سوشل میڈیا کا دور ہے ایسے میں سینکڑوں چینلز ہیں کوئی بھی سچ کہیں چھپا نہیں سکتا۔ سبھی جانتے ہیں کہ بائیں بازو کے دور میں مغربی بنگال میں کتنی بدامنی تھی وشواناتھ چکرورتی کو بھی یہ معلوم ہے لیکن وہ اپنے ذاتی مفاد کو پورا کر رہے ہیں وہ ایسا کرنے کے لیے خاموش ہے، وہ جان بوجھ کر جھوٹ بول رہے ہیں انہوں نے کہا کہ بدھودیو بھٹاچاریہ کے زمانے میں بھی مغربی بنگال میں کافی بدامنی تھی بائیں بازو کی حکومت کے دوران مغربی بنگال میں اپوزیشن جماعتوں کے کارکنوں کو اپنے گھروں سے بھاگنا پڑا وہ خود بھی لیفٹسٹوں کی وجہ سے گھر سے بھاگ گئے تھے وشواناتھ چکرورتی یہ سب جانتے ہیں لیکن وہ ابھی تک خاموش ہیں کیونکہ انہیں ممتا بنرجی کو بدنام کرنے کے پیسے ملتے ہیں انہوں نے اپوزیشن لیڈر سبھیند و ادھیکاری پر بھی الزام لگایا ہدف بناتے ہوئے انہوں نے کہا کہ آج وہ سناتن دھرم کی بات کر رہے ہیں لیکن جب وہ 2021 سے پہلے ٹی ایم سی میں تھے تو سب جانتے ہیں کہ انہوں نے بی جے پی کارکنوں پر کتنے مظالم ڈھائے تھے آج وہ سماج کو ہندوؤں اور مسلمانوں میں تقسیم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں تاکہ انتخابات میں فائدہ حاصل کر سکیں انہوں نے کہا کہ پہلے وہ جان لیں کہ بی جے پی کے کتنے بڑے قومی لیڈروں کے بچوں نے دوسرے مذاہب میں شادیاں کی ہیں انہوں نے کہا کہ یہ کوئی مسئلہ نہیں ہے بلکہ مذہب کی بنیاد پر سماج کو زبردستی تقسیم کرنے کا ہے آج سبھیند وادھیکاری سناتن دھرم کا مسیحا ہونے کا ڈرامہ کر رہے ہیں۔

سپر کپ اتوار 20 اپریل سے محمڈن کا میچ 24 اپریل کو نارتھ ایسٹ یونائیٹڈ سے

بھوبنیشور (اڈیشہ) 17 اپریل: اتوار 20 اپریل سے اڈیشہ کے خوبصورت اسٹیڈیم میں آئی ایس ایل کی تیسری کڑی اور فیڈریشن کپ کی متبادل سپر کپ فٹبال ٹورنامنٹ کا شاندار آغاز ہونے جا رہا ہے جس میں آئی ایس ایل کی تمام 13 ٹیمیں اور آئی-لیگ کی تین ٹاپ ٹیموں کو ملا کر کل 16 ٹیموں کے درمیان سپر کپ فٹبال ٹورنامنٹ کھیلا جائے گا۔ یہ سپر کپ دراصل آئی ایس ایل کی تیسری کڑی ہے جس کی پ؛ہلی آئی ایس ایل لیگ شیلڈ اور دوسری کڑی آئی ایس ایل چمپئن شپ اور تیسری کڑی سپر کپ ہے۔ چونکہ محمڈن اسپورٹنگ ہی پہلی مرتبہ آئی ایس ایل میں شامل ہوئی تھی اور 13 ویں ٹیم کی حیثیت سے شامل ہوئی تھی اور اس نے ڈبل لیگ آئی ایس ایل کے اختتام پر 13 پوائنٹ حاصل کئے اور 13 ویں پوزیشن حاصل کر رکھی جو آخری پوزیشن ہے۔ چونکہ امسال آئی ایس ایل میں ریلی گیشن کو شامل نہیں رکھا گیا تھا اس وجہ سے محمڈن اسپورٹنگ ریلی گیشن سے بچ گئی اور وہ آئندہ سیزن میں بھی کھیل پائے گی لیکن ایسا لگ رہا ہے کہ محمڈن اسپورٹنگ اے آئی ایف ایف سے درخواست کرے کہ وہ اس کی ٹیم کی جگہ پر کسی دوسری ٹیم کو رکھ لے کیونکہ آئی ایس ایل میں ایک بڑی ٹیم کو چلانا آسان بات نہیں ہے۔ ویسے تو محمڈن اسپورٹنگ کے صدر کلب امیر الدین بابی نے کہا ہے کہ محمڈن اسپورٹنگ اس سپر کپ میں کھیلے گی لیکن محمڈن کیلئے سپر کپ کھیلنا بھی محال ہے کیونکہ کلب کے اسپانسروں اور انویسٹروں کے ساتھ اب پہلے جیسے بہتر مراسم نہیں رہے اور وہ اب محمڈن کلب سے کنی کاٹنے کی سوچ رہے ہیں۔

بہرکیف اب دیکھا جائے کہ سپر کپ میں محمڈن کھیلتی ہے یا نہیں کیونکہ 24 اپریل کو محمڈن کا میچ نارتھ ایسٹ یونائیٹڈ سے ہے اور اس میچ میں محمڈن اپنی ٹیم فیلڈ کر پاتی ہے یا نہیں یہ دیکھنا ہوگا۔ کیونکہ محمڈن کے غیر ملکی کھلاڑیوں نے فیفا سے شکایت کر دی ہے کہ ان کے کئی مہینوں کی تنخواہ کی ادائیگی نہیں ہوئی ہے اور اس وقت جو پوزیشن ہے اسے دیکھ کر نہیں لگتا ہے کہ محمڈن اپنے غیر ملکی کھلاڑیوں کی ادائیگی کر پائے گی اور اگر وہ سپر کپ میں ٹیم نہیں اتارتی ہے تو پھر وہ بھی بدنامی کی بات ہے۔ موہن بگان کی کامیابی پر صرف گلدستہ اور مٹھائی پیشک رکے اپنی ٹیم کے ساتھ ٹھیک طور پر کام نہ ہو تو پھر سب بیکار رہے۔

کشمیر کے نوجوانوں میں کرکٹ کا بے مثال جذبہ ہے: عرفان پٹھان

سری نگر، 17 اپریل (یواین آئی) سابق کرکٹر عرفان پٹھان کا کہنا ہے کہ کشمیر کے نوجوانوں میں کرکٹ کا بے مثال جذبہ ہے لیکن انہیں بہترین مواقع اور بنیادی ڈھانچہ میسر نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ کشمیر کے نوجوانوں میں ٹیلنٹ کی کوئی کمی نہیں ہے لیکن اس کو نکھارنے کی ضرورت ہے۔ موصوف کرکٹر نے ان باتوں کا اظہار جمعرات کو یہاں ایک پریس کانفرنس کے دوران کیا۔

انہوں نے ایک وکٹری کرکٹ لیگ (ای وی سی ایل) کو لانچ کرتے ہوئے کہا کہ اس نئی لیگ کا مقصد کشمیر میں نوجوان کرکٹ کھلاڑی میں جو صلاحیتیں ہیں ان کو نکھارا جائے۔

ان کا کہنا تھا: 'میں نے خود کپوارہ اور بارہمولہ کے نوجوان کرکٹرز کو دیکھا ہے جن میں کرکٹ کے تئیں جنون ہے لیکن انہیں مناسب تربیت میسر نہیں ہے'۔ انہوں نے کہا کہ ای وی سی ایل نہ صرف جموں و کشمیر بلکہ اتر پردیش اور پنجاب جیسی ریاستوں کے نوجوان کھلاڑیوں کے لیے ایک انتہائی ضروری پلیٹ فارم مہیا کرے گا۔ عرفان پٹھان نے کہا کہ لیگ میں ابھرتے ہوئے ٹیلنٹ اور تجربہ کار گھریلو کھلاڑیوں کا امتزاج پیش کیا جائے گا، جس سے کھلاڑیوں کو سیکھنے کا موقع میسر ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ یہ محض ایک ٹورنامنٹ نہیں بلکہ کھلاڑیوں کی زندگیاں تبدیل کرنے کے لئے ایک پلیٹ فارم ہوگا۔

انہوں نے کشمیر میں کرکٹ کے بہتر انفراسٹرکچر کی فوری ضرورت پر بھی زور دیتے ہوئے کہا کہ 'بہت سے اضلاع اب بھی میٹنگ وکٹوں پر کھیلتے ہیں اگر ہم کھلاڑیوں کو قومی سطح کے مقابلوں کے لیے تیار کرنا چاہتے ہیں تو ٹرف وکٹیں وقت کی اہم ضرورت ہے'۔

ان کا کہنا تھا کہ خطے سے خواتین کرکٹرز کا اضافہ متاثر کن ہے اور اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ نوجوان، لڑکے ہوں یا لڑکیاں اپنی شناخت بنانے کے لیے بے چین ہیں۔ مسٹر پٹھان نے کہا کہ وادی کے دور افتادہ علاقوں کے نوجوانوں میں بھی کرکٹ کا جنون پایا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ 15 جون سے یکم جولائی تک شیڈول ہونے والی یہ لیگ جموں و کشمیر، اتر پردیش، پنجاب اور دیگر خطوں کے نوجوان، نا تجربہ کار کرکٹرز کو تجربہ کار گھریلو کھلاڑیوں کے ساتھ ایک منفرد مینٹر شپ پر مبنی ایک فارمیٹ ہے۔

سروچی سنگھ-سوربھ چودھری نے 10 میٹر ایئر پسٹل مکسڈ ٹیم ایونٹ میں گولڈ میڈل جیتا

لیما، 17 اپریل (یواین آئی) ہندوستانی نشانے باز سوروچی سنگھ اور سوربھ چودھری نے آئی ایس ایس ایف ورلڈ کپ 2025 میں 10 میٹر ایئر پسٹل مکسڈ مقابلے میں طلائی تمغہ جیت لیا ہے۔

بدھ کو منعقدہ ایونٹ میں سروچی اور سوربھ نے طلائی تمغہ کے مقابلے میں 2-8 سے پیچھے رہنے کے بعد شاندار واپسی کرتے ہوئے یاؤ کیانکسن اور ہوکائی کی چینی جوڑی کو 9-17 سے شکست دی۔ اس سال آئی ایس ایس ایف ورلڈ کپ میں سروچی کا یہ تیسرا طلائی اور مجموعی طور پر چوتھا تمغہ تھا۔ اس نے گزشتہ ہفتے بیونس آئرس میں اور منگل کو لیما میں خواتین کا 10 میٹر ایئر پسٹل شوٹنگ ایونٹ جیتا تھا۔ انہوں نے بیونس آئرس میں 10 میٹر ایئر پسٹل مکسڈ ٹیم ایونٹ میں سوربھ کے ساتھ کانسہ کا تمغہ بھی جیتا تھا۔ دوسری طرف سوربھ نے بھی مردوں کے 10 میٹر ایئر پسٹل مقابلے میں کانسہ کا تمغہ جیت کر تقریباً تین برسوں میں آئی ایس ایس ایف ورلڈ کپ میں اپنا پہلا انفرادی تمغہ جیتا ہے۔

دریں اثنا، 10 میٹر ایئر پسٹل مکسڈ ٹیم ایونٹ کے کانسہ کے تمغے کے میچ میں منو بھاکر اور رویندر سنگھ کو ما کیانکے اور ژانگ یفان کی چینی جوڑی نے 6-16 سے شکست دی۔ سروچی سنگھ (291) اور سوربھ چودھری 10 (289) میٹر ایئر پسٹل مکسڈ ٹیم ایونٹ کے کوالیفکیشن راؤنڈ میں کل ملا کر 580 پوائنٹس کے ساتھ دوسرے نمبر پر رہے۔

آرسنل نے ریال میڈرڈ کو شکست دیکر چیمپئنز لیگ کے سیمی فائنل میں جگہ بنائی

میڈرڈ، 17 اپریل (یواین آئی) آرسنل ایف سی نے ریال میڈرڈ کو شکست دے کر چیمپئنز لیگ کے سیمی فائنل میں جگہ بنالی ہے۔

بدھ کو کھیلے گئے میچ میں آرسنل نے ریال میڈرڈ کو 1-2 سے شکست دی۔ آرسنل کی جانب سے پہلا گول بکا ئیوساکا نے 65 ویں منٹ میں کیا۔ دوسرا گول گیبریل مارٹینیلی نے انجری ٹائم میں کیا۔ اس جیت کے ساتھ ہی آرسنل نے 16 سال بعد سیمی فائنل میں جگہ بنالی ہے۔ اس سے قبل آرسنل 2009 کے چیمپئنز لیگ فٹ بال ٹورنامنٹ کے سیمی فائنل میں پہنچی تھی۔

آرسنل نے گزشتہ ہفتے لندن میں اپنے کوارٹر فائنل کے پہلے مرحلے میں 0-3 سے کامیابی حاصل کی اور ریال میڈرڈ کو مجموعی طور پر 1-5 سے شکست دی۔ اس کے ساتھ ہی ٹورنامنٹ میں ریال میڈرڈ کی مہم ختم ہوگئی ہے۔

سیمی فائنل میں آرسنل کا مقابلہ پیرس سینٹ جرمین سے ہوگا۔ دوسرا سیمی فائنل بارسلونا اور انٹر میلان کے درمیان کھیلا جائے گا۔

بی سی سی آئی نے ہندستانی ٹیم کے اسسٹنٹ کوچ ابھیشیک نائر کا معاہدہ ختم کردیا

ممبئی، 17 اپریل (یواین آئی) بورڈ آف کنٹرول فار کرکٹ ان انڈیا (بی سی سی آئی) نے ہندوستانی کرکٹ ٹیم کے اسسٹنٹ کوچ ابھیشیک نائر کا معاہدہ ختم کر دیا ہے۔ نائر کا معاہدہ ختم کرنے کا فیصلہ بی سی سی آئی کی جائزہ میٹنگ کے بعد کیا گیا۔ میٹنگ میں بی سی سی آئی کے سکریٹری دیوجیت سائکیا کے علاوہ ہیڈ کوچ گوتم گمبھیر، ٹیسٹ اور ون ڈے کرکٹ ٹیم کے کپتان روہت شرما اور چیف سلیکٹر اجیت اگرکر موجود تھے۔ نائر کو گزشتہ سال جولائی میں گوتم گمبھیر کی قیادت میں کوچنگ ممبر کے طور پر ٹیم میں شامل کیا گیا تھا۔ ہندوستان کو ٹیسٹ کرکٹ میں گھر پر نیوزی لینڈ سے 0-3 اور پھر آسٹریلیا میں بارڈر-گاوسکر ٹرافی میں 1-3 سے شکست کے بعد ہوئی جائزہ میٹنگ کے بعد نائر کا معاہدہ ختم کر دیا گیا۔

'دی بامبے پینگولر' ٹورنامنٹ: جب کرکٹ ٹیمیں ہندو، مسلمان اور پارسی ہوا کرتی تھیں

کرکٹ برصغیر کا نہ صرف مقبول ترین کھیل ہے بلکہ شائقین اس کے لیے بہت جوش وخروش اور جنون رکھتے ہیں۔ یہی نہیں بلکہ انڈیا میں کرکٹ کی تاریخ بھی بہت دلچسپ ہے۔ اگر ایک طرف انڈیا اور پاکستان دونوں کا قومی کھیل ہاکی ہے وہیں کرکٹ کی جڑیں بھی یہاں بہت گہری ہیں۔ اس کھیل کے پس منظر میں کئی کہانیاں ہیں، جن سے تاریخ کی کئی تہوں کو سمجھنے میں مدد مل سکتی ہے۔ کرکٹ کی تاریخ کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ ہندوستان میں کرکٹ کے ایسے مقابلے ہوتے تھے، جن میں ٹیمیں ریاستوں یا علاقوں کی بنیاد پر نہیں بلکہ مذاہب کی بنیاد پر بنتی تھیں۔ ہندو ٹیم کا مقابلہ مسلمانوں سے، مسلم ٹیم کا پارسیوں سے اور ہندو ٹیم کا پارسیوں سے مقابلہ۔

یہ مقابلے کئی سال تک جاری رہے۔ تماشائیوں کا ایک بڑا ہجوم اسے دیکھنے آیا کرتا تھا۔ اس وقت کے میڈیا نے بھی اپنے اخبارات میں ان مقابلوں کو اچھی جگہ دی۔ اس رپورٹ میں ہم آپ کو ایک ایسے ٹورنامنٹ کے بارے میں بتائیں گے جو 'دی بامبے پینگولر' کے نام سے مشہور ہے۔ اس میں ہم بتائیں گے کہ یہ ٹورنامنٹ کیسے شروع ہوا، اس سے متعلق کیا تنازعات ہوئے اور پھر اس ٹورنامنٹ نے اپنی آخری سانسیں کیسے لیں۔

ہندوستان میں کرکٹ کا آغاز

ہندوستان میں کرکٹ کے کھیل کے ابتدائی حوالہ جات 18 ویں صدی کی تیسری دہائی کے آغاز سے متعلق ہیں۔ بی سی سی آئی کی آفیشل ویب سائٹ کے مطابق، ایک برطانوی جہاز موجودہ گجرات کے کچھ میں لنگر انداز ہوا۔

اس وقت کے ملاحوں کے تحریری حوالوں سے پتہ چلتا ہے کہ وہ دیگر مشقوں کے ساتھ ساتھ وقت گزارنے کے لیے کرکٹ بھی کھیلتے تھے۔ اس کے بعد ہندوستان میں آہستہ آہستہ کرکٹ کھیلی جانے لگی، اگرچہ چھوٹی شکل میں ہی سہی۔ کلکتہ کرکٹ کلب کا آغاز 1792 میں ہوا تھا۔ یہ کلب ایم سی سی کلب کے بعد دنیا کا قدیم ترین کرکٹ کلب ہے۔

اس وقت، یہ ہندوستان میں پارسی برادری تھی جس نے سب سے پہلے کرکٹ کو اپنایا۔ 1848 میں پارسی برادری نے اورینٹل کرکٹ کلب کا آغاز کیا۔ اس کے بعد پارسی برادری نے کئی دوسرے کرکٹ کلب بھی کھولے۔ یہ پارسی کمیونٹی کی مالی طاقت تھی جس نے انھیں اپنی ٹیم برطانیہ بھیجنے کی اجازت دی۔ سنہ 1889–90 میں انگلینڈ کے جی ایف ورنن کی کپتانی میں ہندوستان آنے والی ٹیم کو پارسی برادری کی ٹیم نے 4 وکٹوں سے شکست دی۔ یہ کسی بھی ہندوستانی کرکٹ ٹیم کے لیے بہت بڑی جیت تھی۔

بوریا مجمدار، سینئر سپورٹس جرنلسٹ، مورخ اور سچن ٹنڈولکر کی سوانح عمری 'پلے اِٹ مائی وے' کے شریک مصنف نے 'دی بومبے پینگولر' کے بارے میں لکھا ہے۔ اسے 'دی انٹرنیشنل جرنل آف دی ہسٹری آف سپورٹس' نے شائع کیا ہے۔

بوریا مجمدار اپنے مضمون میں لکھتے ہیں، 'پارسیوں نے کئی کرکٹ کلب بنائے تھے۔ بمبئی میں ہندو برادری تجارت میں پارسی برادری سے مقابلہ کرتی تھی۔ پارسی برادری کے بعد ہندوؤں نے بھی کرکٹ کھیلنا شروع کر دیا۔ پہلا ہندو کرکٹ کلب 1866 میں 'بمبئی یونین' کے نام سے قائم کیا گیا تھا۔ پارسی برادری کے کلب جہاں علاقے کے نام پر زیادہ تر بنائے گئے وہیں دوسری طرف ہندوؤں کے کلب ذات پات اور مذہب کے نام پر بنائے گئے۔

1890 کی دہائی میں 'دی بامبے پینگولر' کے آغاز سے پہلے، یورپی اور پارسی کمیونٹیز کے درمیان سالانہ میچ ہوتے تھے۔ 1907 میں یہ میچ ٹرائنگولر ہوگئے اور ہندو برادری کی ٹیم بھی اس میں شامل ہوگئی۔

سنہ 1912 میں مسلم کمیونٹی کی ٹیم بھی اس میں شامل ہوئی اور 1937 میں 'ریسٹ' کے نام سے ایک ٹیم بنائی گئی جس میں اینگلو انڈین اور کرسچن کمیونٹی کے کھلاڑی شامل تھے۔ کوشک بندھو پادھیائے نے ایک کتاب لکھی ہے، 'مہاتما آن پچ'، جس میں انھوں نے 'دی بامبے پینگولر' ٹورنامنٹ کے بارے میں تفصیل سے لکھا ہے۔

کوشک لکھتے ہیں کہ 1912 تک اس ٹورنامنٹ کی وجہ سے کسی قسم کا کوئی بڑا فرقہ وارانہ واقعہ پیش نہیں آیا۔ اس طرح کے ٹورنامنٹ ملک کے دیگر حصوں جیسے سندھ، لاہور، دہلی اور وسطی صوبوں میں منعقد ہو رہے تھے۔ کوشک لکھتے ہیں کہ اس وقت ہندوستان میں مختلف کمیونٹیز کے درمیان مقابلے کے جذبے کی وجہ سے کرکٹ ترقی کر رہی تھی۔

اس کے ساتھ کوشک کا کہنا ہے کہ یہ میچ دیکھنے کے لیے آنے والے لوگوں میں یہ دیکھا گیا کہ وہ اپنی برادری کے لیے میدان میں آئے ہیں۔ سنہ 1930 کی دہائی کے آغاز تک اس ٹورنامنٹ میں سپورٹس مین شپ کا جذبہ برقرار دیکھا گیا۔

کوشک لکھتے ہیں، 'جب 1924 میں مسلم ٹیم نے ٹورنامنٹ جیتا تو ہندو اپنی جیت کا جشن منانے میں شامل ہوئے۔ محمد علی جناح نے بھی اس اچھی سپورٹس مین شپ کی تعریف کی۔'

برادریوں کے درمیان مقابلہ فرقہ وارانہ کیسے ہو گیا؟

کوشک نے مشہور مؤرخ گیانیندر پانڈے کا حوالہ دیتے ہوئے لکھا ہے کہ 1920 کی دہائی سے پہلے، ہندوستان کو مختلف برادریوں کے ایک گروپ کے طور پر دیکھا جاتا تھا، جس کے فریم ورک میں 'دی بامبے پینگولر' جیسے ٹورنامنٹ فٹ ہوتے ہیں۔ ہندوستان کا یہ نظریہ 1920 کی دہائی میں بدلنا شروع ہوا۔ اب ہندوستان کو لوگوں کے ایک گروپ کے طور پر دیکھا جاتا تھا۔ کوشک لکھتے ہیں، 'ٹورنامنٹ نے ایک قوم کے طور پر ابھرتے ہوئے ہندوستان میں مذہب کی بنیاد پر ٹیم مقابلوں کی ضرورت کے بارے میں ایک بحث کو جنم دیا۔' 'بحث میں دو دھڑے تھے، جن میں سے ایک کا کہنا تھا کہ یہ مقابلہ کرکٹ کے ذریعے کمیونٹیز کو ایک دوسرے کے قریب لانے کی کوشش ہے۔' 'ایک اور دھڑا کہتا تھا کہ اس طرح کے ٹورنامنٹ خراب مقابلے کا جذبہ پیدا کر رہے ہیں، کمیونٹیز کو ایک دوسرے سے دور کر رہے ہیں۔' کوشک کے مطابق 1928 میں بی سی سی آئی کے قیام کے بعد ان مقابلوں کے خلاف آوازیں اٹھی تھیں لیکن پھر بھی اس ٹورنامنٹ کے حق میں کئی آوازیں اٹھ رہی تھیں۔

سنہ 1936 کے بمبئی کواڈرینگولر سے پہلے ہندو مسلم فسادات ہوئے تھے۔ اس وقت، 'دی بامبے کرونیکل' نے کہا تھا کہ 'اب وقت آگیا ہے کہ اس مقابلے کو روکا جائے، ورنہ اس سے برادریوں کے درمیان تلخی ہی بڑھے گی۔' سنہ 1937 میں، جب 'ریسٹ سائیڈ' کو ٹورنامنٹ میں شامل کیا جا رہا تھا، جے سی میترا اور جے ایم گنگولی جیسی بڑی شخصیات نے مشورہ دیا کہ ملک کے مفاد میں ٹورنامنٹ کو بند کر دیا جائے۔

گاندھی نے کیا احسان کیا؟

دسمبر 1940 تک، ٹورنامنٹ کے بارے میں بحث کافی بڑھ چکی تھی۔ اس وقت ہندو جم خانہ کا ایک وفد گاندھی سے مشورہ لینے آیا۔ ان کے خیالات 'مہاتما گاندھی کے اجتماعی کام' کی 79 ویں جلد میں چھپے ہیں۔

گاندھی نے یورپ میں جاری دوسری جنگ عظیم اور ہندوستان میں کئی رہنماؤں کی قید کی وجہ سے ان میچوں کو روکنے کا مطالبہ کیا۔ اس کے ساتھ ہی گاندھی نے اس ٹورنامنٹ کی فرقہ وارانہ نوعیت پر بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

انہوں نے کہا، 'میں بمبئی کے لوگوں سے کہنا چاہتا ہوں کہ وہ اپنے کھیلنے کے طریقے بدلیں اور ان فرقہ وارانہ میچوں کو روک دیں۔' 'میں کالجوں کے درمیان میچ کھیلنا سمجھتا ہوں لیکن مجھے سمجھ نہیں آتی کہ ہندوؤں، مسلمانوں اور پارسیوں کے درمیان میچ کیوں ہوتے ہیں۔'

'میرے خیال میں اس طرح کی غیر کھیلوں کی تقسیم کو کھیل میں برا سمجھا جانا چاہیے۔' گاندھی کے بیان کی ایک گروپ نے تعریف کی تو ایک نے تنقید کی۔ گاندھی کے بیان کے بعد بھی یہ ٹورنامنٹ 1941 میں کھیلا گیا۔ ایک ٹورنامنٹ 1946 تک جاری رہا، سوائے 1942 کے۔

یہ بھی دیکھا گیا کہ 1941 تک اس ٹورنامنٹ کے خلاف آوازیں بہت بلند ہو رہی ہیں۔ کوشک بندھو پادھیائے لکھتے ہیں، 'پٹیالہ، نوانگر اور وجے نگرم جیسی پرنسلی ریاستوں نے ٹورنامنٹ کے خلاف آواز اٹھانا شروع کر دی۔'

'نواں نگر کے جام صاحب نے اپنی ریاست کے تمام کھلاڑیوں پر اس ٹورنامنٹ میں شرکت پر پابندی لگا دی تھی۔'

اس قدم کا پٹیالہ کی شاہی ریاست نے بھی خیر مقدم کیا۔ پٹیالہ ریاست نے یہ بھی اعلان کیا کہ ان کا کوئی بھی کھلاڑی فرقہ وارانہ بنیادوں پر کھیلے جانے والے میچوں میں حصہ نہیں لے گا۔

یہ ٹورنامنٹ کیسے ختم ہوا؟

سنہ 1943 سے 1945 تک یہ ٹورنامنٹ اپنے پورے رنگ میں کھیلا گیا۔ کوشک کے مطابق اس وقت کی پریس میڈیا کوریج سے پتہ چلتا ہے کہ لوگوں میں اس ٹورنامنٹ کے لیے کتنا جوش وخروش تھا۔ کوشک کے مطابق، 'آخری پینگولر ٹورنامنٹ فروری 1946 میں کھیلا گیا تھا۔ اس سال ہندوستان میں کئی مقامات پر بڑے پیمانے پر فرقہ وارانہ تشدد ہوا تھا۔ ایسے حالات میں کرکٹ کھیلنا ناممکن لگتا تھا۔' یہاں تک کہ اس ٹورنامنٹ کے بڑے حامی بھی مختلف برادریوں کے درمیان بڑھتے ہوئے تناؤ کی وجہ سے اسے منسوخ کرنے کی وکالت کر رہے تھے۔'

'اس وقت کے بی سی سی آئی کے صدر انتھونی ڈی میلو نے اس وقت کہا تھا کہ ٹورنامنٹ سے ملک کا امن خراب ہوسکتا ہے۔' بعد میں اسے دوبارہ شروع کرنے کی کوششیں کی گئیں لیکن ناکام رہیں۔

بوریا مجمدار کا کہنا ہے کہ اس پینگولر ٹورنامنٹ کو اس کے آغاز سے لے کر اس کے بند ہونے تک سیاسی اور اقتصادی تصویر کے ذریعے سمجھنا ضروری ہے۔ وہ کہتے ہیں، 'اگر ہم اس ٹورنامنٹ کا مطالعہ کرتے ہیں، تو ہم سمجھتے ہیں کہ اس ٹورنامنٹ کو بند کرنے کے لیے جو سیکولرازم کی تصویر بنائی گئی ہے اس کے پیچھے سیاسی اور معاشی عوامل بھی کام کر رہے ہیں۔'

پینگولر ٹورنامنٹ کے بھرے سٹیڈیم کے مقابلے بی سی سی آئی کی رنجی ٹرافی میں سٹینڈز خالی ہوتے تھے۔ اس کی وجہ سے بورڈ اور پینگولر کی مخالفت کرنے والوں کو نقصان اٹھانا پڑا۔ بی سی سی آئی اور سربراہان مملکت نے اس ٹورنامنٹ کو قومی تحریک کی راہ میں رکاوٹ قرار دے کر دبانے کی پوری کوشش کی۔' لیکن اس کوشش کی کامیابی کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ 1946 میں پینگولر ٹورنامنٹ کے اختتام کے بعد بھی لوگوں میں رنجی ٹرافی کے لیے کوئی خاص جوش وخروش نہیں دیکھا گیا۔'

Aawami news Kolkata
Also published from Ranchi & Patna
Friday, 18th April, 2025

روزنامہ عوامی نیوز کولکاتا
جمعہ، ۱۸/ اپریل ۲۰۲۵ء

SPORTS کھیل کی دنیا

بی سی سی آئی کی بڑی کارروائی، اسسٹنٹ کوچ ابھیشیک نائر اور فیلڈنگ کوچ دلیپ کوچنگ اسٹاف سے ہٹائے گئے

17 /اپریل: ہندوستانی کرکٹ کنٹرول بورڈ (بی سی سی آئی) نے چونکانے والا فیصلہ لیتے ہوئے اسسٹنٹ کوچ ابھیشیک نائر اور فیلڈنگ کوچ ٹی دلیپ کوٹیم کے کوچنگ اسٹاف سے ہٹادیا ہے۔ بی سی سی آئی نے یہ کارروائی آسٹریلیا میں بارڈر-گواسکر ٹرافی 25-2024 میں ہندوستان کی شرمناک شکست کے بعد کی ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق کوچنگ اسٹاف اور بھی کئی اراکین کو ہٹا کر بی سی سی آئی نے سخت انتباہ کیا ہے کہ ٹیسٹ میں ہندوستانی ٹیم کے مظاہرہ کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔

ابھیشیک نائر کو ہندوستانی ٹیم کا اسٹنٹ کوچ مقرر ہوئے ابھی صرف آٹھ مہینے ہی ہوئے تھے، جب گوتم گمبھیر نے کوچ کا عہدہ سنبھالا تھا۔ وہ گوتم گمبھیر کے قریبی مانے جاتے تھے۔ لیکن اب انہیں ٹیم کی ذمہ داریوں سے آزاد کر دیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ فیلڈنگ کوچ ٹی دلیپ اور اسٹرینتھ اینڈ کنڈیشنگ کوچ سوہم دیسائی کو بھی برخاست کر دیا گیا ہے۔ واضح رہے کہ ٹی-20 عالمی کپ 2024 کے بعد راہل دراوڑ کی مدت کار ختم ہوگئی تھی۔ اس کے بعد گوتم گمبھیر کو ٹیم کا کوچ بنایا گیا تھا۔ گمبھیر نے اپنے معاونین کے طور پر کولکاتا نائٹ رائڈرس سے جڑے اپنے کئی ساتھیوں کو ٹیم سے جوڑا تھا۔ لیکن نیوزی لینڈ اور آسٹریلیا کے خلاف ٹیسٹ سیریز میں شرمناک شکست کے بعد ابھیشیک پر سوال کھڑے ہورہے تھے۔

بی سی سی آئی نے اس کے بعد این سی اے اور ہندوستان-اے کے کوچ ستانشو کوٹک کو محدود اوور کی کرکٹ کے لیے بطور بلے بازی کوچ ٹیم انڈیا سے جوڑا تھا۔ ہندوستان نے پھر چمپئن ٹرافی اپنے نام کر لیا تھا۔ حالانکہ تب تک ابھیشیک، ریان ٹین، مورکل اور دلیپ بھی ٹیم اسٹاف کا حصہ تھے۔ اب دلیپ، سوہم اور ابھیشیک کو برخاست کر دیا گیا ہے جبکہ باقی اپنے عہدے پر برقرار رہیں گے۔

اثر ورسوخ ہوتا تو آج چیئرمین پی سی بی ہوتا: شاہد آفریدی

گلگت 17 /اپریل: پاکستان کرکٹ ٹیم کے سابق کپتان اور مشہور آل راؤنڈر شاہد خان آفریدی نے کہا ہے کہ اگر ان کا اثر ورسوخ ہوتا تو وہ آج پاکستان کرکٹ بورڈ (پی سی بی) کے چیئرمین ہوتے۔ گلگت میں میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے پاکستان کرکٹ ٹیم کے سابق کپتان شاہد خان آفریدی نے کہا کہ اگر میرا اثر رسوخ ہوتا تو آج میں پی سی بی کا چیئرمین ہوتا، ہمارے دور میں قومی کرکٹ ٹیم میں میچ ونرز بہت تھے اب اتنے میچ ونرز نہیں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ انڈر 16، 17 اور 19 میں کھلاڑیوں کو سکھانا پڑتا ہے، ہمیں نچلے لیول میں تگڑے لوگ چاہئیں تا کہ وہ کھلاڑیوں کی اچھی ٹریننگ کر سکیں۔ سابق کپتان کا کہنا تھا کہ ڈومیسٹک کرکٹ کا اسٹرکچر بیوروکریٹ کو دیا جائے تو کسی کو سمجھ نہیں آئے گی، پی سی بی کا چیئرمین جو بھی آتا ہے وہ سیاسی بنیاد پر آتا ہے، چہرے بدلنے سے نظام نہیں بدلتا۔ شاہد خان آفریدی نے کہا کہ گلگت بلتستان میں اگر ٹیلنٹ ہوا تو وہ ضائع نہیں ہوگا، میں اگر پی سی بی میں آیا تو پاکستان کی خاطر آؤں گا مجھے کوئی کنٹریکٹ وغیرہ نہیں چاہیے۔

دہلی نے چندی گڑھ کو 0-8 سے شکست دیکر سوامی وویکانند انڈر 20 مین این ایف سی سیمی فائنل میں رسائی حاصل کی

نارائن پور (چھتیس گڑھ)، 17 اپریل (یو این آئی) دفاعی چیمپئن دہلی نے جمعرات کو چندی گڑھ کو 0-8 سے شکست دے کر سوامی وویکانند انڈر 20 مردوں کی قومی فٹ بال چیمپئن شپ 2025 کے سیمی فائنل میں داخلہ حاصل کر لیا۔ دہلی نے آج یہاں کھیلے گئے میچ کے پہلے سیشن میں سات گول کئے۔ دہلی کی جانب سے موئرنگتھم راجیشور سنگھ، آدتیہ ادھیکاری اور لانشرم راہول میتی نے دو دو گول کیے جبکہ سانکھل ڈارپول تو یشنگ اور ارمان احمد نے ایک ایک گول کیا۔ دہلی نے شروع سے ہی میچ پر مکمل کنٹرول برقرار رکھا اور ساتویں منٹ میں موئرنگتھم راجیشور سنگھ کے گول نے دہلی کو برتری دلادی۔ آدتیہ ادھیکاری نے 16 ویں منٹ میں دوسرا گول کیا۔ اس کے بعد 27 ویں منٹ میں موئرنگتھم کے طاقتور شاٹ نے اسکور 0-3 کر دیا۔ اس کے بعد دہلی نے مزید پانچ گول کیے اور میچ 0-8 سے جیت لیا۔

سوروکوٹھاری نے آئی بی ایس ایف ورلڈ بلیئرڈز کا خطاب جیتا

کولکاتا، 17 اپریل (یو این آئی) کولکتہ کے سوروکوٹھاری نے شاندار کارکردگی دکھاتے ہوئے آئی بی ایس ایف ورلڈ بلیئرڈس چیمپئن شپ کا خطاب جیت لیا ہے۔ چالیس سالہ کوٹھاری نے بدھ کو آئرلینڈ کے کارلو میں کھیلے گئے فائنل میں اپنے حریف اور بلیئرڈس کے عظیم کھلاڑی پنکج اڈوانی کو 480-725 سے شکست دے کر ورلڈ بلیئرڈز چیمپئن شپ کا خطاب جیت لیا۔ کوٹھاری کا یہ دوسرا عالمی خطاب ہے۔

پی ایس ایل میں پہلی بار بھائی کا بھائی سے مقابلہ، کمنٹیٹر کا دلچسپ تبصرہ

17 /اپریل: پی ایس ایل میں ملتان سلطانز اور اسلام آباد یونائیٹڈ کے درمیان میچ میں دو سگے بھائی ایک دوسرے کے مدمقابل آگئے۔ دونوں بھائیوں کو ایک دوسرے کے مدمقابل دیکھنے پر کمنٹیٹر نے دلچسپ تبصرہ دیتے ہوئے کہا کہ نسیم شاہ نے اپنے بھائی عبید شاہ کو گیند کروانے سے قبل اشارے بھی کیے۔ ملتان سلطانز کی بیٹنگ لائن اسلام آباد یونائیٹڈ کے بولرز کے آگے زیادہ دیر نہیں چل سکی تھی اور پوری ٹیم 203 رنز ہدف کے تعاوب میں 155 رنز بنا کر پویلین لوٹ گئی تھی۔ ملتان کی 9 وکٹیں گرنے کے بعد عبید شاہ وکٹ پر آئے اور اس دوران انکے بھائی نسیم شاہ بولنگ کروا رہے تھے۔ افتخار احمد کے سنگل لینے پر عبید شاہ کو اپنے بھائی کی بولنگ کا سامنا کرنا پڑا۔ عبید شاہ نے نسیم شاہ کی دو گیندوں کا ہی سامنا کیا تاہم وہ ا؟ وٹ ہونے سے بچ گئے۔ عبید شاہ نے 18 ویں اوور کی پانچویں گیند کھیلی جوان کے پیٹ پر لگی تاہم نسیم شاہ نے اگلی گیند یورکر کروائی جس کو عبید شاہ نے دفاعی انداز میں کھیلا۔ نسیم شاہ نے آخری گیند کروانے سے قبل اپنے بھائی عبید شاہ کو اشارہ بھی کیا جس کی ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہورہی ہے۔

حسن علی نے ”کنگ کرلے گا“ کمنٹ پر معذرت کیوں کی؟

کراچی: 17 /اپریل: کراچی کنگز کی نمائندگی کرنے والے فاسٹ بولر حسن علی نے کہا کہ اگر کسی کو ”کنگ کرلے گا“ جیسا کمنٹ کسی کو بہت برا لگا تو اس سے معذرت خواہ ہوں۔ کراچی میں پریس کانفرنس کرتے ہوئے حسن علی نے کہا کہ اگر میرے کہنے سے ”کنگ نہیں کرے گا“ کے بعد بابر اعظم اسکور کرنے لگیں گے تو میں کہہ دیتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ بابر کو ہم نے ہی کنگ بنایا اور ان کے پیچھے رہے، میں اب بھی یہ سمجھتا ہوں کہ وہ بہترین کھلاڑی تھے اور ہیں، جلد زیادہ بہتر پرفارم کریں گے۔

حسن علی کا کہنا تھا کہ ہم لوگوں کا مسئلہ یہ ہے کہ کسی کے بھی پیچھے پڑ جاتے ہیں۔ واضح رہے کہ پی ایس ایل 10 میں کراچی کنگز نے اب تک دو میچز کھیلے ہیں جس میں ایک میں کامیابی اور ایک میں شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ کراچی کنگز نے اپنے پہلے میچ میں ملتان سلطانز کے خلاف 4 وکٹوں سے فتح حاصل کی تھی جبکہ دوسرے میچ کراچی کنگز کو لاہور قلندرز کے ہاتھوں 65 رنز سے شکست ہوئی۔

آسٹریلین جونیئر اوپن اسکواش؛ علی سسٹرز سمیت 4 پاکستانی کھلاڑیوں نے ٹائٹلز اپنے نام کرلیے

کراچی 17 /اپریل: علی سسٹرز سمیت پانچ پاکستانی کھلاڑیوں نے آسٹریلین جونیئر اوپن اسکواش چیمپئن شپ کے مختلف ایونٹس کے فائنلز میں عمدہ کھیل پیش کرتے ہوئے چار گولڈ میڈلز اور ایک سلور میڈل جیت لیا۔ موصول اطلاعات کے مطابق میلبرن میں منعقدہ آسٹریلین جونیئر اوپن اسکواش چیمپئن شپ کے مختلف ایونٹس کے فائنل میں رسائی پانے والے پاکستان کے 5 سے 4 کھلاڑی فتح سے ہمکنار ہوئے۔ پشاور سے تعلق رکھنے والی علی سسٹرز کے نام سے معروف تین میں سے دو بہنیں چیمپئن بن گئیں، فائنل جیتنے والے چاروں پاکستانی کھلاڑیوں نے کوئی گیم ہارے بغیر 0-3 کے یکساں اسکور سے فتوحات اپنے نام کیں۔

گرلز انڈر 17 کے فائنل میں ٹاپ سیڈ مہوش علی نے نیو ساؤتھ ویلز کی ریڈن الما پاولا وا کو شکست دی اور گرلز انڈر 13 کے فائنل ٹاپ سیڈ سحرش علی نے کوئنز لینڈ کی ریو وا باٹا کو با؟ سانی زیر کرلیا۔

دوسری جانب، بوائز انڈر 17 میں سیڈ 2 راولپنڈی کے اذان علی خان نے نیو ساؤتھ ویلز کے ہنری کراس کو قابو کر کے ٹائٹل اپنے نام کیا۔ سیڈ 2 احمد علی ناز امریکا کے فلی کو مات دے کر بوائز انڈر 12 چیمپین بن گئے۔ گرلز انڈر 15 کے فائنل میں سیڈ 2 سحرش علی ایک سخت مقابلے کے بعد جاپان کی ایم ایمیلی سینیئر سے 2؟3 سے ہار گئیں اور ان کو سلور میڈل پر قناعت کرنا پڑی۔

واضح رہے کہ اسکواش کی تاریخ میں تیسرا موقع تھا کہ تین سگی بہنوں نے ایک ساتھ انٹرنیشنل پلاٹینیم کیٹیگری چیمپئن شپ کے فائنل میں کھیلنے کا حق حاصل کیا۔

Congratulations and Best Wishes
To
EQRA SABDER
(Class X) of A. K. Fazlul Haque Girls' Higher Secondary School for her participation in the 7th World Open Karate Championship 2025 on 8th May 2025 at the Royal Thai Army Club, Bangkok, Thailand

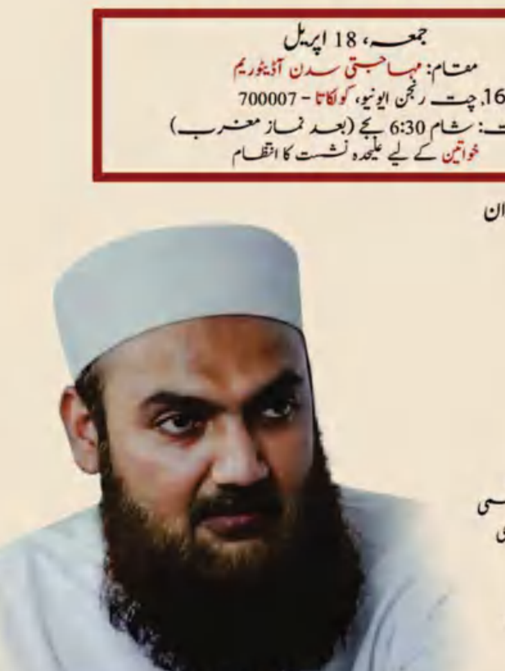

ہم مسترد کرتے ہیں
REJECT
وقف ترمیمی قانون 2025
بھارتی مسلمانوں کے لیے براہِ راست خطرہ!
آیئے اس اجلاس میں شامل ہوں اور سمجھیں
اس کے نتائج اور آئندہ کا لائحہ عمل

جمعہ، 18 اپریل
مقام: مہاجتی سدن آڈیٹوریم
166، چت رنجن ایونیو، کولکاتا - 700007
وقت: شام 6:30 بجے (بعد نماز مغرب)
خواتین کے لیے علیحدہ نشست کا انتظام

مہمان علماء کرام و دانشوران
1 قاری فضل الرحمن
2 مولانا شفیق قاسمی
3 مولانا ضیاء الدین قاسمی
4 مولانا شبیر عالم مصباحی
5 مفتی شمائل ندوی
6 مولانا مجاہد حسین حبیبی
7 ولی رحمانی
8 ایڈووکیٹ طارق قسیم الدین
9 مولانا مہر عباس رضوی
10 مولانا اشرف علی قاسمی
11 ڈاکٹر صباح اسماعیل ندوی
12 مولانا معروف سلفی
13 مفتی عبد المعید
14 جناب شاداب معصوم
15 ڈاکٹر نیلم غزالہ
16 عظمیٰ عالم صاحب
نظامت: مولانا ابو طلحہ جمال قاسمی
کلیدی خطاب: امیر شریعت
حضرت مولانا احمد ولی فیصل رحمانی مدظلہ
منتظم: امارت شرعیہ
☎ +91 99033 13210 معاون منتظم: گڈ ہیومن فاؤنڈیشن

Published and Printed by Prem Shankar for AAWAMI NEWS, 30, Chittaranjan Avenue, 4th Floor, Kolkata - 700012 Printed at Saraswati Print Factory Pvt. Ltd. - 789, Chowbhaga West, Near Chaina Mandir, Kolkata- 700105, Editor-Prem Shankar, News Editor : Khurshid Akhter Farazi, - RNI No. WBURD/2014/56804
پرنٹر و پبلیشر شری پریم کے ذریعہ 30/ چترنجن ایونیو، چوتھی منزل، کولکاتا۔ 12، سرسوتی پرنٹ فیکٹری پرائیوٹ لمیٹیڈ۔ 789، چوبھاگا ویسٹ نزد: چائنا مندر، کولکاتہ۔ 105 سے شائع۔ ایڈیٹر: پریم شنکر، نیوز ایڈیٹر: خورشید اختر فرازی۔ (پی آر بی ایکٹ کے تحت خبروں کے انتخاب کے لئے جوابدہ) RNI WBURD/2014/56804